روحانی ڈائجسٹ
READING
Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY

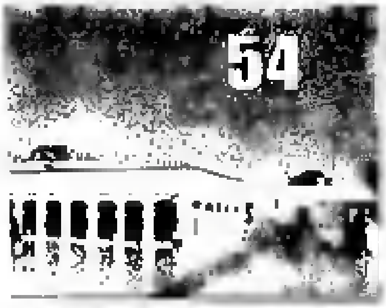

اس ماہ بطور خاص......

زمین کے مدار میں برمودا ٹرائی اینگل

ماہرین نے زمین کے مدار میں ایک ایسے مقام کی نشاندہی کی ہے جہاں پہنچ کر سیٹلائٹ، خلائی اسٹیشنز اور مشن کام کرنا بند کردیتے ہیں اس مقام کو زمین کے مدار کا برمودا ٹرائی اینگل کہا جاسکتا ہے۔

ابن وصی.... 15

قوتیں جن سے
ہم جڑے ہوئے ہیں۔

کشش ثقل Gravitational force

برقی مقناطیسی قوت Electro magnetic Force

ریڈیائی لہریں Radio active waves

گلوان Gluons سے مضبوط نیوکلیائی قوت بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ان چاروں قوتوں میں سب سے زیادہ طاقتور ہے۔

انیلا شان.... 23

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ

اللہ کے ولی بابا فرید کی کرامات اور حیات مبارکہ کا روشن تذکرہ.....

احمد ان شہزاد..... 34

آزمائش.....

عالمی ادب سے انتخاب۔

قسمت اس پر اس قدر مہربان تھی.....

مارک ٹوین.... 71

مائنڈ فلنیس

اس وقت مغربی دنیا کے کئی اداروں میں مائنڈ فلنیس کی تکنیکیں اور اس کے مفید اثرات زیر بحث ہیں۔ مائنڈ فلنیس کو بہت تیزی سے عملی زندگی میں اپنایا جارہا ہے۔

شاہینہ حسین.... 22

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

نورِ الٰہی نورِ نبوت.... اللہ اور اس کے رسول کا فرمان.... خواجہ شمس الدین عظیمی 06

صدائے جرس.... جو نور پوری کائنات میں پھیلا ہے وہ ذرہ ذرہ کو اطلاعات دیتا ہے۔ خواجہ شمس الدین عظیمی 07

حق الیقین.... دنیا کی ہر قوم نے اپنی زبان اور اپنی ثقافت سے وابستہ رہ کر ترقی کی ہے۔ ڈاکٹر وقار یوسف عظیمی 10

پودے پیدا کیے تھے۔ یہاں ہم تذکرہ کر رہے ہیں کچھ ایسے درختوں کا جو اپنے انوکھے پن کے لیے جانے جاتے ہیں۔ 41

پاکستان کے تمام مسائل کا واحد حل.... ہر محب وطن پاکستانی ان مسائل کے بارے میں سوچ چکا ہے.... امر جلیل 45

اقوالِ زریں.... اسی ماہ کی شخصیت: واصف علی واصف.... 35

یہ کہانی ایک عکس ہے جس میں معاشرے کا چہرہ صاف نظر آتا ہے۔ ہمارے اردگرد ہزاروں ایسے کردار موجود ہیں جو یکدم بدل جاتے ہیں۔ انتون چیخوف 91

جیتی جاگتی زندگی.... زندگی کا ایک رُخ یہ بھی ہے۔ آپ بیتی پر مشتمل سلسلہ 109

آپ کی توجہ بچے کے مستقبل کو روشن بنا سکتی ہے.... تربیت اولاد.... کشور کنول 109

[illegible] **احترام ہے**.... یہ ایک [illegible] رشتہ سے زیادہ حساس ہوتا ہے۔ محمد حنیفہ 115

بچوں کے حادثات میں فوری طبی امداد.... راشد حفیظ 127

ایسی چیزیں جو اپنے وقت سے ہزاروں سال قبل ہی بنالی گئی تھیں۔ 99

سرکہ.... ذائقہ، غذائیت اور امراض سے حفاظت کا ذریعہ بھی.... حریم یوسف 135

نظروں پر نظر سے حفاظت کے لیے دعائیں۔

عظیم الشان تہذیبوں کی سرزمین

ایک لڑکی کی کہانی جسے روحانی راہوں پر چلنا تھا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

تھوڑی سی توجہ اور دیکھ بھال سے آپ اپنی جلد کو تروتازہ اور جھریوں سے صاف رکھ سکتی ہیں.....
یاسمین اختر....143

سلاد، بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہے ..... سلاد کھانے کو زود ہضم بناتی ہے..... سلاد اسد....139
دسترخوان..... ذیابیطس سے پہلے کنٹرول، شوگر فری ڈشز..... 147....❖❖❖
اشرف..... پانی کے ٹوٹکے..... روزمرہ زندگی میں کام آنے والے نسخے..... 149....❖❖❖
طبی مشورے.... گردے میں پتھری سے بچاؤ اور علاج کی تدابیر..... حکیم عادل اسمٰعیل....151
تحریر کا معالج.... ایسے مسائل جن کا حل ہمارے کچن میں موجود ہے..... 153....❖❖❖

ماہرین کے مطابق انسان بعض اوقات ایسی عادتیں اپنا لیتا ہے جو اس کی صحت کے لیے نقصان دہ ہوتی ہیں اور اسے کئی تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔
121

جسم انسانی کے عجائبات.... انسانی جسم کی کہانی، اس کی اپنی زبانی..... 157....❖❖❖
کیفیات مراقبہ..... مراقبہ کے دوران مختلف کیفیات کا احوال.... 163....❖❖❖
قرآنی انسائیکلوپیڈیا.... قرآنی الفاظ کی تشریحات..... 167....❖❖❖

اس کا پانی متلی، معدے اور گھبراہٹ میں مفید ہے۔ جس طرح کوئی آسمان کے تارے نہیں گن سکتا، بالکل اسی طرح ناریل کے فوائد بھی ان گنت ہیں۔
131

روحانی سوال وجواب.... روحانی سائنس سے متعلق سوالات کے جوابات .... خواجہ شمس الدین عظیمی....169
درود شریف کے فضائل..... صدی پہلے سے اقتباس..... خواجہ شمس الدین عظیمی....❖❖❖
بچوں کا روحانی ڈائجسٹ.... بچوں کے لیے کہانیاں، لطیفے اور پہیلیاں.... نبیل عباسی 183
روحانی ڈاک.... آپ کے مسائل کا حل ڈاکٹر وقار یوسف عظیمی کے قلم سے.... 199....❖❖❖

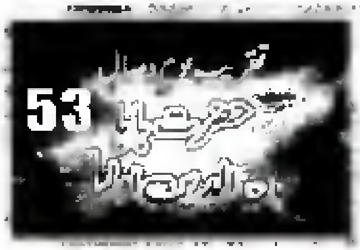

سلسلہ عظیمیہ کے زیر اہتمام تقریب کا احوال

زندگی میں بہتری لانے کا علم

آواز دوست کی تقریبات کا احوال

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

ترجمہ: ''پھر جب ارادہ کسی بات پر مستحکم ہو جائے تو اللہ پر بھروسہ کرو، اللہ کو وہ لوگ پسند ہیں جو اس کے بھروسے (توکل) پر کام کرتے ہیں۔'' [سورۃ آل عمران: آیت 159]

ترجمہ: ''اگر تم واقعی اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو اس پر بھروسہ کرو۔'' [سورۃ یونس: آیت 84]

قرآن مجید میں کئی مرتبہ توکل کا تذکرہ ہوا ہے..... توکل کیا ہے؟.....

اللہ پر بھروسہ رکھنا، اس کی رحمت سے پر امید رہنا، مشکلات کے باعث کامیابی کی طرف سے مایوس نہ ہونا، ہر نتیجہ اللہ کے حوالے کر دینا، اسی یقین کا نام توکل ہے.....

جب تک آدمی کے یقین میں یہ بات راسخ نہیں ہو جاتی کہ چیزوں کا ہونا یا نہ ہونا چیزوں کا صدور جس جگہ سے ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے، اس وقت تک ذہن کی مرکزیت قائم نہیں ہوتی اور جب یہ یقین غیر مستحکم ہو کر بکھر جاتا ہے تو آدمی ایسے وسوسوں میں گرفتار ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ ذہنی انتشار، پریشانی اور خوف ہوتا ہے۔ سکون کے لیے ضروری ہے کہ آدمی کے اندر استغنا ہو، استغنا کے لیے ضروری ہے کہ قادر مطلق ہستی پر توکل ہو، توکل کو مستحکم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ آدمی کے اندر ایمان ہو۔ بصورت دیگر بندے کو سکون میسر نہیں آ سکتا۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آقائے نامدار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ

''تم لوگ اگر اللہ پر ٹھیک طرح سے توکل کرو تو وہ تمہیں روزی دے گا، جیسے کہ وہ پرندوں کو روزی دیتا ہے۔ وہ صبح کو جب روزی کی تلاش میں گھونسلوں سے روانہ ہوتے ہیں تو ان کے پیٹ خالی ہوتے ہیں اور شام کو جب اپنے گھونسلوں میں آتے ہیں تو ان کے پیٹ بھرے ہوتے ہیں۔'' [ترمذی]

توکل یہ نہیں کہ کوئی فرد ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ جائے اور کامیابی کی امید رکھے، رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ:

''پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھو پھر توکل کرو۔'' [ترمذی]

یعنی پہلے تدبیر پھر توکل..... کسی چیز کو حاصل کرنے کی جو تدبیر ہو سکتی ہے وہ پوری کر لی جائے پھر خدا سے مدد کی امید کرنا توکل ہے۔ توکل کے معنی اللہ کو اپنا وکیل بنانا اور اس پر پورا اعتماد کرنا ہے۔ ''مومن کا وکیل اللہ ہے''۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ یقین رکھے کہ اللہ کی طرف سے جو کچھ ہوگا اس میں اس کی بھلائی ہے۔ خدا جس حال میں رکھے خوش رہے۔ مومن اپنے لیے کوشش کرتا ہے اور معاملہ خدا کے حوالے کر دے۔ کوئی انسان اللہ کو اپنا وکیل اور سرپرست نہیں بناتا تو اس کا دل پریشانیوں اور مختلف وسوسوں کا گھر بنا رہے گا۔

صدائے جرس

عقائد اور نظریات کو درست ثابت کرنے کی کوشش میں مصروف تھا۔ پاس ہی ایک نابینا شخص بھی موجود تھا وہ ان کی باتیں خاموشی سے سن رہا تھا۔۔۔ جب ان لوگوں کو احساس ہوا کہ وہ اس بحث میں شریک نہیں ہے تو ان میں سے ایک نے اس سے پوچھا کہ

"بھائی! آپ کیوں خاموش ہیں، آپ اپنی رائے بھی پیش کریں کہ آپ ہم لوگوں میں کس کے موقف کی حمایت کرتے ہیں۔۔۔۔؟"

وہ نابینا شخص مسکرایا اور بولا کہ "بجائے اس کے کہ میں اپنا موقف پیش کروں، میں آپ لوگوں کے سامنے اپنی زندگی کا تجربہ بیان کرنا چاہوں گا، ہو سکتا ہے کہ اس سے آپ کو میری بات سمجھنے میں آسانی ہو"۔۔۔۔

ان لوگوں کی اجازت پر اس نے اپنا ایک واقعہ بیان کرنا شروع کیا۔۔۔ "میں سورج کو بہت دیر تک اور مسلسل دیکھتے رہنے کی وجہ سے اپنی آنکھوں کی روشنی کھو بیٹھا، کیونکہ میں سورج کی روشنی کو اپنی بصارت کی گرفت میں لینا چاہتا تھا اور اس کی ماہیت سے آگاہ ہونا چاہتا تھا۔ بصارت سے محروم ہونے کے بعد میں نے سوچا، سورج کی روشنی کوئی مائع شے نہیں ہے کیونکہ وہ مائع ہوتی تو اس کو ایک برتن سے دوسرے برتن میں انڈیلنا ممکن ہوتا اور اسے پانی کی مانند حرکت دی جا سکتی۔ نہ ہی سورج کی روشنی آگ ہے کیونکہ اگر وہ آگ ہوتی تو پانی اسے بجھا دیتا اور نہ ہی یہ کوئی ٹھوس چیز ہے جس کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جا سکے۔ چنانچہ اگر سورج کی روشنی نہ پانی ہے نہ آگ ہے نہ مادہ ہے تو پھر اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔ سورج کو مسلسل تکتے رہنے کی وجہ سے میں اپنی آنکھوں کے نور سے محروم ہو گیا اور میں نے یہ بات تسلیم کر لی کہ سورج کا کوئی وجود ہی نہیں ہے۔۔۔۔

ایک روز میں مشتعل ہو گیا۔ میرے ہمراہ میرا ایک ملازم بھی تھا۔ وہ مجھے ناریل کے درختوں کے پاس چھوڑ کر اپنے کام میں مصروف ہو گیا، میں نے اس سے پوچھا" جب میں تم سے کہتا تھا کہ سورج کا کوئی وجود نہیں ہے۔ تو کیا یہ غلط تھا۔۔۔؟ کیا تم نہیں دیکھتے کہ تاریکی کس قدر ہے۔ اس کے باوجود لوگوں کا کہنا ہے کہ سورج موجود ہے۔ اگر سورج ہے تو کہاں ہے۔۔۔؟"

میرے ملازم نے جواب دیا۔۔۔ "مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں۔۔۔ لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ روشنی اس چراغ

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

سے آتی ہے جو میں ناریل کے خول میں تیل ڈال کر بناتا ہوں۔ اس کی مدد سے میں تمہاری خدمت کر سکتا ہوں اور تم جو تاریکی میں جس چیز کی تلاش ہو اسے پا سکتا ہوں۔۔۔ یہی میرا سورج ہے"۔

بیساکھیوں کے سہارے چلنے والا ایک لنگڑا شخص جو شاید قریب ہی موجود تھا ہماری گفتگو سن کر ہنسا اور بولا "تم شاید ساری زندگی بصارت سے محروم رہے ہو اور سورج کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔۔۔ میں تمہیں سورج کے بارے میں بتاتا ہوں۔ سورج ایک آگ کی گیند ہے جو ہر روز سمندر سے طلوع ہوتا ہے اور دوبارہ ہر شام ہمارے جزیروں کے پہاڑوں میں غروب ہو جاتا ہے۔ ہم نے خود اسے دیکھا ہے، اگر تمہاری بینائی ہوتی تو تم بھی اسے دیکھ سکتے تھے"۔۔۔۔

مجھے شور سنائی دیا تو میں نے اپنے ملازم سے اس شور کا سبب پوچھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ ساحل پر ایک جہاز آ کر رکا ہے، اس جہاز میں سے کچھ لوگ اتر کر ہمارے قریب آ گئے اور گفتگو ہونے لگی۔ گفتگو کا موضوع بحث یہی تھا، مچھیرا بولا "اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم کبھی اپنے جزیرے سے باہر نہیں نکلے ہو، اگر تم لنگڑے نہ ہوتے اور اگر تم میری طرح مچھلیاں پکڑنے والی کشتی میں کبھی سفر پر گئے ہوتے تو تمہیں معلوم ہوتا کہ سورج صرف تمہارے جزیرے کے پہاڑوں میں غروب نہیں ہوتا بلکہ ہر صبح تمام سمندروں سے طلوع ہوتا ہے اور ہر شام دنیا کے تمام سمندروں میں ہی غرق ہو جاتا ہے۔ میں تم سے صحیح کہہ رہا ہوں کیونکہ میں اپنی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کرتا ہوں"۔

ان لوگوں میں سے ایک شخص بولا "میں حیران ہوں کہ ایک معقول آدمی اس قسم کی غیر سنجیدہ بات کس طرح کر سکتا ہے۔ کس طرح آگ کی بنی ہوئی ایک گیند سمندر کے پانی میں ڈوبنے کے باوجود بجھتی نہیں ہے۔ سورج آگ کی گیند تو بالکل نہیں ہے، یہ تو دیوی ہے، جو ہمیشہ سنہری بگھی میں سنہری پہاڑ میرو کے اردگرد چکر لگاتی رہتی ہے۔ بعض اوقات راہو اور کیتو عفریت اسے نگل لیتے ہیں اور اس وقت زمین تاریک ہو جاتی ہے۔ صرف تم جیسے لاعلم لوگ ہی جو کبھی اپنے جزیرے سے باہر نہیں نکلے یہ سوچ سکتے ہیں کہ سورج صرف تمہارے ملک میں چمکتا ہے"۔

ابھی یہ گفتگو جاری تھی کہ سمندری جہاز کا کپتان اور ایک برطانوی تاجر ملاح بھی آ گیا۔ گفتگو کے موضوع کے بارے میں معلوم ہونے کے بعد کپتان نے کہا "نہیں، تم بھی باقی لوگوں کی طرح غلط ہو، سورج دیوی نہیں اور نہ ہی صرف ہندوستان کے سنہرے پہاڑوں کے گرد گھومتا ہے۔ میں نے بحر اسود اور جزیرہ نمائے عرب کے ساحلوں کا سفر بھی کیا ہے اور مڈغاسکر اور فلپائن کا سفر بھی کر چکا ہوں، سورج صرف ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ جاپان کے جزائر سے پرے مشرق بعید میں طلوع ہوتا ہے اور مغرب بعید میں جزائر انگلستان سے بھی پرے غائب ہو جاتا ہے اسی لیے جاپانی اس سرزمین کو "سورج کی سرزمین" کہتے ہیں۔ میں اس سے بخوبی آگاہ ہوں کیونکہ میں نے بہت کچھ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے اور اس کے علاوہ اپنے دادا سے بہت کچھ سن رکھا ہے۔ جنہوں نے انتہائی دور دراز کے سفر بھی کیے تھے"۔

برطانوی تاجر ملاح کپتان کی بات سن کر بولا "انگلستان کے علاوہ اور کسی ملک کے لوگ سورج کی نقل و حرکت کے بارے میں زیادہ نہیں جانتے جیسا کہ انگلستان کا ہر باشندہ جانتا ہے کہ سورج نہ تو کہیں سے طلوع ہوتا ہے اور نہ کہیں غروب ہوتا ہے بلکہ زمین کے گرد چکر لگاتا ہے، ہمیں اس حقیقت کو تسلیم کر لینا چاہیے ہم پوری زمین کے گرد چکر لگا چکے ہیں اور جہاں کہیں بھی ہم گئے۔۔۔۔ سورج ہمارے ساتھ ساتھ طلوع ہوتا اور غروب ہوتا رہا"۔۔۔۔ یہ کہہ کر انگریز نے ایک چھڑی اٹھائی اور ریت پر مختلف لکیریں بنا کر حاضرین کو سورج کی نقل و حرکت کے بارے میں بتانے لگا

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

لیکن وہ واضح طور پر انہیں سمجھا نہیں پا رہا تھا پھر اس نے جہاز کے سینئر کپتان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ "یہ صاحب مجھ سے زیادہ بہتر طور پر اس مسئلے پر روشنی ڈال سکتے ہیں۔"

سینئر کپتان ایک ذہین آدمی تھا۔ اب تک وہ خاموشی سے اس تمام گفتگو کو سن رہا تھا۔ جب اس کو بولنے کی دعوت دی گئی تو سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اس نے کہنا شروع کیا۔

"تم سب لوگ ایک دوسرے کو گمراہ کر رہے ہو اور خود بھی گمراہی کا شکار ہو..... درحقیقت سورج زمین کے گرد چکر نہیں لگاتا بلکہ زمین سورج کے گرد چکر لگاتی ہے۔ زمین اپنے محور کے گرد گھومتی ہوئی سورج کا چکر کاٹتی ہے اور ہر چوبیس گھنٹے میں وہ سورج کے روبرو گزرتی ہے اور اس طرح نا صرف جاپان، فلپائن اور سماترا بلکہ افریقہ، امریکہ اور یورپ اور دوسرے بہت سے علاقے سورج کے سامنے سے گزرتے ہیں۔ سورج کسی ایک پہاڑ، کسی خاص جزیرے یا کسی سمندر، اور کسی خاص سرزمین کے لیے نہیں نکلتا بلکہ زمین کے علاوہ دوسرے سیاروں کے لیے بھی یہی سورج طلوع ہوتا ہے۔ اگر تم زمین پر اپنے قدموں کو دیکھنے کے بجائے آسمان کی طرف نگاہ کرو تو شاید سادہ سی بات تم لوگوں کو سمجھ میں آجائے اور تم اس خیال سے دستبردار ہو جاؤ کہ سورج صرف تمہاری زمین کے لیے ہے"....

مذکورہ حکایت انسانی زندگی کے ایک عجیب مظہر کی جانب اشارہ کر رہی ہے..... انسان پوری قوت کے ساتھ ایسی چیزوں کے وجود کا یقین رکھتا ہے جس کی نسبت وہ صحیح معنوں میں تصور بھی قائم نہیں کر سکتا.....

نظریات بنتے رہتے ہیں اور مزید نظریات قائم ہوتے رہتے ہیں لیکن جب تک محدود عقل و شعور ان کا ساتھ دیتے رہتے ہیں نظریات قائم رہتے ہیں جب محدود عقل و شعور نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا تو یہ نظریات خود بخود ختم ہو گئے۔

قرآنی طرزِ فکر اور اسلوب میں بیان کائنات کی تخلیق پر اور کائنات کے اندر جو لوگ غور و فکر کرتے ہیں، قرآن انہیں "اولی الالباب" کہتا ہے۔ اولی الباب کا مطلب ہے ایسا سمجھدار انسان جو آسمان و زمین کی تخلیق، کائناتی نظام، وسائل کی پیدائش، انسانی زندگی میں کام آنے والی انرجی اور توانائی پر غور و فکر کرتا ہے..... اولی الباب جب تخلیق کے مختلف عناصر پر تفکر کرتے ہیں تو ان کے اندر یقین کا پیٹرن بن جاتا ہے کہ کائنات کو بنانے والی کوئی ہستی ہے اور یہی ہستی کائنات پر حاکم، مالک اور قادر ہے۔ ان کی طرزِ فکر میں خالق کائنات کی ہستی اس طرح جذب ہو جاتی ہے کہ وہ جان لیتے ہیں کہ ہم اس لیے زندہ ہیں کہ ہمارے خالق نے ہمیں تحفظ دیا ہوا ہے۔ وہ یہ بھی سمجھ لیتے ہیں کہ اللہ ان کی رگِ جان سے زیادہ قریب ہے۔ انہیں یہ بھی علم ہو جاتا ہے کہ کائنات کا ہر ذرہ نور کے غلاف میں بند ہے۔ اس طریقۂ تفہیم کو سمجھنے کے لیے اور اولی الباب کے گروہ میں شامل ہونے کے لیے جس طرزِ سوچ کی ضرورت ہے اس کے متعلق قلندر بابا اولیاءؒ فرماتے ہیں: "جو نور پوری کائنات میں پھیلتا ہے اس میں ہر قسم کی اطلاعات ہوتی ہیں جو کائنات کے ذرہ ذرہ کو ملتی ہے۔ ان اطلاعات میں چکھنا، سونگھنا، سننا، دیکھنا، محسوس کرنا، خیال کرنا، وہم و گمان وغیرہ وغیرہ زندگی کا ہر شعبہ، ہر حرکت، ہر کیفیت کامل طرزوں کے ساتھ موجود ہوتی ہے۔ ان کو صحیح حالت میں وصول کرنے کا طریقہ صرف ایک ہے۔ انسان ہر طرز میں، ہر معاملہ میں، ہر حالت میں کامل استغنیٰ رکھتا ہو..... معاملات کو مسخ کرنے والی انسان کی اپنی مصلحتیں ہوتی ہیں۔ جہاں مصلحت اور مفاد پرستی نہیں ہے وہاں استغنیٰ ہے۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

بیت اللہ کے سائے میں دنیا سے رخصتی

مسجد الحرام کی توسیع میں مصروف عمل ایک بڑی کرین ٹوٹ کر مسجد کی چھت پر جا گری۔ اس حادثے میں بڑی تعداد میں زائرین حرم جاں بحق ہو گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

بیت اللہ شریف کی زیارت، مسجد الحرام میں کعبہ کے سامنے کھڑے ہو کر صلوٰۃ کا قیام، خانہ کعبہ کے گرد طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی ہر مسلمان کی خوش نصیبی ہے۔

ایک مسلمان کی زندگی کی آخری سانسیں مکہ یا مدینہ میں ہوں، مرنے کے بعد قبر مکہ یا مدینہ میں بنے اس سعادت اور بلند نصیبی کا کیا کہنا....

جن مسلمانوں کی زندگی کا اختتام کسی اور جگہ نہیں بلکہ بیت اللہ کے سائے میں ہو ایسے مومنوں کے نصیب پر قیامت تک امت مسلمہ کے ہر فرد کو ہی نہیں بلکہ فرشتوں کو بھی بہت ناز ہو گا۔

جو عازمین حج اور زائرین حرم اس حادثے میں شہید ہوئے ہیں، آئیے ہم سب مل کر ان کی مغفرت اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام کے لیے دعا کریں۔

اس حادثے میں زخمی ہونے والوں کے لیے دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد مکمل شفا عطا فرمائے۔

آمین....یا رب العالمین

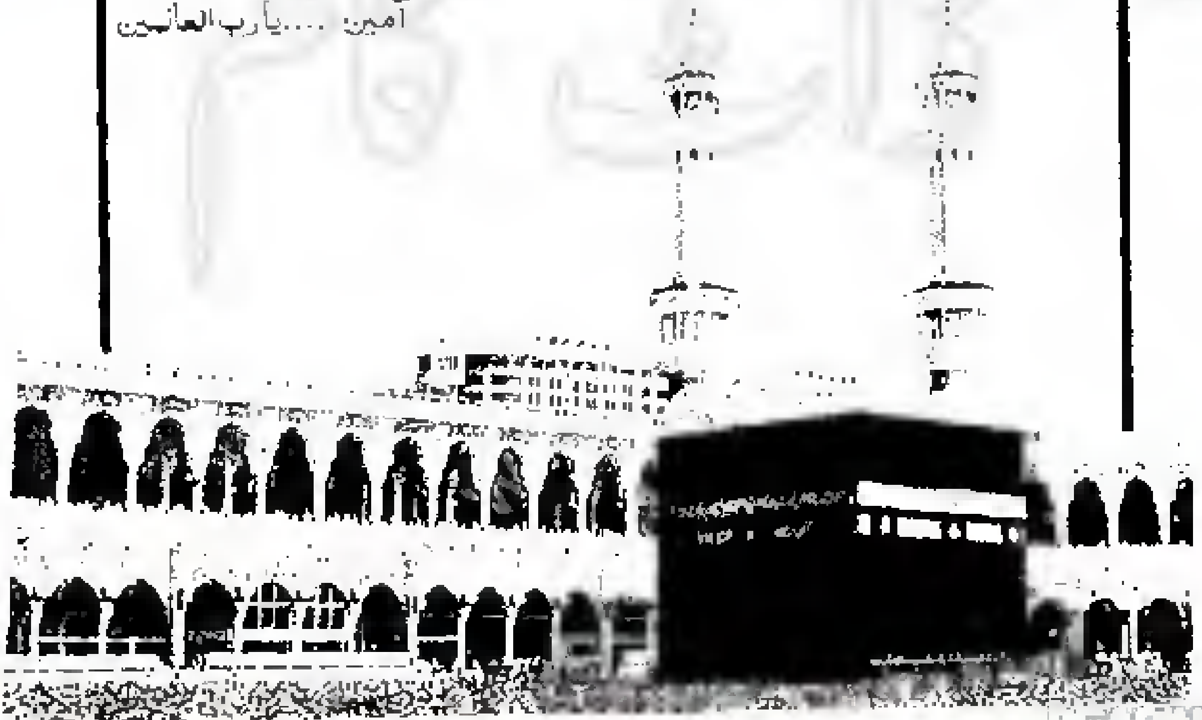

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

حق الیقین

موجودہ دور سائنس و ٹیکنالوجی کا دور کہلاتا ہے۔ افراد ہوں یا اقوام، آج کے دور میں برتری کا مطلب علم میں برتری ہے۔ اس دور میں علم محض چند خاص مضامین یا شعبوں تک محدود نہیں بلکہ علم کی وسعت اور پھیلاؤ کا یہ حال ہے ہر مضمون کی کئی ذیلی شاخیں بجائے خود ایک مکمل علم کی صورت میں سامنے آرہی ہیں۔ اس کی ایک بہت آسان مثال میڈیکل سائنس ہے۔ چند عشرے قبل میڈیکل کی تعلیم کا نصاب چند مخصوص مضامین پر مشتمل تھا۔ انسانی تحقیق و جستجو کے مسلسل عمل کے باعث ان مضامین کی شاخیں وجود میں آگئیں۔ تحقیق و جستجو میں تسلسل کی وجہ سے ہر شاخ کے لیے علیحدہ مطالعہ اور مہارت کی ضرورت سامنے آئی۔ مثال کے طور پر امراض قلب۔ میڈیکل کی عام مروجہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد امراض قلب سے دلچسپی رکھنے والے معالج کے لیے ضروری ٹھہرا کہ وہ امراض قلب میں تخصیص خاص (اسپیشلائزیشن) کرے۔ تاہم ریسرچ اور ڈیولپمنٹ کے ساتھ ساتھ امراض قلب بھی کوئی ایک شعبہ نہ رہا بلکہ اس کی مزید ذیلی شاخیں سامنے آئیں اور ان کے مطالعہ اور اسپیشلائزیشن کے لیے مزید وقت اور توجہ صرف کرنے کی ضرورت پیش آئی۔

یہی حال فزکس کا ہے آج سے پچاس سال پہلے کی فزکس کے مقابلہ میں آج فزکس ایک بہت وسعت پذیر علم ہے۔ اس کی کئی شاخیں ہیں اور ہر شاخ کے متعدد ماہرین ہیں۔ یہی حال کیمسٹری کا ہے، یہی حال بیالوجی کا ہے۔ ریسرچ سے دلچسپی رکھنے والی اقوام میں یہی حال فنون لطیفہ، لسانیات اور دیگر شعبوں کا ہے۔

زبانوں کی تاریخ میں انگلش اور اردو دونوں سب سے کم عمر زبانیں ہیں۔ عربی، فارسی، رومن، اطالوی، ہسپانوی، فرانسیسی، عبرانی زبانوں کے مقابلہ میں انگلش اور اردو بہت ہی کم عمر زبانیں ہیں۔ آج انگلش کی تعلیم و تدریس میں کس قدر نئی نئی تکنیک اور طریقے نئے انداز اختیار کیے جارہے ہیں۔ اس کے برعکس عربی، فارسی یا اردو کے پھیلاؤ کے لیے اول تو کوئی خاص کوشش نہیں کی جارہی دوسرے ان زبانوں کی جو خدمت ہو رہی ہے وہ بھی زیادہ تر قدیم روایتی طریقوں سے ہی ہو رہی ہے۔ ترقی یافتہ قومیں جس طرح سائنسی علوم، ٹیکنالوجی، علوم کی توسیع اور گہرائی پر توجہ دے رہی ہیں ان شعبوں میں بہترین انسانی ذہنوں کی کاوشیں اور وسائل بروئے کار لا رہی ہیں اسی طرح اپنی ثقافت اور اپنی زبان پر بھی توجہ دے رہی ہیں۔

دنیا کی کئی قدیم زبانوں کے مقابلہ میں انگلش ایک نئی اور بہت کم عمر زبان ہے لیکن بآسانی مشاہدہ کیا جاسکتا ہے کہ انگلش کی تدریس یا انگلش سکھانے کے لیے روز بروز کیسی کیسی جدتیں سامنے آرہی ہیں اور اس مقصد کے لیے کس قدر ذرائع استعمال کیے جارہے ہیں۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

وہ ممالک جہاں اکثریت کی مادری زبان انگلش ہے مثلاً برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ وہاں اساتذہ، دانشور اور حکمران یہ سوچ کر نہیں بیٹھ گئے کہ انگلش تو ہماری مادری زبان ہے اس کی تعلیم کے لیے طالب علم پر زیادہ بوجھ ڈالنے کی ضرورت نہیں۔ اس کے برعکس وہاں بچوں اور نوجوانوں میں اپنی مادری زبان کی تدریس کے لیے صرف اسکول یا کالج پر انحصار نہیں کیا جا رہا بلکہ اخباروں اور کتب کے ساتھ ٹیلی ویژن اور دیگر ذرائع ابلاغ کو بھی اس کام کے لیے بھرپور طریقہ سے استعمال کیا جا رہا ہے۔ کنڈر گارٹن (کے جی) اور ابتدائی کلاسز میں زیرِ تعلیم بچوں کے لیے پرکشش پروگراموں کے ذریعہ انہیں کھیل کھیل میں حروفِ تہجی کی پہچان کرائی جا رہی ہے۔ ان حروفِ تہجی سے الفاظ اور جملے بنانا سکھائے جا رہے ہیں۔ اس کام کے لیے کہیں کارٹون اینی میشن استعمال ہو رہا ہے تو کہیں کوئی مشہور پروڈیوسر کسی پروگرام کا میزبان بن کر بچوں کے ساتھ گھل مل کر، انہیں لطیفے، کہانیاں اور دلچسپ واقعات سنا کر، انہیں خوش کر کے، انہیں ہنسا کر اے بی سی ڈی کی شناخت کروا رہا ہے۔ ان حروف کی آوازوں سے بچوں کی سماعت کو آگاہ کر رہا ہے۔ انگلش کی مشہور داستانوں، کہانیوں اور ناولوں کو ڈراموں یا فلم کی شکل میں دکھایا جا رہا ہے۔ ان ساری کاوشوں کے نتیجہ میں انگلش زبان مستحکم ہو رہی ہے اور ان قوموں کی نئی نسل میں بھی فروغ پا رہی ہے جن کی مادری زبان انگلش نہیں کوئی اور ہے۔

عربی امتِ مسلمہ کے لیے نہایت احترام کی حامل زبان ہے۔ یہ وہ زبان ہے جس میں قرآن پاک نازل ہوا۔ نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی زبان عربی تھی۔ امتِ مسلمہ کے دورِ عروج میں کئی سو سال تک عربی زبان دنیا کے ایک بہت بڑے حصہ میں بولی اور سمجھی جاتی تھی۔ امتِ مسلمہ انحطاط پذیر ہوئی تو عربی زبان کمی مشرقِ وسطیٰ کے چند ممالک تک محدود ہو کر رہ گئی۔ آج کئی عرب ممالک تیل کی دولت سے مالا مال ہیں لیکن ان کی جانب سے عربی زبان کی تدریس کے انداز اور عربی کے فروغ کی کوششیں انگلش کے مقابلہ میں خاطر خواہ بھی نہیں معلوم ہوتیں۔

اردو دنیا کی تیسری سب سے بڑی زبان ہے۔ تاہم اسے قومی یا مکمل تدریسی زبان کی حیثیت صرف پاکستان میں حاصل ہے۔ پاکستان کی آبادی تقریباً بیس کروڑ بتائی جاتی ہے۔ یعنی دنیا کی تقریباً ڈھائی فیصد آبادی کے ملک کی قومی زبان اردو ہے۔ بھارت میں بھی اردو بولی جاتی ہے لیکن وہاں اس کا نام اردو نہیں ہندی رکھ دیا گیا ہے۔ رسم الخط بھی اردو کے بجائے ہندی اختیار کر لیا گیا ہے۔ اس طرح بھارت میں اردو بولی اور سمجھی تو جاتی ہے لیکن لکھی نہیں جاتی۔ اردو کے تمام الفاظ وہاں ہندی رسم الخط میں لکھے جاتے ہیں۔ مشرقِ وسطیٰ کے کئی ممالک میں اردو بولی اور سمجھی جاتی ہے لیکن اردو سمجھنے والے یہ لوگ اردو پڑھ یا لکھ نہیں سکتے۔ بہر حال ان سب معاملات کے باوجود اردو کو دنیا کی تیسری بڑی زبان ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

دنیا کی پہلی بڑی زبان چینی قرار دی گئی ہے۔ تحقیقوں کے مطابق دنیا بھر میں تقریباً ایک ارب آٹھ کروڑ سے زائد افراد چینی زبان بولتے ہیں۔ دوسری بڑی زبان انگلش ہے۔ دنیا کے مختلف خطوں میں تقریباً پچاس کروڑ سے زائد لوگوں کی زبان انگلش ہے۔ اس کے بعد اردو (یا ہندی) کا نمبر ہے۔ دنیا بھر میں تقریباً پچاس کروڑ لوگ اردو بولتے ہیں۔ چوتھے نمبر پر اسپینش زبان آتی ہے۔ جو تقریباً بیس کروڑ لوگوں کی زبان ہے..... پانچویں نمبر پر رشین زبان ہے۔

برصغیر پاک بھارت میں آبادی کی بڑھتی ہوئی شرح کے پیشِ نظر کہا جا سکتا ہے کہ آئندہ چند برسوں میں اردو دنیا

کی دوسری بڑی زبان کا درجہ حاصل کر لے گی۔

کیا یہ اعداد و شمار اردو زبان کی ترقی اور اردو دان معاشرے کی ثقافت کے فروغ کے بھی آئینہ دار ہیں؟

ہم سب جانتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اردو دانی پاکستان کی طرف سے شعوری کوششوں کی عدم موجودگی کے باوجود مشرقِ وسطیٰ، برطانیہ، امریکہ وغیرہ میں اپنے طور پر فروغ پا رہی ہے۔

کسی بھی زبان کی ترقی میں اس کے دانشوروں اور ادیبوں کا نمایاں حصہ ہوتا ہے۔ آج ہمارے ہاں بہت سے بچے بھی کئی انگریزی شاعروں، ادیبوں کے نام، ان کی تخلیقات بلکہ ان کے حالاتِ زندگی تک سے واقف ہیں۔ جب کہ یہی بچے اردو کے عام شعرا تو ایک طرف اپنے نامور شعرا اور ادیبوں کے بارے میں بھی یا تو بالکل نہیں جانتے یا بہت کم جانتے ہیں۔ اسکولوں میں اردو یا پھر کوئی مادری زبان مثلاً سندھی کی تدریس کے لیے عموماً دو سہاروں پرانے روایتی طریقے ہی استعمال ہو رہے ہیں۔

نئی نسل کے اس رویے کی ذمہ داری ہمارے ادیبوں، دانشوروں، اساتذہ اور ہمارے ذرائع ابلاغ پر بھی عائد ہوتی ہے۔ ہمارے ہاں اپنے ادب و ثقافت کو فروغ دینے کے لیے محنت کرنے کے بجائے زیادہ تر دوسروں کی نقالی کا رجحان پایا جاتا ہے۔ گزشتہ ساٹھ ستر سال کی ادبی و صحافتی تاریخ اٹھا کر دیکھیں اردو زبان عالمگیر طور پر اثر رکھنے والی کسی غزل، کسی نظم یا کسی ادبی شہ پارے سے تقریباً محروم ہی نظر آئے گی۔

اپنی زبان اور اپنی ثقافت کے ساتھ ہماری وابستگی کا یہ حال ہے۔ ایسا ہی کچھ رویہ ہم نے سائنس و ٹیکنالوجی کے ساتھ بھی اختیار کر رکھا ہے۔ امتِ مسلمہ کو علم حاصل کرنے کا حکم قرآن پاک اور اللہ کے رسول ﷺ نے دیا ہے۔ قرآن پاک کے نزول کی ابتدا ہی علم کے حصول کے لیے تاکید، قلم کے ذکر سے اور ان انسانی صلاحیتوں کے ذکر سے ہو رہی ہے جن کا تعلق آگہی و دانش سے ہے۔ "انسان کو علم عطا کیا جو کہ وہ جانتا نہ تھا"۔ اس قرآنی حکم اور رسول ﷺ کے واضح احکامات کے برعکس ہمارا طرزِ عمل یہ ہے کہ ہمارے ہاں حقیقی شرح خواندگی تیس فیصد سے بھی کم ہے۔ گویا ہماری قوم ستر فیصد ناخواندہ یا جاہل افراد پر مشتمل ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق ہر مسلمان کو علم حاصل کرنا چاہیے۔ موجودہ دور میں تو حصولِ علم کی اہمیت اس قدر بڑھ گئی ہے کہ یہ اب افراد اور قوموں کی بقا کا معیار بن گیا ہے۔ قوموں کی بقا کے لیے جتنی ضرورت مضبوط معیشت اور مضبوط دفاع کی ہے، اتنی ہی ضرورت سائنس و ٹیکنالوجی میں خود انحصاری، اقتصادی و سماجی و دیگر علوم میں ترقی کرنے کی بھی ہے۔

آج امتِ مسلمہ کو بالعموم اور پاکستانی قوم کو بالخصوص کئی دشوار چیلنجز کا سامنا ہے۔ ایک طرف مغرب کے بعض متعصب بااثر طبقات کی طرف سے خطرات درپیش ہیں تو دوسری طرف خود ہماری اپنی اندرونی کمزوریاں باعثِ تشویش ہیں۔ آج مغرب کی جانب سے ہم جیسے ممالک کو جن خطرات کا سامنا ہے ان کی جڑیں بہت گہری ہیں۔ مغرب نے ان ممالک کو اپنے زیرِ اثر رکھنے کے لیے کہ دوسروں پر اپنا حکم چلا سکے بہت طویل عرصہ تک کثیر الجہتی تیاری کی ہے۔ اس تیاری میں پہلے انہوں نے اندرونی سیاسی استحکام حاصل کیا۔ اپنی معیشت کو مستحکم کیا۔ اپنے دفاع یا اپنی جارحیت کی صلاحیت کو بڑھایا، ساتھ ساتھ اپنی تہذیب و ثقافت کو بھی ترقی و فروغ دینے کی کوششیں کیں۔ ہمیں آج جن چیلنجز کا

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

سامنا ہے اس کا مقابلہ خطرہ سامنے آنے پر اپنے جذباتی ردِعمل یا مغرب کو برا بھلا کہتے رہنے سے نہیں ہوگا۔ اپنی قوم کا تحفظ، اپنی مملکت کا دفاع ایک مسلسل، متواتر عمل ہے۔ اس کے لیے سخت محنت اور طویل تیاریوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جذبہ حب الوطنی، اپنی تہذیب کی اعلیٰ روایات اور مثبت ثقافتی خصوصیات سے دلی لگاؤ بھی کسی قوم کے دفاع کے لیے ضروری عوامل میں شامل ہے۔

دنیا میں آج جتنی بھی مضبوط و خوشحال اقوام ہیں سب نے اپنی اپنی ثقافت، اپنی زبان اور اپنی تہذیب سے وابستہ رہ کر ترقی کی ہے۔ مغرب کے ترقی یافتہ ممالک میں فرانس، جرمنی، ہالینڈ، اسپین خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ ان سب ممالک کی سرکاری، دفتری، تعلیمی اور عوامی زبان بالترتیب فرنچ، جرمن، ڈچ، اسپینش ہیں۔ مشرق میں جاپان، چین اور کوریا کی ترقی کی داستان نیا معترف ہے۔ جاپان میں ہر سطح پر جاپانی، چین میں چینی اور کوریا میں کورین زبان رائج ہے۔ ان اقوام نے اپنی تہذیب و ثقافت پر بھی اساسی فخر یا نام کا کمی محسوس نہیں کی۔ حصولِ علم میں جدوجہد کے ساتھ ساتھ ان اقوام نے اپنے عوام کی فلاح، کاروباری معاملات میں راست بازی کو اپنا شعار بنایا۔

آج اسلام اور مسلمانوں پر متعصب مغربی طبقات کی جانب سے کسی نہ کسی انداز سے یلغار کی مسلسل کوششیں ہو رہی ہیں۔ اپنے عقائد کے تحفظ اور اپنی امت کے دفاع کے لیے فوری اقدامات کے ساتھ ساتھ ہمیں طویل المدتی اور دور رس اقدامات کی بھی اتنی ہی ضرورت ہے۔ ہم ایک طویل عرصہ انگریزوں کے غلام رہ چکے ہیں اس دورِ غلامی میں ہم نے اپنے آقاؤں کی زبان بھی اپنانے کی کوشش کی تھی۔ آج ہمارے سرکاری اور تعلیمی معاملات میں انگریزی اس طرح داخل ہے کہ ہم جب تک قلم انگریزی سے ہٹ کر اپنی قومی زبان کو ہر سطح پر اپنانے کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ انگلش سیکھنا ہم نے خود ہی اپنی مجبوری بنا لی ہے۔ اس مجبوری سے نبرد کرتے ہوئے بہر حال ہمیں اپنی زبان اور اپنی ثقافت کی ترقی اور استحکام کے لیے بھی کوششیں کرتے رہنا چاہیے اپنی تہذیب کی اعلیٰ روایات کو زندہ و پائندہ رکھنے کے لیے فکرمند اور مصروفِ عمل رہنا چاہیے۔ ہم زبان سے تو اللہ اور رسول کا نام لیتے نہیں تھکتے لیکن نہ تو اپنی انفرادی زندگی میں اسلامی احکامات پر پوری طرح عمل کرتے ہیں نہ ہی اپنی قومی زندگی میں۔

اسلام کا حکم تو یہ ہے کہ یقیناً اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہوئے علم کا حصول، معاملات میں راست بازی اور دیانت داری، باہمی تعلقات میں اخلاص و خیر خواہی ہے۔

ذاتی یا اجتماعی زندگی میں ہمارا طرزِ عمل کیا ہے..... یہ ہم میں سے ہر ایک خود دیکھ سکتا ہے۔

ہم اپنی طرزِ فکر کی اصلاح اور طرزِ عمل میں درستی لائے بغیر اپنے دشمنوں پر غالب نہیں ہو سکتے۔

ترجمہ: "بے شک اللہ نے کسی قوم کی حالت نہیں بدلی جب تک کہ وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلے"۔ [سورۃ الرعد: آیت 11]

ڈاکٹر وقار یوسف عظیمی

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

ایک اور برمودا ٹرائی اینگل

زمین کے مدار میں بھی موجود ہے

Bermuda Triangle in Space

ابنِ وصی

ہمارے اس کرۂ ارض میں بہت سے راز پوشیدہ ہیں۔ اہرام مصر، مایا تہذیب، اسٹون ہنج کی تعمیرات سے انسانی عقل کے لیے حیرانی کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ ایسا ہی ایک پراسرار راز برمودا ٹرائی اینگل Bermuda Triangle ہے۔

برمودا ٹرائی اینگل

برمودا ٹرائی اینگل کے نام سے کون واقف نہیں بحر اوقیانوس کے ایک مثلث کی طرح سمندری علاقہ جس کا ایک کونہ برمودا میں، دوسرا پورٹو ریکو میں اور تیسرا کونا فلوریڈا کے قریب ایک مقام میں واقع ہے۔ برمودا ٹرائی اینگل انہی تین کونوں کے درمیانی علاقے کو کہا جاتا ہے۔ برمودا مثلث کی شہرت کا باعث اس کے ساتھ وابستہ حیرت انگیز واقعات ہیں۔ ان واقعات کے مطابق کئی بحری اور ہوائی جہاز اس علاقے سے گزرتے ہوئے اس طرح لاپتہ ہو گئے کہ بعد میں ان کا کوئی نشان بھی نہ ملا۔

5 لاکھ مربع میل پر پھیلے ہوئے سمندر کے اس ٹرائی اینگل کی فضائی اور بحری حدود میں اب تک

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

سینکڑوں ہوائی اور بحری جہاز ہزاروں مسافروں سمیت گم ہو چکے ہیں۔ اسی بنا پر اس سمندری حصے اور فضا کو جہازوں کا قبرستان قرار دیا گیا ہے۔ دنیا کی واحد سپر پاور، سائنس و ٹیکنالوجی میں سب سے آگے امریکہ کے قریب واقع ہونے کے باوجود کوئی ریسرچ اس ٹرائی اینگل کی اصل حقیقت یا عقدے کو نہیں کھول سکی۔

برمودا ٹرائی اینگل کی حقیقت کیا ہے، اس بارے میں ایک عرصے سے عالمی فورم پر بحث ہو رہی ہے، کئی دہائیوں سے مختلف اندازے لگائے جاتے رہے ہیں، لیکن برسہا برس کی تحقیق اور غور و فکر کے باوجود بھی اب تک یہاں رونما ہونے والے واقعات کے بارے میں کوئی ایسا ٹھوس نظریہ پیش نہیں کیا جا سکا جس پر سائنسدان اور ماہرین متفق ہو سکیں۔

ہمارے اس مضمون کا موضوع یہ برمودا ٹرائی اینگل نہیں، بلکہ ایک دوسرا ٹرائی اینگل ہے۔ جو اس زمین کے گلوب پر نہیں بلکہ فضا میں واقع ہے۔

کیا اور بھی ٹرائی اینگل ہیں

دنیا بھر کے سمندری رقبے کے تناسب سے برمودا ٹرائی اینگل ایک انتہائی مختصر رقبہ ہے یا ہم یہ کہہ سکتے ہیں سارے سمندروں کے پانی کو اگر ایک جگہ جمع کیا جائے تو اس کا تناسب سمندر کی ایک بالٹی کا بنتا ہے۔ لیکن اس علاقے میں تباہی و بربادی کا تناسب پوری دنیا کے سمندروں میں ہونے والی مجموعی تباہی سے زیادہ کیوں ہے۔

اس کا جواب ماہرین یہ دیتے ہیں کہ برمودا دنیا کا واحد خطہ نہیں جہاں ایسے واقعات ہوتے ہیں۔

بحر الکاہل میں جاپان اور فلپائن کے نزدیک بھی ڈریگن ٹرائی اینگل نامی مقام ہے۔ یہ جاپان کے ساحلی شہر یوکوہاما، ماریانا IZU اور فلپائن کے جزیرے گوام کے درمیان واقع ہے۔ اس سمندر کو جاپانی لوگ ماؤنوامی Ma-no Umi کہتے ہیں جس کے معنی شیطان کا سمندر ہے۔ اس مقام پر جاپان کے کئی فوجی جہاز گم ہو چکے ہیں، یہی نہیں اس معمہ کا راز جاننے کے لیے گئے جاپانی سائنسدان بھی خود معمہ بن گئے۔ اس کے بعد جاپان نے اس علاقے کو خطرناک علاقہ قرار دے دیا۔

مشی گن مثلث Michigan Triangle بھی ایک پراسرار جغرافیائی خطہ تھا۔ انیسویں صدی

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

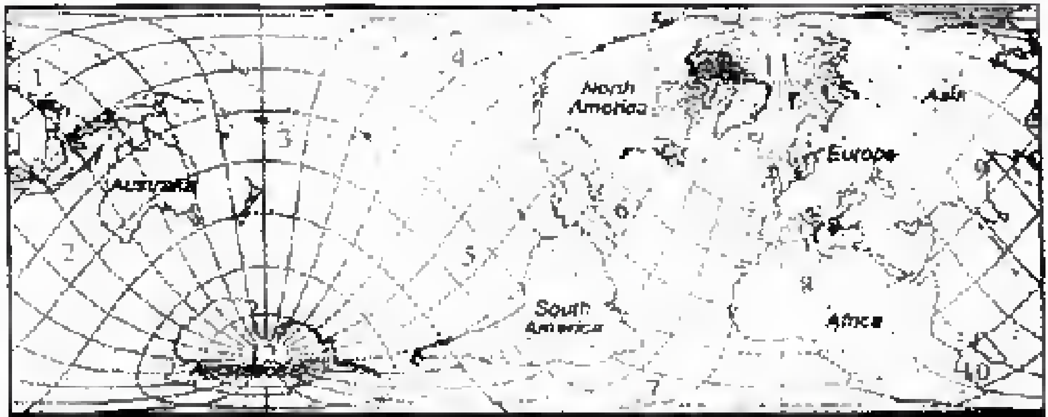

غائب کرنے والے Vile Vortices کے 12 مقامات

1. شیطانی سمندر، جاپان	5. ایسٹر آئی لینڈ	9. گوبھائے وسندھ کے گرد و نواح
2. ہارٹ بیسن۔ آسٹریلیا	6. برمودا ٹرائی اینگل	10. مجمع الجزائر ہوائی کے قریبی مقامات
3. اریائی آئی لینڈ	7. جنوبی جیوریا کا مشرقی سمندر	11. قطب شمالی
4. ہیاٹولیا آتش فشاں، ہوائی	8. مجمع الجزائر کے قریبی مقامات	12. قطب جنوبی

کی ابتداء میں جھیل مشی گن کے وسط میں کئی جہاز اور ہوائی جہاز غائب ہونے کے واقعات ریکارڈ ہوئے تھے۔

امریکی ریاست ورمونٹ کا ایک علاقہ بھی Bennington Triangle کے نام سے مشہور تھا۔ جہاں 1950 کی دہائی میں انسانوں کے پراسرار طور پر لاپتہ ہونے کے واقعات ہوئے۔

امریکی ریاست جنوب مشرقی میساچوسٹس اور بوسٹن کے جنوب میں برج واٹر مثلث Bridgewater Triangle کا تقریباً 200 مربع میل کا علاقہ ہے۔ اس میں بھی ایسے پراسرار واقعات ہوتے رہتے تھے۔

نومبر 1930 میں لاؤنیر، جھیل (کینیڈا) کے شمال میں پانچ سو میل کے فاصلے پر واقع اینجیو کے شہر کے لوگ خلاف توقع غائب ہو گئے تھے اور آج تک ان کا سراغ نہیں ملا۔ اس شہر میں گھر، ساز و سامان، کشتیاں، لیکن انسان ایک بھی موجود نہیں تھا، یہاں تک کہ قبروں کے اندر سے مردے بھی غائب تھے۔

ان تمام خطوں میں انسانوں کا غائب ہو جانا اور بحری اور فضائی جہازوں کا کھو جانا جیسے غیر معمولی اور مافوق الفطرت واقعات شامل ہیں۔ ماہرین ان پراسرار معموں سے بھی پردہ نہیں اٹھا سکے۔

پراسرار خطے، حقائق کی جھلک

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ خطے کیوں ہوتے ہیں اور کیسے وجود میں آتے ہیں۔ اس مقام سے وابستہ چند داستانیں ایسی ہیں کہ جن کے باعث بعض لوگ اسے خلائی مخلوق کی کارستانی کہتے ہیں بعض اسے شیطانی یا آسیبی مثلث کا نام دیتے ہیں

ان ماوراء طبیعی داستانوں (یا واقعات) کی جو تشریحات کی گئیں ان کی سائنسی توجیہہ نہیں کی جا سکی۔ البتہ بعض محققین کے نظریات سائنسی ذہن

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY
READING Section

سے سمجھ میں آتے ہیں۔

مثال کے طور پر بعض ماہرین یہ کہتے ہیں کہ دنیا کے کئی حصوں میں مقناطیسی برقی رو موجود ہیں۔ ان برقی مقناطیسی رو کی قوت کشش سب جگہ تو ایک ہی ہے البتہ وقتاً فوقتاً ان کے معمول میں بھول واقع ہو جاتا ہے۔ ہماری زمین کی محوری کشش ثقل کی لہریں برقی مقناطیسی لہروں سے متصادم ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے مقناطیس کی سوئی قطب شمال کی صحیح سمت نہیں بتاتی گویا مقناطیسی قطب اور زمینی قطب الگ الگ ہیں۔

سمندری اور ہوائی جہازراں اس کو Compass Variation کہتے ہیں۔ یہ فرق زمین کے مختلف مقامات پر مختلف ہوتا ہے حتیٰ کہ کہیں یہ 20 ڈگری 1200 میل تک پایا جاتا ہے۔ اگر ہوابازاں اس فرق کے مساوی راستہ کی تصحیح نہ کریں تو وہ کبھی منزل پر نہیں پہنچیں۔

کچھ سائنسی نظریات کے تحت اس علاقے میں مقناطیسی کشش کسی وجہ سے اس قدر طاقت اختیار کر گئی ہے کہ وہ اپنی زد میں آنے والی ہر شے کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے، اور وہ اس سے باہر نہیں آسکتیں۔

جیک گرین کے مطابق برمودا ٹرائی اینگل کی کچھ دلچسپ خصوصیات بھی ہیں، جیسے کہ اگر قطب نما کی مدد سے اس علاقے کی نشاندہی کی کوشش کی جائے تو اسے حقیقی شمال کے رخ پر ہونا چاہئے۔ لیکن عام طور پر قطب نما حقیقی شمال کی بجائے مقناطیسی شمال کی طرف اشارہ کرتا ہے، جو حقیقی زاویہ ڈگری سے شمال مغرب کی جانب ہے۔ اب اگر ہوائی جہاز یا بحری جہاز میں سمت کا تعین کرنے والے آلات یہ سراغ نہیں لگا پاتے، تو ظاہر ہے کہ وہ راستہ بھٹک جائیں گے اور ایسا ہی سمندر کے اس علاقے میں ہوتا ہے۔ محققین کی ایک رپورٹ یہ بھی ہے کہ اس علاقے میں موجود مقناطیسی لہروں کی وجہ سے وقت اور سمت کا تعین کرنے والے آلات ناکارہ ہو جاتے ہیں اور یوں حادثات پیش آتے ہیں۔

کئی سائنسدان ابھی مقناطیسی عجائبات اور ہمارے کرہ پر ان کے پھیلاؤ کی سمتیں اور ان میں موجود مجہول معلوم کرنے میں مصروف عمل ہیں، ایک سائنسدان ایوان سینڈرسن نے یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ ہماری زمین پر طول بلد کے مخصوص خطوط پر بارہ مقناطیسی گرداب واقع ہے۔

مقناطیسی قوت سے متعلق اس نظریہ کو اس واقعے تقویت ملی جب زمین کے مقناطیسی پرت پر بھی چھ جانے والے ایک مجہول کی وجہ سے وہاں برمودا ٹرائی اینگل کی طرح کے حالات پیدا ہو گئے۔

جی ہاں.....

زمین کے مدار کے اندر مقناطیسی پرت پر برمودا ٹرائی اینگل جیسا ایک اور ٹرائی اینگل تشکیل پا چکا ہے۔

زمین کے گرد موجود مقناطیسی میدان خلا اور سورج سے آنے والی تابکار لہروں سے تحفظ دے کر ہمارے سیارے پر زندگی کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ سورج پر جاری انتہائی طاقتور ایٹمی عمل (Fusion reaction) کے نتیجے میں بہ لحاظ لہروں تابکار ذرات زمین کی جانب لپکتے ہیں، مگر زمینی مقناطیسی قوت ان ذروں کے زمین کی سطح تک پہنچنے سے پہلے ہی ان کی راہ تبدیل کر دیتی ہے۔ لیکن جنوبی

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY READING Section

بحر اوقیانوس کے اوپر اس مقناطیسی ڈھال میں ایک سوراخ سا واقع ہو رہا ہے، اس کے نتیجے پیدا ہونے والی تابکاری کی شدت سے یہاں سے گزرنے والے اسپیس شٹل کے بصری آلات میں خرابیاں آرہی ہیں، حتیٰ کہ مشہور ہبل دوربین ہبل کے کیمرے کی آنکھ بھی اس مقام پر آکر بند ہوجاتی ہے، مصنوعی سیارچے (سیٹلائیٹ) گویا کوما میں چلے جاتے ہیں اور ان میں کچھ فوراً کریش ہوجاتے ہیں۔

اس صورتحال سے سائنسدانوں بہت پریشان ہیں کیونکہ ایسے واقعات کا ظہور میں آنا زمین کے مقناطیسی میدان کی شکستگی (crumbling) کے خطرے کی طرف اشارہ ہے۔

زمین کا مقناطیسی میدان

زمین کے مدار میں بننے والے اس ہر موڑ زرا کی ان کو جاننے سے پہلے آیئے ہم یہ جان لیں کہ زمین کا برقی مقناطیسی میدان کیا ہے....؟

سائنس دان بتاتے ہیں کہ زمین کے اردگرد واقع کرہ ہوائی میں ایک ایسا مقناطیسی میدان پایا جاتا ہے جو زمین کو گھیرے ہوئے ہے۔ کرہ ہوائی کی سب سے اوپر والی تہہ ایک مقناطیسی زون سے بنی ہے جسے "وین ایلن بیلٹ" Van Allen Belt کہا جاتا ہے۔ یہ زون زمین کے قلب یا مرکز کی خصوصیات سے تشکیل پاتا ہے۔ سورج سے چند تابکار لہریں نسبتاً کم رفتار کے ساتھ نکلتی ہیں اور تقریباً 400 کلومیٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے سفر کرتی ہیں۔ ان لہروں کو سولر ونڈ (Solar wind) (سورج سے آنے والی تابکار ہوائیں) کہا جاتا ہے جنہیں وین ایلن بیلٹ کنٹرول کرتی ہے اور اس کے نتیجے میں شمسی ہوا سے زمین پر اس کے کمین نقصان سے محفوظ رہتے ہیں۔

اس مقناطیسی تہہ کی تشکیل کرہ ارض کے مرکز کی خصوصیات سے ممکن ہوئی، جو اپنے اندر مقناطیسی دھاتیں خاص طور پر لوہا اور نکل رکھتی ہے۔

زمین کا مرکز یعنی نیوکلیئس 2 مختلف اجسام سے مل کر بنا ہے، جس کے اندر کا حصہ ٹھوس اور باہر کا سیال ہے۔ زمین کے مرکز کی دونوں تہیں ایک دوسرے کے گرد گھومتی ہیں اور اس حرکت سے دھاتوں میں ایک مقناطیسی اثر پیدا ہوتا ہے جو مقناطیسی میدان کو تشکیل دیتا ہے۔ یہ مقناطیسی میدان زمین کی ایک جانب سورج کی سمت میں تقریباً

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

84 ہزار کلومیٹر تک جبکہ دوسری سمت میں 13 لاکھ کلومیٹر تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ زمین کو ان خطرات سے محفوظ رکھتا ہے جن کا خلا کی طرف سے خدشہ رہتا ہے۔ سورج کی تابکار لہریں اس "وین ایلن بیلٹ" میں سے نہیں گزر سکتیں، بلکہ تابکار لہریں جب ذرات کی بارش کی شکل میں اس مقناطیسی میدان سے ٹکراتی ہیں تو تحلیل ہو کر اس پٹی کے گرد بکھر جاتی ہیں۔

وان ایلن بیلٹ 2 حصوں پر مشتمل ہے۔ اس کا اندرونی حصہ زمین سے 400 سے 1200 کلومیٹر کے فاصلے سے شروع ہو کر 10 ہزار کلومیٹر تک پھیلا ہوا ہے۔ اس وسیع میدان کا انتہائی قوت والا حصہ زمین سے 3500 کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے۔ وان ایلن بیلٹ کا دوسرا حصہ 10 ہزار سے 84 ہزار کلومیٹر تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کا سب سے زیادہ قوت والا حصہ زمین کی سطح سے تقریباً 16 ہزار کلومیٹر کے فاصلے پر ہوتی ہے۔ وان ایلن بیلٹ کی یہ دونوں پٹیاں اس قدر زیادہ برقی چارج کے حامل ذرات پر مشتمل ہیں کہ اگر کوئی خلائی جہاز ان کی زد میں آ جائے تو تباہ ہو جائے گا۔ ان دونوں پٹیوں کے درمیان محفوظ ترین خطہ 9 ہزار سے 11 ہزار کلومیٹر کے درمیان خیال کیا جاتا ہے۔

ماہرین کے مطابق اگر وان ایلن بیلٹ کی یہ دونوں پٹیاں نہ ہوتیں تو سورج سے کثرت سے خارج ہونے والی توانائی روئے زمین پہ زندگی کا خاتمہ کر دیتی۔ یہ توانائی چونکہ زبردست ہیجان کے ساتھ نکلتی ہے اس لیے اسے سولر فلیئرز Solar Flare یعنی "سورج کے شعلے" کہا جاتا ہے۔ حالیہ برسوں کی تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ ان سولر فلیئرز کا درجہ حرارت 21 لاکھ سے ایک کروڑ 33 لاکھ سینٹی گریڈ تک ہوتا ہے۔

یونیورسٹی آف روچسٹر سے وابستہ ارضیاتی طبعیات کے ماہر جان ٹارڈونو کے مطابق، "اس مقناطیسی قوت کے بغیر زمین شاید ایک بنجر سیارہ ہوتی۔ اس کی عدم موجودگی میں زمین پر ابتدائی زندگی پیدا ہونا ممکن نہیں تھا اور اگر یہ قوت نہ ہوتی تو زمین سے سارا پانی ختم ہو جاتا۔"

تحقیق کے مطابق زمینی مقناطیسیت نے کم از کم 4.2 ارب سال پہلے اپنا کام شروع کیا تھا۔ یعنی سیارہ زمین کے وجود میں آنے کے چند سو برس بعد یہ قوت پیدا ہوئی جو آج تک اس سیارے پہ زندگی کی حفاظت اور بقا کی ضامن ہے۔ یہ بات اہم ہے کہ نظام شمسی میں واقع صرف دو سیارے زمین اور عطارد مقناطیسی قوت کے حامل ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ قوت مریخ پر بھی موجود تھی۔ ایک وقت تھا جب مریخ بھی دریاؤں اور سمندروں کا حامل تھا، پر مقناطیسی قوت کھونے کی وجہ سے سورج سے آنے والی طاقتور

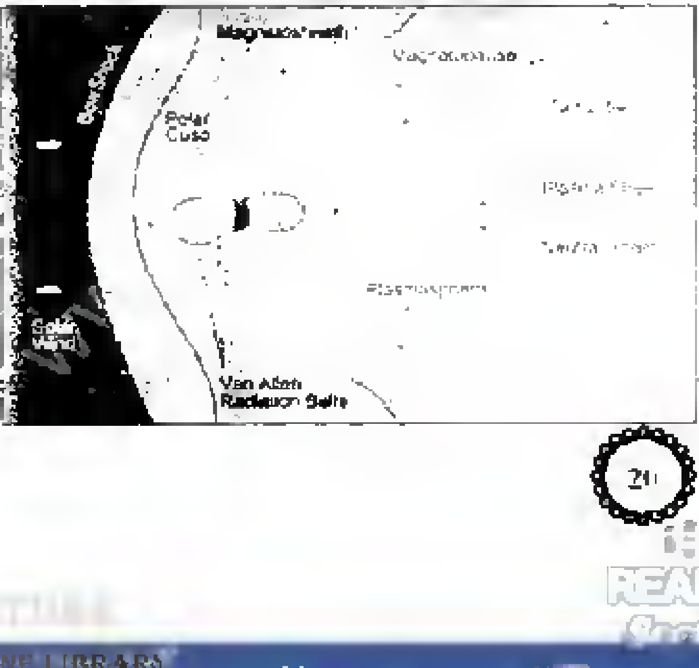

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

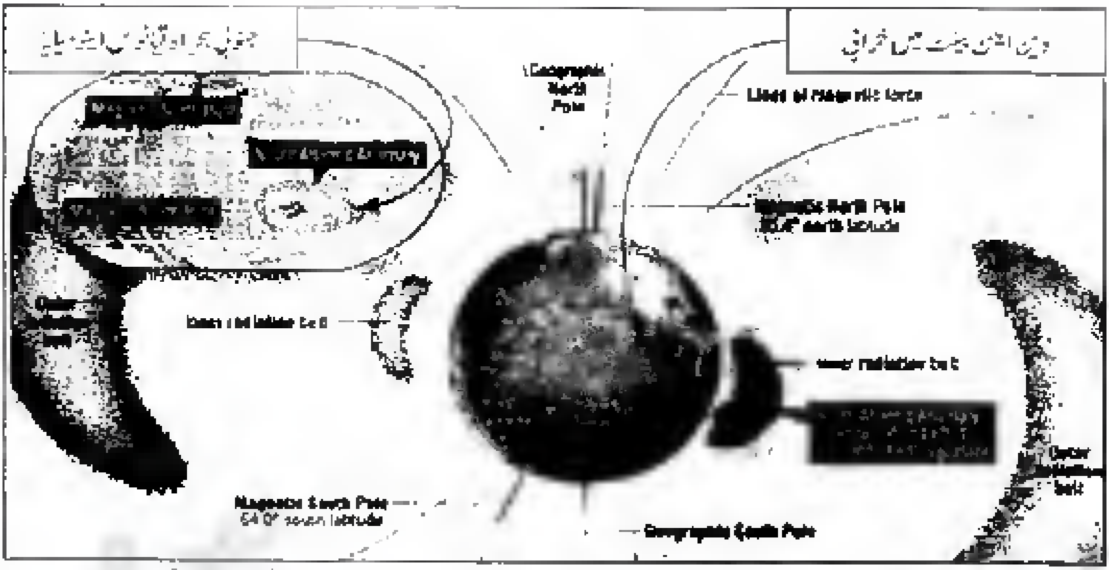

ہواؤں نے اس کا گرد و ہوائی چھیل کر رکھ دیا اور پانی کے ہالیوں لوٹ گئے تھے۔

نظام شمسی میں واقع دیگر سیاروں میں زندگی کے آثار اس لیے موجود نہیں کیونکہ انہیں مقناطیسی میدان جیسی محفوظ چھت حاصل نہیں ہے۔ اور اب اس محفوظ چھت یعنی وین ایلن بیلٹ کے ایک حصہ میں پیدا ہونے والی معمولی سی خرابی اس خطہ سے گزرنے والی سیٹلائٹس، انٹرنیشنل اسپیس اسٹیشن اور دیگر خلائی آلات عجیب و غریب صورت حال سے دوچار ہو رہے ہیں۔

نیا برمودا ٹرائی اینگل

ماہرین کو ستمبر 2010ء میں اس صورت حال کا پتا چلا، جب کیلیفورنیا (امریکہ) کے وینڈنبرگ Vandenberg ایئر بیس سے (SBSS) Space Based Surveillance Satellite خلائی نگرانی کرنے والے سیٹلائٹ سے رابطے کے چند منٹ بعد ہی مدد کے منتظر SOS آنے لگے اور بوئنگ والوں سے تیار کردہ یہ خلائی جہاز جو زمین کے مدار میں موجود خلائی جہازوں کی نگرانی کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا، ابھی جنوبی بحر اوقیانوس کے اوپر تھا کہ اس کے اندر موجود تمام کمپیوٹر آلات نے کام کرنا چھوڑ دیا اور بعض کمپیوٹر اتنی بری طرح متاثر ہوئے تھے کہ کریش ہی ہو گئے تھے۔ جبکہ اس کے انجینئرز نے ایسے سافٹ ویئر بنانے میں دو سال لگائے تھے جو اس سیٹلائٹ میں آگ لگ جانے کی صورت میں بھی کام کرتے رہتے ہیں۔ یہ SBSS سیٹلائٹ جنوبی بحر اوقیانوس کے اینومیلی South Atlantic Anomaly (SAA) میں موجود تھا۔

تحقیق سے معلوم ہوا جنوبی بحر اوقیانوس کے اس حصہ کو وین ایلن بیلٹ 30 فیصد کمزور ہو چکا ہے۔ جس کی وجہ سے خلا سے آنے والے ہائی انرجی پارٹیکلز SAA میں داخل ہو رہے ہیں۔ یہاں تک کہ چھوٹے سے چھوٹا کمپیوٹر کی میموری چپ بھی 20 ملین ہائی انرجی پارٹیکلز سے متاثر ہو رہے ہیں۔ اس تابکاری کی وجہ سے خلائی جہازوں میں موجود کمپیوٹرز میں خرابیاں آ رہی ہیں اور خلانوردوں کو عجیب و غریب تجربوں سے

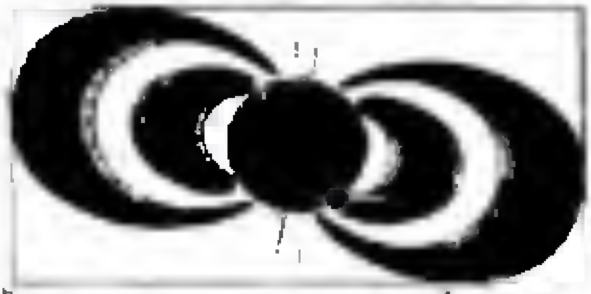

بصری اثرات محسوس ہو رہے ہیں۔

اس وقت زمین سے اوپر چند سو کلو میٹر فضا میں 500 سے زائد مصنوعی سیارے ہر وقت گردش میں ہیں۔ جنوبی بحر اوقیانوس کے اوپری فضا میں زمین کے حفاظتی حصار کو شدید خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔

دوسری جانب امریکا کے خلائی تحقیقاتی ادارے ناسا کی خلا میں بھیجی ہوئی دوربین ہبل Hubble کی گذشتہ چھبیس برس سے زائد تین سو میل کی بلندی پر زمین کے مدار میں خلائی تحقیق میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ ڈھائی ارب ڈالر کی لاگت سے تیار کی گئی یہ دوربین دو اعشاریہ چار میٹر قطر کے عدسے سے خلا کی اب تک بارہ لاکھ سے زیادہ تصاویر لے چکی ہے۔ لیکن دیکھا گیا ہے کہ اس علاقے سے گزرتے ہوئے ہبل کے لینسز کے سینسرز بھی متاثر ہوتے ہیں۔

کمزور مقناطیسی میدان، ایک انتباہ

ماہرین کا کہنا ہے کہ ویسٹرن اٹلس بیلٹ میں ہونے والی یہ کمزوری اس زمین پر بسنے والے انسانوں کے لیے ایک نہایت سخت وارننگ ہے۔ ایک نہایت تشویشناک صورتحال یہ ہے کہ جنوبی اوقیانوس میں موجود SAA کے اس خطے کا حجم وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتا جا رہا ہے۔

تحقیق کے مطابق زمین کا یہ مقناطیسی میدان صرف 150 سال کے دوران ہی اپنی طاقت کا 10 تا 15 فیصد حصہ کھو چکا ہے۔

2013ء میں تین مصنوعی سیاروں پر مشتمل سوارم swarm کا ایک مشن خصوصی طور پر شروع کیا گیا۔ اس مشن کا مقصد یہ تھا کہ برقی مقناطیسی میدان کی درست پیمائش اور اس کی شکل و صورت اور اس کی قوت کا جائزہ لیا جائے۔ سوارم کے ذریعے ملنے والی اطلاعات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ویسٹرن بیلٹ میں ہونے والی کمزوری مستقبل قریب میں زمین کے قطبین کے لیے سخت نقصان دہ ہوگی۔ آگے چل کر یہ کمزوری قطبین کے پلٹ جانے (Pole Shifting) کا سبب بھی بن سکتی ہے۔

واضح رہے سائنسدان بتاتے ہیں کہ زمین پر قطبین کا الٹ پھیر ہوتا رہا ہے۔ سائنسی اندازوں کے مطابق اس زمین پر قطبین کا گذشتہ الٹ پھیر (Pole Shifting) سات لاکھ اسی ہزار برس پہلے ہوا تھا۔ زمین کے ماحول اور زمین کے مدار کے تحفظ کے لیے آج کے دور میں اس زمین پر بسنے والے انسانوں نے بنیادی بنیادوں پر حفاظتی اقدامات نہ کیے تو نہیں کہا جا سکتا کہ ماحولیاتی توازن کس درجہ بگڑ جائے گا اور زمین کے موسموں میں تبدیلی کی رفتار اور نوعیت کیا ہوگی۔ اگر زمین پر ماحول کے تحفظ کے لیے موثر حفاظتی اقدامات نہ کیے گئے تو اس کرۂ زمین پر بہت بڑی تباہی کے خدشات ہیں۔

زمین کے مدار میں مقناطیسی میدان کی کمزوری ایک نہایت سخت وارننگ ہے اسے نظر انداز کرنا زمین پر حیات کو مشکل بنا دے گا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

گوند جس سے ہم جڑے ہوئے ہیں

انیلا شان

اگر کوئی ہم سے پوچھے کہ سائنس یا تحقیقات کی ابتدا کب سے ہوئی تو ہم کہیں گے کہ جب سے انسانی شعور نے انگڑائی لی اور اپنی آنکھیں کھول کر چاروں اطراف نظریں دوڑائیں۔ شعور میں ہلچل ہوئی اور سوال اٹھا کہ میں کہاں ہوں.... ؟میں کیا ہوں.... ؟پھر سوال اٹھا مجھے کس نے بنایا؟میرا خالق کون ہے۔ جب سے شعور نے کائنات اور اس میں موجود مخلوق کی تخلیق کے راز کو جاننے اور پہچاننے کے لیے انگڑائی لی۔ رفتہ رفتہ قدرت انسان پر کائنات کی تخلیق کے سربستہ راز مرحلہ وار کھولتی چلی گئی اور نتیجے میں ایسے ایسے نئے انکشافات اور دریافتیں سامنے آتی رہیں کہ پھر بس نہ ہوا اور تحقیق کے نئے نئے در وا ہوتے چلے گئے۔

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم جس دور میں سانس لے رہے ہیں یہ دور شواہد کی روشنی میں دلائل کے ساتھ کائنات کے تخلیقی رازوں کو جاننے کا ہے۔ جس راز کو پانے کی جستجو آج سائنسدانوں کو حقیقت کے بہت قریب تر لے آئی ہے۔

سلسلہ عظیمیہ کے امام حضور قلندر بابا اولیاءؒ فرماتے ہیں کہ مادہ رنگوں کا امتزاج ہے۔ عالم رنگ میں جتنی بھی اشیاء پائی جاتی ہیں وہ سب رنگینیوں اور روشنیوں کا مجموعہ ہیں۔ ان ہی رنگوں کے ہجوم سے وہ شئے وجود میں آتی ہے جسے عرف عام میں مادہ یا میٹر (Metter) کہا جاتا ہے۔ اگر شکست و ریخت کے عمل سے مادہ کو انتہائی درجوں تک منتشر کر دیا جائے تو محض رنگوں کی جداگانہ شعاعیں باقی رہ جائیں گی اور اگر بہت سے رنگ پانی میں تحلیل کر دیے جائیں تو خاکی رنگ بن جاتا ہے جسے

عرف عام میں مٹی کہتے ہیں۔

بے شک اللہ زمین و آسمانوں کا نور ہے۔

[سورۃ النور آیت نمبر 35]

اہل علم عرفاء یا باطن نے تو اپنے باطن میں یہ مشاہدہ کر کے یہ راز پالیا تھا۔ مگر عام لوگوں نے اللہ کو پہچاننے کے لیے اندر کی بجائے ظاہر یا باہر کی جانب سفر کو منتخب کیا۔ وہ یہ راز کس حد تک جان پائے۔ آج ہم اس پر بات کرتے ہیں۔

خبر یہ ہے کہ ذراتی طبیعات کے ماہرین یا طبیعیات دان ایسے ذرات کے شواہد حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں جنہیں کائنات کی ہر شے کی اکائی یعنی ایٹم کا انتہائی بنیادی ذرہ قرار دیا گیا ہے۔ اسے گلوون

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

(Gluon) کا نام دیا گیا ہے۔

پچھلے چالیس سال سے جاری تحقیق کے بعد سائنسدانوں کا کہنا کہ بگ بینگ کے وقت ایٹم کا کوئی وجود تھا بلکہ اس وقت یہ کوارک اور گلوان ہی موجود تھے۔ اس وقت کا درجہ حرارت ایک اندازے کے مطابق ایک لاکھ سیلسیس ڈگری ہوگا جبکہ ایٹمی تحقیق رفتہ رفتہ درجہ حرارت کم ہونے کے ساتھ ساتھ شروع ہوئی۔ طبیعیات دان کہتے ہیں کہ gluons ہی وہ ذرات ہیں جنھوں نے درحقیقت پروٹان اور نیوٹران کو آج تک محفوظ رکھا ہوا ہے۔ بلاشبہ یہ سائنس دانوں کی ایک بہت بڑی کامیابی ہے کہ وہ ایٹمی تحقیق کے ایک اور راز سے پردہ اٹھانے میں کامیاب ہوگئے۔ سب کچھ بات کرتے ہیں کہ یہ گلوان ہیں کیا.....؟

گلوان کیا ہیں؟

ان ذرات کو گلوان کا نام کیوں دیا گیا ہے۔

اگر انتہائی مختصر اور سادہ الفاظ میں ایٹم کی ساخت اور گلوان کا تعلق سمجھائیں تو وہ یہ ہے کہ ایٹم کسی بھی شے کا سب سے خفیف ذرہ مانا جاتا ہے۔ اس ایٹم کے تین سب اٹامک پارٹیکل پائے جاتے ہیں جو ہیں ذرات الیکٹرون، پروٹان اور نیوٹران ہیں۔ ان میں سے الیکٹران مرکز کے گرد اپنے مدار میں گردش کرتے ہیں اور نیوٹران اور پروٹون مرکز یعنی نیوکلیس میں موجود ہیں۔ اب ان سب اٹامک پارٹیکلز میں بھی مزید ذیلی ذرات یعنی کہ پروٹان اور نیوٹران میں مزید خفیف ذرات پائے گئے ہیں جنہیں کوارک (Quark) کہتے ہیں۔ یہ تعداد میں تین ہوتے ہیں اور آپس میں ایک ذیلی مگر انتہائی طاقتور ذرات سے جڑے یا چپکے ہوتے ہیں جنہیں گلوان کہتے ہیں۔ گلو Glues انگریزی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں گوند یعنی وہ چیز جو چپکانے یا جوڑنے کے کام آتا ہے۔ اسی مناسبت سے ان بنیادی ذیلی ذرات کا نام گلوان رکھا گیا ہے کیونکہ یہ نہ صرف کوارک کو آپس میں جوڑتے ہیں بلکہ آپس میں بھی جڑ جاتے ہیں۔ کوارک کے اس طرح جڑ جانے سے نیوٹران اور پروٹان وغیرہ وجود میں آتے ہیں۔ حالت سکون میں ان کی کمیت صفر ہوتی ہے۔

کوارک کیا ہوتے ہیں؟

گلوان کے کردار کو سمجھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ کوارک کو بھی اچھی طرح سمجھ لیا جائے۔ کوارک کی تعریف اس طرح کی جاسکتی ہے کہ یہ ایک بنیادی ذیلی ایٹمی ذرہ ہے جو پروٹان جیسے ایک سب اٹامک ذرے کا جزو ہوتا ہے۔ کوارک وہ بنیادی خفیف ذرات ہیں جن کی حرکت دیگر ذروں میں رابطے کا باعث بنتی ہے۔ اس عمل کو سائنسی زبان میں بنیادی تفاعل یا فنڈامینٹل انٹرایکشن کہتے ہیں۔ آسانی کے لئے اس بات کی وضاحت ہم اس طرح کرسکتے ہیں کہ سائنسی زبان میں یہ ایسے میکنزم کو کہا جاتا ہے جس کے ذریعے ایٹمی ذرات کے درمیان آپس میں رابطے کا قدرتی عمل وجود میں آتا ہے۔ یہ جوڑے کی صورت میں ہوتے ہیں۔ ان کے منفرد ذرات کو ایٹمی کوارک کہا جاتا ہے۔

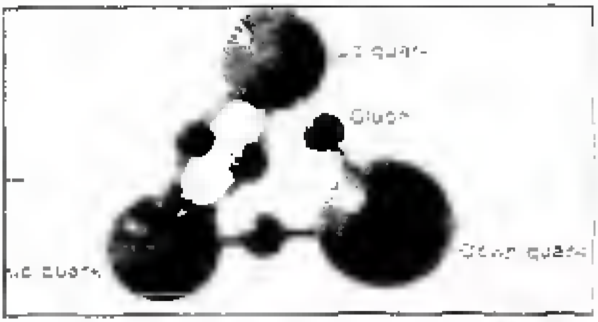

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY
READING Section

اب سائنسدانوں کے پاس سوال تھا کہ اگر یہ ننھے ذرات سے آپس میں رابطے اور جڑنے میں کوارک بنیادی کردار ادا کرتے ہیں تو پھر کوارک کی حرکت کس طرح عمل میں آتی ہے....؟ تحقیقات نے جواب میں گلوون ذرہ کی شناخت کروائی۔ یہ ذرات ایٹم کے ذیلی ذرات میں پائے گئے ہیں اور ان کی حرکت نا صرف کوارک بلکہ آپس میں بھی دیکھی گئی۔ ان کو گلوون کا نام دیا گیا۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ گلوان گوند کی طرح ذرات ہیں جو کوارک ذرات کے درمیان رابطے کا باعث بنتے ہیں یعنی گوند کا کردار ادا کرتے ہوئے انہیں آپس میں جوڑتے ہیں یا چپکاتے ہیں اور چپکنے کے اس عمل سے نیوٹران اور پروٹان وجود میں آتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ گلوان آپس میں بھی ایک دوسرے سے چپک یا جڑ جاتے ہیں اور رابطے میں رہتے ہیں۔

گلوون کس طرح سے جڑتے ہیں

یہ ایک ایسا سوال ہے جس کے اب تک سامنے آنے والے جواب سے سائنسدان ابھی پوری طرح مطمئن نہیں ہیں۔ مگر اس کا ایک بنیادی خاکہ پیش کرنے میں کامیاب ضرور ہو گئے ہیں۔ وہ روشنی جو گلوون میں قائم کرتی ہے اس کا شمار بھی انہیں چار بنیادی کائناتی قوتوں میں ہوتا ہے جو اب تک سائنسدان دریافت کر پائے ہیں۔ یہ چار قوتیں کون سی ہیں.....؟

چار کائناتی قوتیں

طبعیات میں شواہد کی بنیادوں پر اس کی وضاحت اس طرح کرتے ہیں کہ گلوون انتہائی طاقت ور قوت کے مالک ہوتے ہیں۔ اور یہ ان چار کائناتی قوتوں میں سے ایک ہیں۔ جنہیں ہم ہر طرح منتقل بھی کر سکتے ہیں۔ یہ قوت قدرت کی چار بنیادی طاقتوں میں سے ایک ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔

1. کشش ثقل Gravitational force
2. برقی مقناطیسی قوت Electro magnetic Force
3. ریڈیو ایکٹیو لہریں Radio active waves
4. گلوون Gluons جسے مضبوط نیوکلیائی قوت بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ان چاروں قوتوں میں سے سب سے زیادہ طاقتور ہے۔

تمام قوتوں کی تفصیل تو ایک مختصر سے مضمون میں نہیں دی جا سکتی اس لئے ہم ان کے مختصر تعارف کے ساتھ بات کو آگے بڑھاتے ہوئے گلوون میں موجود نیوکلیائی قوت اور اس کے کردار پر روشنی ڈالتے ہیں۔

ان قوتوں میں کشش ثقل ہے اور گریوٹی اور اسی قانون کے تحت کائنات کی ہر شے اپنی اپنی جگہ منظم اور ایک دائرے میں نظر آتی ہے۔ مثال کے طور پر کشش ثقل جس سے تمام اجسام بشمول پتھر، درخت، جمادات اجرام فلکیات سب شامل ہیں کو اپنی مخصوص مقام اور

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

فاصلے کے ساتھ اس کی اپنی شکل میں متوازن رکھا ہوا ہے۔ اسی قوت کی وجہ سے ہم زمین پر چلتے ہیں اور پرندے آسمان پر اڑتے ہیں اور سیارے اپنے مدار میں، زمین سورج کے گرد اور چاند زمین کے گرد گردش کرتا ہے۔ اور کشش محسوس کرتے ہیں۔

برقی مقناطیسی قوت کی بات کریں تو ہمارے ارد گرد پائے جانے والے تمام اجسام کی شکل و صورت اسی قوت کی مرہون منت ہیں۔ یہی قوت الیکٹرانز اور پروٹانز کو ایٹم کی شکل میں برقرار رکھتی ہیں۔ یعنی مادے کو اس کی صورت دینے میں بھی اس قوت کا اہم کردار ہوتا ہے۔

اب بات کرتے ہیں گلوان میں پائی جانے والی نیوکلیائی قوت کی۔ یہ قوت سب سے زیادہ طاقت ور تصور کی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایٹم میں موجود انتہائی خفیف اور ایک جیسے چارج رکھنے والے ذرات کے درمیان کام کرتی ہے۔ کوارک، پروٹان اور نیوٹران میں کس مقام اور ترتیب میں ہوتے ہیں اور گلوان کی یہ قوت کس طرح کام کرتی ہے؟ یہ جاننے کے لئے 1960ء میں پہلی بار اسٹینفورڈ لینیئر ایکسلیریٹر سینٹر میں موجود نیشنل ایکسلیریٹر لیبارٹری، جسے SLAC کہتے ہیں، طبیعیات دانوں نے تجربے کے طور پر توانائی سے بھرپور الیکٹران کا ٹکراؤ پروٹان سے کروایا۔ انہوں نے مشاہدہ کیا کہ کبھی تو الیکٹران سیدھا گزر جاتے اور کبھی یہ کسی ٹھوس شے سے ٹکرا کر واپس لوٹ آتے۔ الیکٹرانوں کے واپسی کے عمل میں ان کی رفتار اور سمت سے پروٹان میں موجود تین کوارک کی پوزیشن اور ان کی ترتیب کا مشاہدہ کیا گیا اور اسی تجربے کی بنیاد پر انہوں نے وضاحت کی کہ جیسا کہ برقی مقناطیسی رد و جمع کے درمیان سب سے زیادہ طاقت ور اس وقت ہوتی ہے جب دونوں اجسام ایک دوسرے کے نزدیک ہوں۔ جتنا نزدیک ہوں گے برقی مقناطیسی قوت اتنی ہی زیادہ طاقتور ہوتی جاتی ہے اور اجسام کے دور ہونے سے یہ قوت کمزور پڑتی ہے۔ اس کے بالکل برعکس جب کوارک ایک دوسرے سے فاصلے پر ہوں تو ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچتے ہیں اور ان کو آپس میں باندھے رکھنے کے لئے اس کی طاقت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ جیسے جیسے کوارک کا درمیانی فاصلہ کم ہوتا گیا۔ سائنسدانوں نے اس قوت کو کمزور حالت میں پایا۔

مرکزے میں مثبت چارج والے کئی پروٹان ایک ساتھ موجود ہوتے ہیں۔ اصولی طور پر ایک جیسے چارج کی وجہ سے ان کو آپس میں دھکیلنا چاہئے یعنی ایک دوسرے سے دور کرنا چاہئے۔ جو ایٹم کے ٹوٹ کر بکھرنے کی وجہ بھی بن سکتا ہے۔ جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا۔ بلکہ جب پروٹان کے درمیان ایک خاص فاصلہ جو تقریباً ایک میٹر کے دس اکھاربویں حصے کا رہ جاتا ہے تو بھی مضبوط قوت برقی مقناطیسی قوت پر غالب آجاتی ہے اور مرکزے میں موجود پروٹانوں کو اپنی جگہ پر جکڑے رکھتی ہے۔ اسی طرح کوارک کے درمیان یہ قوت انہیں مضبوطی سے جکڑ کر رکھتی ہے۔ کیونکہ کوارک کی ترتیب پر پروٹان اور نیوٹران کی تشکیل کا انحصار ہے اور ان کی موجودگی سے ہی ایٹم کا وجود تشکیل پاتا ہے۔ ایٹم جو کسی بھی مادے کا سب سے خفیف ذرہ ہے اور انہی ذروں کے ملنے سے مالے اور سالموں سے مرکب اور اجسام تشکیل ہوتے ہیں۔

گلوان اور کوارک ..... رنگین ذرات

1970 میں طبیعیات دان نے ایک تصوراتی پیش کی

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY
READING Section

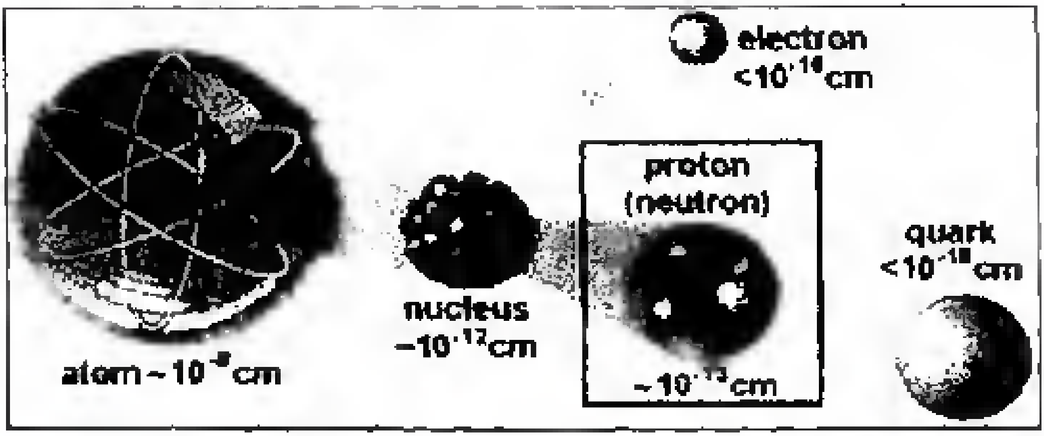

Quantum chromo dynamics سے (QCD) کا نام دیا گیا۔ QCD نظریے کے مطابق دونوں کوارک اور گلوان کی ایک خاصیت یہ ہے کہ دونوں رنگ چارج یا color charge رکھتے ہیں۔ پروٹان میں موجود تین کوارک پر الگ الگ یا مختلف لال، ہرا اور نیلا رنگ کلر چارج ہوتا ہے تو اینٹی کوارک پر اینٹی ریڈ، اینٹی گرین اور اینٹی بلیو کلر چارج ہوتا ہے۔ یہ رنگ گلوان کے تبادلے سے وجود میں آتے ہیں۔

گلوان دو رنگوں کا مرکب ہوتے ہیں اور دو رنگی تصور کئے جاتے ہیں۔ ان کا اینٹی کلر ہونا بہت ضروری ہے۔ مثال کے طور پر ریڈ اور اینٹی گرین۔ یہاں یہ بات بھی غور طلب ہے کہ جب یہ تین کوارک آپس میں جڑتے ہیں تو ہیڈرونز یا بیریان کہلاتے ہیں جہاں کلر چارج صفر ہوتا ہے اور اس کا رنگ یا تو سفید ہوتا ہے یا پھر یہ بے رنگ ہوتے ہیں۔

طبیعیات داں ابھی اس کھوج میں ہیں کہ کچھ ذرات رنگین اور کچھ بے رنگ کیوں ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس موضوع پر ابھی تحقیق کا دامن بہت سارے سوالات سے پر ہے کہ یہ گلوان کس طرح حرکت میں آتے ہیں؟ اور ان میں موجود توانائی کا ماخذ کیا ہے کیا؟ ابھی ان گنت سوالات کا جواب ڈھونڈنا باقی ہے یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ پروٹان اور نیوٹران میں کوارک اور گلوان کی تعداد مختلف ہو سکتی ہے۔ تاہم سائنس ابھی اس کا واضح جواب دینے سے قاصر ہے۔ امریکہ کی Brookheaven اور jefferson lab کو اپنے سوالوں کے جوابات ڈھونڈنے کے لئے ایک خاص مشین فمٹو اسکوپ femtoscope کی ضرورت ہے۔

یہ رنگینی اور بے رنگی کیا ہے۔ عام قاری کی حیثیت سے یہ سمجھنا ذرا مشکل ہو جائے گا مگر آپ کی یاد دہانی کے لئے عرض ہے کہ ان سوالوں کا جواب حاصل کرنا اتنا مشکل نہیں۔

حضرت خواجہ شمس الدین صاحب اپنے شاگردوں کو یہ تلقین کرتے ہیں اور سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"اگر سالک کا سفر بیرونی کے بجائے اندرونی دنیا کی جانب ہو اور وہ ذہنی واسطوں کے بجائے خود اپنی ذات پر غور و فکر کر سکے تو قدرت کے رازوں کو جاننا اس کے لئے مشکل نہیں رہے گا۔"

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

ثابینہ جمیل

خیالات ایک حقیقت یا محض ایک خیال

آپ کے کالج کے کوریڈور میں آپ کی ایک کلاس میٹ سامنے سے آئی اور تیزی سے گزر گئی اس ٹکراؤ کے دوران مسکراہٹ کا تبادلہ نہ ہوا جا رہا تھا۔ آپ مسکرائے تھے مگر ادھر سے نو ریسپانس۔ اس بات نے آپ کو بڑا ''ہرٹ'' کیا۔

آپ کے دل میں پہلا خیال کیا آیا.....

⇦ کتنی مغرور، گھمنڈی ہے..... یا

⇦ کتنی بد تمیز ہے مینرز ہی نہیں ہیں..... یا

⇦ میری توہین کی ہے۔ اب میں اس سے بات نہیں کروں گی۔

اس سے بھی زیادہ خطرناک یہ کہ.....

⇦ شاید مجھے پسند نہیں کرتی..... یا

⇦ کوئی بھی مجھے پسند نہیں کرتا..... سب مجھے نظر انداز کرتے ہیں..... یا

⇦ شاید مجھ میں ایسی کوئی بات ہی نہیں۔

یا پھر یہ کہ.....

⇦ پتا نہیں شاید پریشان ہو..... یا

⇦ شاید جلدی میں ہو گی..... یا

⇦ شاید مجھے دیکھا نہیں ہو گا

اب حقیقت کیا تھی یہ تو بعد میں ہی معلوم ہو سکتا تھا..... جس کے لیے تھوڑا انتظار کیا جا سکتا تھا یا پھر اسی وقت مل لیا جاتا.....

مگر اس کا انحصار بھی آپ کی پہلی رائے پر ہے..... اس لیے آج ہم بات کرتے ہیں سب سے پہلے مرحلے کی، جب کسی بھی ہونے والے واقعے کے لیے ہمارا ذہن خود بخود ایک رائے قائم کر لیتا ہے۔ اس پر گویا ہمارا کوئی اختیار نہیں ہوتا۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ اس پہلی قائم ہونے والی رائے کا انحصار بھی ہماری اس سوچ اور

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY
READING Section

طرزِ فکر ہے جو ہم اپنے معمولاتِ زندگی میں اختیار کرتے ہیں۔

یہ طرزِ فکر قطعی طور پر وقتی نہیں ہوتی بلکہ ہماری ذات اور ہماری شخصیت کی تعمیر میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔

مائنڈ فلنیس ایکسپرٹس ایسی مشقیں اور میڈیٹیشنز تجویز کرتے ہیں جو ہمارے روز مرہ کے معمولات کا حصہ بن جائیں۔

دھیرے دھیرے ان کے مثبت اثرات ہمارے باطن میں منتقل ہو کر ایک مضبوط اور قابلِ تقلید شخصیت کی تعمیر کر سکیں۔

اب مندرجہ بالا تمثیل پر غور کیجئے کہ ایک ہی سچویشن کے بارے میں ایک ہی انسان دو مختلف طرح سے سوچ سکتا ہے۔ اور غور کرنے کی بات دونوں ہی طرح کے خیالات محض قیاس آرائیاں بھی ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ خیالات ہمارے ذہن میں ہماری سوچ کے مطابق آتے ہیں۔ جن کا حقیقت سے تعلق ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی۔ درحقیقت اس میں خیالات کا کوئی قصور نہیں ہوتا۔ وہ تو کہتے ہیں ہر آنے والا خیال اپنی جگہ ایک حقیقت رکھتا ہے مگر اس کا انحصار ہماری اس سوچ پر ہوتا ہے جس کے مطابق ہم اپنے خیالوں کو معنی پہناتے ہیں۔

اب ایسا یہ ہے کہ خیالات پر ردِعمل کا تعلق ہماری سوچ اور طرزِ فکر سے ہوتا ہے۔ حقیقت سے نہیں۔ ہم خیالات کی اس رو کو اپنی سوچ کے مطابق تجزیہ اور تعمیری رخ پر موڑنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

یہ صلاحیت قدرت کا حسین تحفہ ہے جسے ہر انسان کو ودیعت کیا گیا ہے۔ بس اس کے استعمال کا طریقہ آدمی پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ یا یوں کہیے کہ اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ قدرت کی اس عطا کردہ صلاحیت کا فائدہ کس طرح اٹھاتے ہیں۔

تو پھر بات کرتے ہیں ماڈل کے الف کی....

مائنڈ فلنیس کے ماڈل کا الف آپ سے کیا کہتا ہے؟

ا: اسے اجازت دیجیے

کیفیت کس کو؟....

وہ کیفیت جس سے آپ گزر رہے ہوتے ہیں.... اس کی بنیاد ہوتی ہے وہ سوچ جو ان کیفیات کو تحریک دیتی ہے.... وہ خیالات جن پر آپ کوئی رائے قائم کر لیتے ہیں۔

لہٰذا جب آپ فوری طور پر اپنے ذہن کی سطح سے الگ ہو جاتے ہیں تو پھر اس کا پس منظر یعنی وہ خیالات بھی آپ کے سامنے واضح ہوتے چلے جاتے ہیں۔ جن

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کی وجہ سے آپ غصہ، اداسی، مایوسی، ضد یا پریشانی محسوس کررہے ہوتے ہیں۔ مائنڈ فلنیس کا سادہ اصول آپ سے کہتا ہے کہ اپنے خیالات کو روکئے مت۔ انہیں آنے دیں۔ ان کو کھل کر برسنے کی اجازت دیں۔

بس یاد رکھنے والی بات یہ ہے کہ اپنے خیالات کو صرف نوٹس کرنا ہے۔ مشاہدہ کرنا ہے۔ مگر اس میں الجھنا یا اس پر زیادہ توجہ نہیں دینی ہے....

بس ایک خیال ایک کیفیت کو محسوس کیا اور آپ نے نوٹس کیا کہ یہ غصہ ہے۔ یہ اداسی ہے یا یہ مایوسی ہے۔ جب ہم اپنے دل کی سنتے ہیں کہ دراصل اندر کیا چل رہا ہے.... تو پھر ایک نیا مرحلہ شروع ہو جاتا ہے۔

سننے کے بعد سب سے مشکل مرحلہ ہے ان خیالات کو قبول کرنا۔ دراصل کسی بھی سچویشن میں پیدا ہونے والی کیفیت میں تغیرات کے ساتھ ساتھ خیالات اور سوچ میں تبدیلی آتی جاتی ہے۔ کسی انتہائی معمولی سی بات پر باس سے ڈانٹ کھا کر آئے۔ آپ نے سوچا کہ شاید میں ہی کسی قابل نہیں تو آپ کے دل میں مایوسی اور اداسی کا احساس ابھرے گا اور اگر آپ کی سوچ یہ ہو کہ ہو سکتا ہے باس پریشان ہو تو آپ کے دل میں باس کے لئے ہمدردی کی کیفیت پیدا ہوگی۔ کئی بار ہم جاننا ہی نہیں چاہتے کہ دراصل ہمیں ہو کیا رہا ہے۔ ہم کس تکلیف میں ہیں۔ وہ کونسی بات ہے جو چبھ رہی ہے۔ اس لئے اب سب سے اہم یہ ہے کہ اجازت دیجئے اپنی ان کیفیات کو کھل کر ظاہر ہونے کی۔

یہاں لفظ ظاہر استعمال کیا گیا ہے بجائے اظہار کے۔ کیونکہ آپ نے اپنی کیفیت کو صرف خود آپ پر ظاہر ہونے کی اجازت دینی ہے ان کا اظہار سب کے سامنے نہیں کرنا ہے.... لہٰذا محسوس کیجئے جس کیفیت یا احساس سے بھی آپ گزر رہے ہیں۔ اس دوران ہو سکتا ہے کہ آپ خیالات کی بھرمار سے پریشان ہو جائیں۔

مگر کیوں پریشان ہوں؟....

آپ نے تو اپنے ان خیالات کو صرف سننا ہے۔ محسوس کرنا ہے۔ پریشانی اس وقت ہوگی جب آپ ان کو اپنی طرف سے اچھے یا برے کا نام دینے لگیں گے.... یا پھر خود ہی جج بن کر اپنی ہی ذات پہ انگلی اٹھانا شروع کردیں۔ ایسا کرنے سے تو آپ مزید ذہنی انتشار کا شکار ہو جائیں گے۔

اس بات کو اس طرح سمجھئے کہ فرض کیجئے کہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

آپ نے اپنے بچے کو کم مارکس لانے پر ڈانٹا۔ ظاہر ہے آپ کی خواہش تھی کہ وہ اچھے نمبروں سے کامیاب ہو.....

مگر غصے میں اپنے بچے کی ناکامی کا سارا الزام آپ نے اپنے شریک حیات پر بھی دھر دیا کہ اس کی لاپرواہی کی وجہ سے بچہ فیل یا کم مارکس سے پاس ہوا ہے.... یقیناً یہ آپ نے غلط کیا۔

اب جیسے ہی آپ کے ذہن میں خیال آیا کہ آپ سے غلطی ہوگئی ہے اسی وقت آپ میں شرمندگی اور پچھتاوے کی کیفیات ابھرنا شروع ہو جائیں گی۔ لیکن ان کیفیات کو سننا اتنا آسان نہیں۔ مگر..... آپ نے اپنی ان کیفیات کو توجہ سے سننا ہے۔ سمجھنا ہے کہ ایسا کیوں کر ہوا۔ شاید آپ کے غصے کی وجہ یہ بھی تھی کہ آپ کو اپنے دوست کے سامنے اور دیگر رشتے داروں کے سامنے شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا۔ جنہیں آپ نے اپنے بچے کی ذہانت کے قصے بڑھا چڑھا کر سنائے تھے۔ اور جو غلطی آپ سے ہوئی وہ یہ کہ ذہانت کے قصے محض آپ کی اپنی خواہشات تھیں۔ سچ تو یہ تھا کہ آپ نے کبھی اپنے بچے سے پوچھا ہی نہیں کہ اس کا رجحان کس مضمون میں زیادہ ہے۔ یا اس کی پڑھائی کیسی جا رہی ہے۔ لاپرواہی آپ کی ہے۔

جیسے ہی یہ خیال آیا تو آپ کو اپنے رویے پر شرمندگی کے ساتھ ساتھ خود پر بھی شدید غصہ آنے لگا۔ ہو سکتا ہے کہ اب آپ کی انا بیچ میں آ جائے اور آپ اس بات کو ماننے ہی سے انکار کر دیں۔ اس صورت میں انکار اقرار کی ایک نئی جنگ کا آغاز ہو جائے گا۔

اس لئے آپ نے ان خیالات کو صرف ظاہر ہونے دینا ہے مگر اس طرح جیسے کہ کوئی فلم دیکھ رہے ہوں۔ فلم میں لمحہ بہ لمحہ منظر بدلتا ہے، کہانی بدلتی ہے۔ کوئی سین اچھا لگتا ہے تو کوئی بور کر دیتا ہے۔ آپ ان تمام مناظر سے محظوظ ہوتے ہیں۔ کہانی سے بھی متاثر ہوتے ہیں۔ مگر ان سے چپک نہیں جاتے۔ بس دیکھی محظوظ ہوئے۔ جو پسند آیا اس پر داد دی جو پسند نہ آیا اس پر تنقید کی اور بھول گئے اور واپس اپنے معمول پر آگئے۔ یہی آپ نے اپنے خیالات کے ساتھ بھی کرنا ہے۔

آیئے.....! اس پر ایک مائنڈ فلنیس کی میڈیٹیشن اور سانس کی مشق بھی بتاتے ہیں۔ یہ مشق آپ کو اپنے خیالات کو خود پر ظاہر کرنے اور انہیں فوری طور پر سمجھنے کی صلاحیت عطا کرے گی اور آپ کے اعصاب کو بھی قوت بخشے گی۔

Labeling Thoughts Exercise

اپنے خیالات کو نام دیجئے

سانس کے اس مرحلے کے لئے سانس کی خاص مشق سے آپ کو اپنے خیالات کو پڑھنے میں مدد ملے گی۔ اپنی طرز فکر کو سمجھنے اور اس کو مثبت اور کامیابی کی راہ پر گامزن کرنے میں مدد دے گی۔

آرام دہ نشست پر بیٹھ جایئے۔

کمر کو سیدھا رکھنے کی کوشش کیجیے۔ ٹیک بھی لگا سکتے ہیں۔ کسی کشن یا گدے پر بھی بیٹھ سکتے ہیں۔ فرش پر بیٹھیں تو زیادہ بہتر ہے۔

اب اپنی توجہ کو سانس کی آمد و رفت پر لے جایئے۔ ایک دم سے سانس کو دھیما کرنے کی کوشش

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

ست کیجئے۔ اب آہستہ آہستہ آنکھیں بند کیجئے۔

اب آپ اپنے سانس کو محسوس کرنا شروع کیجئے۔ سانس لیجئے اور باہر نکالئے کے عمل کو کم سے کم تین بار غور سے محسوس کیجئے۔

جب آپ سانس لیتے ہیں تو اپنی ناک کی نوک پر ہونے والی اس سنسنی کو محسوس کیجئے۔ یہی احساس آپ سینے اور پیٹ میں بھی محسوس کریں گے۔ آپ کا پیٹ پھولے گا اور اندر جائے گا۔ پیٹ کی اس حرکت کو نوٹ کیجئے اور ابھرنے دیجئے۔

اب آپ خود کو بالکل ہلکا اور پرسکون محسوس کیجئے۔

آہستہ سے اپنا دھیان ان خیالات کی جانب مرکوز کرنے کی کوشش کیجئے جو اس وقت آپ کے ذہن میں آ رہے ہیں اور پوری توجہ کے ساتھ خیال کو محسوس کیجئے۔

اب اس ایک خیال کے ساتھ دیگر بہت سے خیالات کا بھی سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔

کوئی بات نہیں۔

انہیں بھی اجازت دیجئے.... قبول کیجئے۔

اب ان خیالات کو نام دینا شروع کیجئے۔

ان پر لیبل لگانا شروع کیجئے.... مثلاً

٭۔ وہ بہت مغرور شخص ہے۔ (لیبل: تحقیر)

٭۔ کاش میں نے دوستوں سے وعدہ نہ کیا ہوتا۔ (لیبل: پچھتاوا)

٭۔ وہ سب مجھ سے کتنا حسد کرتے ہیں۔ (لیبل: خوف)

٭۔ اگر اس منصوبے پر عمل نہ ہوا تو آگے کیا ہوگا۔ (لیبل: بے چینی، خوف)

٭۔ یہ سب اس کی ماں کی غلطی ہے۔ وہ اپنے بچے پر بالکل توجہ نہیں دیتی۔ (لیبل: الزام)

٭۔ اب اس کی بھی کیا غلطی وہ بھی تو سارا دن کام میں لگی رہتی ہے۔ شاید میں نے ہی کچھ زیادہ بول دیا۔ (لیبل: ندامت)

٭۔ کاش میں چپ رہ سکتا۔ (لیبل: پچھتاوا)

٭۔ یہ لوگ کتنے بے حس ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ بچے صرف پڑھائی پر توجہ دیں تاکہ پوزیشن بھی دلوائیں ہونے سے بچ جائیں۔ (لیبل: منفی رویہ، بدظنی)

اگر کوئی خیال زیادہ حاوی ہونے لگے تو فوراً اپنی توجہ سانس پر مرکوز کر دیجئے۔

یہ وہ آپ کے ذہن میں آنے والے کوئی مہمان ہوں جو آتے جاتے ہیں۔

یہاں ہم آپ کو اپنے ایک دوست کی مثال

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY
READING Section

دیتے ہیں۔

جب ان سے یہ مشق کرنے کو کہا تو انہوں نے مشق کے دوران بار بار آنے والے اس تکلیف دہ خیال کو نام اینڈ جیری شو کا نام دے دیا۔ اس کے ساتھ ہی ان کو جیری کی شرارتیں یاد آنے لگیں۔ ان کا کہنا ہے اب خیال انہیں زیادہ پریشان نہیں کرتا۔ بلکہ ٹام اینڈ جیری کا کارٹون میرے سامنے ہوتا ہے اور میں اس سے بہت محظوظ ہوتا ہوں۔

ہمارے ایک دوست کو ان کے ایک دوست کی یاد بہت ستاتی وہ آنکھیں بند کرتے تو دوست کا چہرہ سامنے ہوتا۔ انہیں سمجھانا مشکل ہو گیا تھا اس لئے انہوں نے اسے رد کرنے کے بجائے بلو مون کا نام دے دیا۔ جب دوست کا خیال آیا اسے بلو مون سے بدل دیتے۔ حالانکہ بلیو مون تو شاذ و نادر ہی آسمان کو رعنائی بخشتا ہے۔

بہر حال یہ مائنڈ فلنیس مشق اور سیلف تھراپی دس منٹ کی ہے۔ اگر آپ اس سے زیادہ وقت دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں۔

اب آپ آنکھیں کھول لیجیے۔

اور دوسرے تین سیکنڈ تک اپنی سانس کی آمد و رفت پر دھیان دیجیے۔

جو خیال آیا جو نام دیا اب اس پر مزید مت سوچیے اور ایک گہری مائنڈ فلنیس مسکراہٹ کے ساتھ اپنے کام میں لگ جائیے۔

اس مشق کو ہفتے میں دو بار ضرور کیجیے۔

Half Smile Exercise

مسکان سے دوستی کیجیے

حضرات زیادہ خوش نہ ہوں۔ ہم جس مسکان سے دوستی کی بات کر رہے ہیں وہ کوئی خاتون نہیں بلکہ آپ کی اپنی آدھی مسکراہٹ ہے جو آپ کے چہرے کو خوبصورت بنائے گی اور ایک جاذبیت بھی عطا کرے گی۔ یہ اس مسکان کے ظاہری خواص ہیں۔ جبکہ باطنی خواص ان گنت ہیں۔ مائنڈ فلنیس ایکسپرٹ کہتے ہیں کہ اپنے چہرے کو نرم رکھیے۔ اسے ایک ہلکی سی آدھی مسکراہٹ سے سجا لیجیے۔

اب پریکٹس کے طور پر آپ ایسا بھی کر سکتے ہیں کہ ایک مسکراتا ہوا سمائلی ☺ اپنی چھت پر سجا لیں کہ جیسے ہی آنکھ کھلے آپ کی نظر اس سے ٹکرائے اور قدرتی طور پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ آپ کے لبوں پر آجائے۔ بس اب اس مسکراہٹ کو جانے مت دیجیے۔

بستر پر لیٹے لیٹے تین گہرے سانس لیجیے۔ سانس لینے کی رفتار نہ تو تیز ہو اور نہ ہی بہت سست۔ بس چند سیکنڈ اپنی سانس پر توجہ مرکوز کیجیے۔

اللہ کا شکر ادا کیجیے کہ اس نے زندگی کا ایک اور خوبصورت دن عطا کیا۔ اب آپ بستر چھوڑ سکتے ہیں۔

یاد رکھیے صبح کتنی بھی جلدی کیوں نہ ہو ایک منٹ سے زیادہ وقت نہیں لگے گا آپ کو اس پریکٹس میں۔

یہ تو ہوگئی آپ کی ایک

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

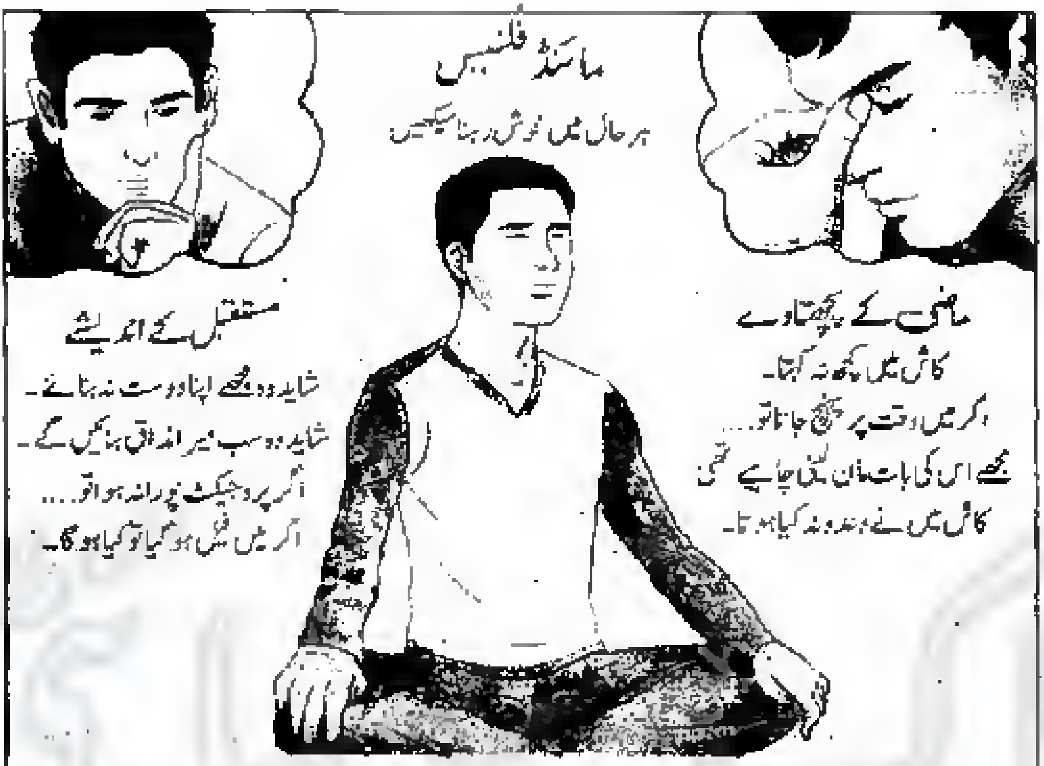

آج میں جئیں.... کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے۔ آنے والا کل ایک سراب ہے اور گزرا ہوا کل ماضی کی داستان اس سے یہ غلط فہمی نہیں ہونا چاہئے کہ ہم ماضی کی غلطیوں سے سبق نہ سیکھیں یا مستقبل کے مسائل سے نمٹنے کی تیاری نہ کریں۔ یہ دونوں کام ضروری ہیں۔ آج میں زندہ رہنے کا مطلب یہ ہے کہ آنے والے کل یا گزرے ہوئے کل کیلئے کسی قسم کا کوئی درد، فکر، تشویش، پریشانی، بے چینی اور اضطراب کا مظاہرہ نہ کریں۔

خوبصورت صبح ایک پیاری سی مسکان کے ساتھ۔ اب کوشش کیجئے کہ اس کا ساتھ کبھی نہ چھوٹے۔ جس لمحہ آپ کو احساس ہو کہ آپ پریشان ہو رہے ہیں یا کسی ذہنی دباؤ میں ہیں تین بار گہرے سانس لیجئے اور اس دوران اپنی مسکان کو برقرار رکھنے کی کوشش کیجئے۔

ایکسپرٹس کی رائے ہے کہ تھکاوٹ ہو یا پریشانی آپ کسی بھی وجہ سے مضطرب ہوں فطری طور پر آپ کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں ہونے لگتے ہیں۔

یہی وہ لمحات ہوتے ہیں جب آپ نے فوری طور پر ہونٹوں پر مسکان لانی ہے اور اسی طرح آدھی مسکراہٹ کے ساتھ تین گہرے سانس لینے ہیں۔

یاد رہے آپ نے اپنی سانس کے ہر مرحلے کو محسوس کرنا ہے۔ اس 😊 کا ساتھ بالکل بھی نہیں چھوڑنا۔ اپنی توجہ اپنی سانس کے آنے جانے پر مرکوز کر دینی ہے۔

(جاری ہے)

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY
READING Section

عقل حیران ہے....!
سائنس خاموش ہے....!

دلچسپ، عجیب و غریب اور حیرت انگیز واقعات و آثار
سائنس جن کی حقیقت سے آج تک پردہ نہ اٹھا سکی....

زندگی منطق کے بغیر تو گزر سکتی ہے۔ جذبات، احساسات اور وجدان کے بغیر نہیں....

پراسراریت میں انسان کی دلچسپی ازلی ہے اور ابد تک رہے گی۔ گو کہ پراسرار، مافوق الفطرت باتوں کی کوئی منطق نہیں ہوتی اور نہ سائنس کے مروجہ اصولوں سے انہیں ثابت کیا جا سکتا ہے لیکن عشق، محبت اور سچے خوابوں کی بھی تو کوئی عقلی توجیہہ یا آخر تک تشریح نہیں کی جا سکی۔ ان کا ہونا ہی ان کی سائنس ہے۔ عقل کی حدود میں انہیں سمیٹا نہیں جا سکتا۔ یہ سب بظاہر غیر عقلی، لیکن بھی لوازمات حیات ہیں۔

یوں تو سائنس نے انسان کے سامنے کائنات کے کئی حقائق کھول کر رکھ دیے ہیں لیکن ہمارے اردگرد اب بھی بہت سے ایسے راز پوشیدہ ہیں جن سے آج تک پردہ نہیں اٹھایا جا سکا ہے۔ آج بھی اس کرۂ ارض پر بہت سے عجیب و غریب واقعات رونما ہوتے ہیں۔ کئی آثار ایسے موجود ہیں جو صدیوں سے انسانی عقل کے لیے حیرت کا باعث بنے ہوئے ہیں، جن کے متعلق سائنس سوالیہ نشان بنی ہوئی ہے۔

OOPArt
Out of Place Artifact
ماضی کی ترقی یافتہ اقوام کی ایجادات

ایسی چیزیں جو شاید اپنے وقت سے ہزاروں برس پہلے ہی بنائی گئی تھیں

گزشتہ ماہ ہم نے آپ کو بتایا تھا کہ ماضی کی بعض دریافتیں ایسی بھی ہیں جو پراسرار معمے کی صورت اختیار کر گئی ہیں۔ ان دریافتوں کے متعلق ماہرین اور مؤرخین اتنا ہی کہتے ہیں کہ ان چیزوں کا تعلق کسی کے ان وقتوں میں اور اس مقام میں ہونا یقیناً باعث حیرت ہے۔ اسی لیے سائنسدانوں نے ان کو Out of Place Artifact مختصراً OOPArt کا نام دیا ہے۔ یعنی ایسی چیزیں جو شاید اپنے وقت سے ہزاروں برس پہلے ہی بنائی گئی تھیں۔ یہ oopart آج بھی سائنسدانوں کے لیے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کی وضاحت سائنس تاحال نہیں کر سکی ہے.... گزشتہ ماہ ہم نے وونچ اسکرپٹ، انتی کیتھرا میکنزم، بغداد بیٹری، اشوک لاٹ، ہاتھوں کے پانچ اور قدیم آسٹرولیب سائنس کے متعلق بتایا تھا۔ ایسے ہی چند مزید oopart کا ذکر ہم یہاں کر رہے ہیں۔ جو دنیا کے لیے انتہائی پراسرار معمہ بنے ہوئے ہیں اور جن کے راز سے اب تک پردہ نہیں اٹھ پایا۔

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | PAKSOCIETY

آپ میں سے اکثر لوگوں نے 2008 میں ریلیز ہونے والی مشہور فلم "انڈیانا جونز اینڈ دی کنگڈم آف دی کرسٹل اسکل" ضرور دیکھی ہوگی، جس میں فلم کا ہیرو ایک کرسٹل سے بنی کھوپڑی کے راز سے پردہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے جو کسی دوسری دنیا کی تہذیب سے تعلق رکھتی ہے۔ لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ حقیقت میں ایسی کرسٹل کی کھوپڑی برٹش میوزیم میں موجود ہے۔

کرسٹل اسکل Crystal Skull یعنی ایک انسانی کھوپڑی جسے کوارٹز quartz یعنی شفاف کرسٹل سے بنایا گیا تھا۔ اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ اسے کس نے بنایا؟... کیوں بنایا؟... اور کب بنایا؟...

انسانی کھوپڑی کو آج بھی خطرہ، خوف کی علامت کے طور پر ہی دیکھا جاتا ہے لیکن جس کھوپڑی کی بات ہم آج کر رہے ہیں وہ خوبصورتی کی حیرت انگیز مثال ہے۔ 1927ء میں یہ کھوپڑی وسطی امریکہ کی ہونڈوراز ریاست سے دریافت ہوئی تھی۔ اسے دریافت کرنے والوں کا ماننا تھا کہ

برٹش میوزیم میں رکھی ہوئی کرسٹل اسکل

اس کھوپڑی کا تعلق قدیم پری کولمبین تہذیب ازٹک اور مایا کے لوگوں سے ہے۔ لیکن سائنسی مطالعہ کے لئے فراہم کردہ نمونوں میں سے کسی بھی طرح اس کا تعلق پری کولمبین دور سے ثابت نہیں کیا جا سکا۔ کیونکہ ازٹک اور مایا سے دریافت ہونے والے مجسموں اور ماسک میں اس طرح کے کرسٹل استعمال نہیں ہوئے۔ اگر انہیں مایا تہذیب نے نہیں بنایا تو پھر کس نے بنایا۔ بعض لوگوں کا ماننا ہے کہ شاید انہیں ایلین یعنی دوسری دنیا سے آئی مخلوق نے بنایا ہے۔ کیونکہ جس طرح سے اس کھوپڑی کو بنایا گیا ہے وہ اس دور کی ٹیکنالوجی کے لیے ممکن نہیں تھی۔ کیونکہ اگر ہم اس کی ساخت پر نظر ڈالیں تو بڑی خوبصورتی سے تخلیق کیا گیا ہے کہ جسے ہم آج کے جدید ٹیکنالوجی سے بھی شاید نہیں بنا سکتے۔

اس کرسٹل اسکل کی دریافت کی شہرت جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور اس طرح سے کئی جعلی کرسٹل اسکل دریافت ہونے کے دعوے کیے جانے لگے لیکن سائنسی تجزیوں نے جلد سب کو جعلی قرار دے دیا گیا، تاہم اصل "کرسٹل اسکل" آج بھی برٹش میوزیم کی زینت بنا ہوا ہے۔ لیکن کرسٹل کی یہ کھوپڑی آج بھی ریسرچرز کے لئے حیران کن ہے کہ ہزاروں صدیوں پہلے کس ٹیکنالوجی کے ذریعے کرسٹل کو اس انداز میں ڈھالا گیا تھا۔

ایک اور حیرت انگیز دریافت ہرن کی کھال پر بنا ہوا ایک نقشہ ہے جو 1513ء میں ترکی بحریہ کے ایڈمرل پیری رئیس Piri Reis سے منسوب ہے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

اور توپ کاپی میوزیم (ترکی) سے ملا تھا۔ یوں تو ہم پیری ریئس کے نقشے کے متعلق تفصیلی مضمون چند ماہ قبل روحانی ڈائجسٹ میں شائع کر چکے ہیں مگر چونکہ ماہرین اس نقشے کو بھی Ooparts میں شمار کرتے ہیں اس لیے مختصراً اس کا تذکرہ ہم یہاں کر دیتے ہیں۔

اس نقشے کو دیکھ کر بظاہر ایسا لگتا تھا کہ جیسے یہ کوئی عام سا نقشہ ہے جسے کسی عرب سیاح نے بنایا ہوگا۔ 1900ء کی دہائی میں امریکی کارٹوگرافر اسے ایک ماہر A.H.Murray کی طرف بھیج دیا۔ اس نقشے کو امریکہ سے نیوی کارٹوگرافر اور فیڈرل کے پاس لے گیا۔ جہاں اس نقشے کو گلوب پر منتقل کیا گیا۔ کارٹوگرافر یہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے کہ چار سو سال قبل تیار ہونے والے اس نقشے میں نا صرف سمندروں اور براعظموں کی حدیں جدید نقشے سے ملتی جلتی ہیں بلکہ اس نقشے میں دکھائے گئے جزیرے اور پہاڑی سلسلے بھی آج ٹھیک اسی جگہ موجود ہیں۔ یہاں تک کہ اس میں قطب شمالی کو بھی واضح طور پر دکھایا گیا ہے۔

1960ء میں پروفیسر چارلس ایچ ہیپ گڈ Charles H. Hapgood نے اپنی کتاب میپ آف دی اینشینٹ سی کنگز Map of Ancient Kings میں تحریر کیا تھا:

"اس قدیم نقشے میں نا صرف امریکہ اور افریقہ کا ہو بہو نقشہ موجود ہے بلکہ اس نقشے میں پرنس مارتھا کوسٹ پر کوئین ماؤ ڈ لینڈ جزیرے کو بھی دکھایا گیا ہے جو آج سے دس ہزار برس قبل یہاں موجود تھا۔ آج اس جزیرہ پر برف سے ڈھکا انٹارکٹیکا موجود ہے۔"

چارلس ہیپ گڈ ایک انکشاف یہ بھی کرتے ہیں کہ اگر کوئی جہاز قاہرہ (مصر) سے اتنی بلندی پر جائے کہ اس کے کیمرے کے سامنے چھ ہزار میل نصف قطر کی حد تک آجائے تو اس صورت میں کیمرے سے جو تصویر کھینچی جائے گی، وہ اس نقشے کا ہو بہو عکس ہوگی۔

اگر بات قدیم دور میں فضاؤں پر دسترس کی ہو رہی ہے تو اس ضمن میں چند اور دلچسپ باتیں بھی ملتی ہیں۔ مختلف کتابوں سے ماضی میں ہوائی جہازوں کے استعمال کی واضح تفصیلات ملتی ہیں، اٹلانٹس میں انہیں ویلکسی Vailixi کہتے تھے اور ہندو تہذیب میں انہیں یمان vimaana کہا جاتا تھا۔ جس کے معنی اڑنے والی رتھ کے ہیں۔۔۔ یوں تو ان جہازوں کا تذکرہ مختلف تحریری طور پر ہی ملتا ہے مگر مصر اور وسطی امریکہ سے ہوائی جہاز کے ماڈل دریافت ہوئے ہیں۔ جن سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ لوگ اس طرح کی

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

مصر اور وسطی امریکہ سے دریافت ہونے والے ہوائی جہاز کے ماڈل۔

ٹیکنالوجی سے واقف تھے۔

مصر سے دریافت ہونے والے ہوائی جہاز کے دو ماڈل جن کے بارے میں روایت مشہور ہے کہ یہ کسی دیوتا نے آسمان سے آکر بادشاہ وقت کی خدمت میں پیش کیے۔ یہ ماڈل آج بھی مصر کے میوزیم میں موجود ہیں۔ 1898ء میں سقارہ کے ایک مقبرے پادری ایلکن Padi-Imen سے دریافت ہونے والے لکڑی سے بنے ہوئے جہاز کے ماڈل کی لمبائی 5.6 انچ اور پروں کا سائز 7.2 انچ ہے اور وزن 10.5 اونس ہے۔ اسی طرح وسطی امریکہ کے ہزاروں برس پرانے ایک مقبرے سے بھی سونے سے بنے ہوئے ہوائی جہازوں کے ماڈل دریافت ہوئے ہیں۔

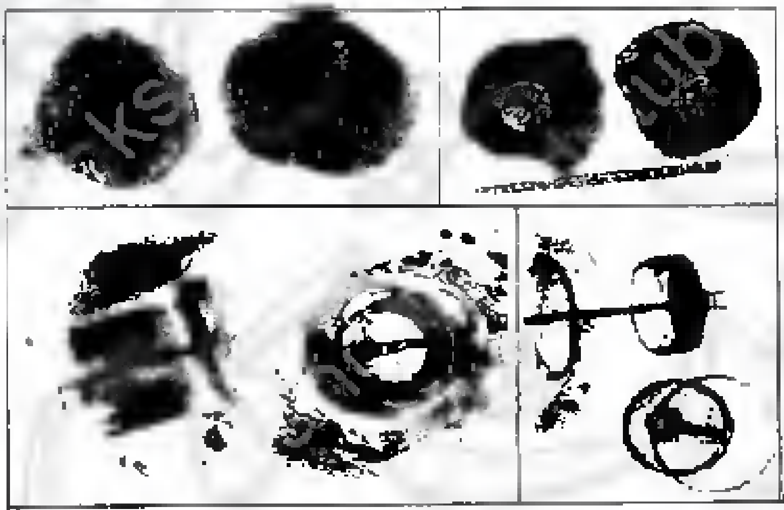

کوسو سے دریافت ہونے والا اسپارک پلگ

...قدیم اسپارک پلگ

امریکی ریاست کیلیفورنیا میں کوسو Coso پہاڑی سلسلے کے قریب 13 فروری 1961ء کو 4300 فٹ کی بلندی پر ایک ایسا ڈول نما پتھر ملا جس کی سطح اندر سے بے حد چکنی اور ہموار تھی گویا کہ شیشہ پگھلا کر پالش کر دیا گیا ہو۔ اس کے باہر کیڑے مکوڑوں کے خول چپکے ہوئے تھے جو عام طور پر سمندر میں پائے جاتے ہیں۔ ماہرین نے اس کی عمر کا اندازہ کئی ملین سال بتایا ہے۔

اس پتھر کو بڑی احتیاط سے کاٹنے کی کوشش کی گئی، لیکن یہ اتنا سخت ثابت ہوا کہ ہیرا کاٹنے کی دس انچ کی آری بھی بیکار ہو گئی اور جب اس کا تجزیہ کیا تو

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

معلوم ہوا کہ یہ ایک اسپارک پلگ Spark Plug کی طرح ہے۔ اس کے اندر چمکدار ستون اور تانبے کے تاروں کا سلسلہ بھی برآمد ہوا۔ لیکن اب تک معلوم نہیں ہو سکا کہ اس کو بنانے میں کون سی دھات استعمال کی گئی تھی اور اس پر جو پالش کیا گیا ہے وہ کس آمیزے سے تیار ہوا ہے۔

عجیب دھات

1851ء میں امریکہ کے شہر میساچوسٹس کے قریب Dorchester میں کھدائی کے دوران پندرہ فیٹ نیچے سے ایک پتھر کی چٹان برآمد ہوئی۔ یہ کھدائی ایک غیر سائنسی ضرورت کے تحت کی گئی تھی اور یہ بھی محض اتفاق ہے کہ اس چٹان کو توڑنے کی ضرورت بھی محسوس کی گئی۔ اس کو توڑنے پر اس کے اندر سے دھات کی بنی ہوئی ایک پیالہ نما کوئی چیز برآمد ہوئی جس کے ٹکڑے احتیاط کے ساتھ جوڑے گئے تو ماہر آثار قدیمہ کے ماہرین انگشت بدنداں رہ گئے کیونکہ اس ٹھوس چٹان کی عمر کوئی ملین سال بتائی جاتی ہے۔ اس دھات کی بنی ہوئی چیز نے ایک ایسی گھنٹی کا روپ دھار لیا جو عام طور سے مندروں یا گرجاؤں میں کام آتی ہے۔ یہ نیچے سے ساڑھے چھ انچ چوڑی، ساڑھے چار انچ لمبی اور اوپر کی طرف بتدریج کم ہوتی ہوئی ڈھائی انچ چوڑائی پر ختم ہو جاتی ہے۔ اوپر سے اس کی موٹائی 1.8 انچ ہے اور اس کا رنگ زنک سے ملتا جلتا ہے۔ ایسے آمیزے سے جس میں چاندی کا عنصر غالب ہے۔ ایک طرف نہایت حسین پھولوں کا گلدستہ چاندی کے تاروں سے بنا ہوا ہے جس میں چھ پھول نمایاں ہیں۔ اس کے کناروں پر چاندی کے تاروں سے خوبصورت بیل بوٹے نقش تھے۔

چٹان سے برآمد ہونے والی گھنٹی

یہ برتن اس چٹان میں کس طرح سمایا گیا، چٹان چاروں طرف سے ٹھوس اور بند تھی۔ اس چٹان کے ایک ایک ذرہ کا بغور جائزہ لیا گیا مگر کوئی قابل ذکر بات سامنے نہیں آئی کہ اس کا تعلق کس تہذیب سے ہے۔ ایک حیرت انگیز بات یہ بھی ہے کہ سائنسدان اب تک یہ پتہ نہیں لگا سکے کہ یہ برتن کس دھات کا بنا ہوا ہے۔

[illegible]

1993ء کو چین کے یکژن Yix-ing شہر کے مقام پر جنرل چاؤ چو Zhou Chu کے مقبرے سے الومنیم کی ایک بیلٹ برآمد ہوئی۔ چاؤ چو 265ء سے 316ء تک چین کی جن سلطنت کا جنرل تھا۔ گویا یہ مقبرہ 1700 برس پرانا ہے۔

حالانکہ الومنیم 1803ء میں دریافت ہوا اور اسے خالص حالت میں لانے کے لئے مزید 51 سال کا عرصہ لگ گیا کیونکہ اس کام کے لئے 1950 ڈگری سینٹی گریڈ سے زیادہ درجہ حرارت درکار ہوتا ہے۔ 1854ء سے قبل تک ایلومنیم سے بنی اشیاء کا تصور نہیں کیا جا سکتا تھا۔ پھر تقریباً دو ہزار برس قبل چین میں اس دھات کا بیلٹ کس نے بنایا ہوگا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

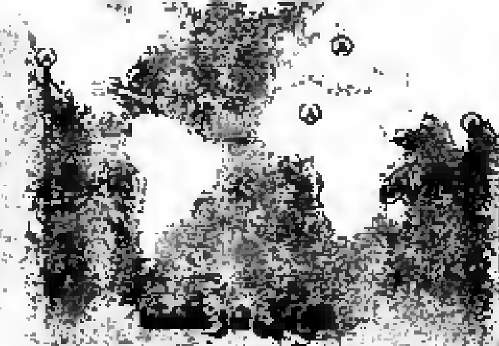

عجیب و غریب

دنیا بھر میں رونما ہونے والے دلچسپ اور عجیب واقعات

دنیا کے چند عجیب و غریب درخت

قدرت نے کئی قسم کے درخت پودے پیدا کیے ہیں۔ درخت اور پودے ہماری زندگی اور ماحول کا ایک لازمی حصہ ہیں۔ یہاں ہم تذکرہ کر رہے ہیں کچھ ایسے درختوں کا جو اپنے انوکھے پن کے لیے جانے جاتے ہیں۔

درختوں کی دنیا بھی انتہائی عجیب ہے۔ یہ ہمیں قدرت میں الجھا دیتی ہے۔ اس زمین پر درختوں کی ہزاروں انواع ہیں۔ یوں تو ہر درخت اور پودا قدرت کا ایک شاہکار ہے، کچھ درخت ایسے ہیں، جو دنیا میں اپنی عجیب شناخت کے لیے سب سے زیادہ جانے جاتے ہیں۔ زمین پر کچھ درخت ہزاروں سال پرانے ہیں اور آج بھی پوری مضبوطی کے ساتھ کھڑے ہیں۔ کچھ ایسے ہی عجیب درختوں کا ذکر ہم یہاں کر رہے ہیں۔ یہ درخت نہ تو جادوئی ہیں اور نہ پراسرار، مگر ہاں یہ درخت عجیب ضرور ہیں، اور اپنی اس عجیب خصوصیت کی وجہ سے ہی یہ دنیا کے مشہور ہیں۔

تقریباً 30 میٹر اونچے اور تقریباً 11 میٹر وسیع منفرد خدوخال رکھنے والے بوباب (Baobab) درختوں کا مسکن زیادہ تر جزائر مڈغاسکر، براعظم افریقہ اور مغربی آسٹریلیا کے خشک اور نیم صحرائی علاقے ہیں۔ بوباب درخت کی سب سے بڑی شناخت اس کا الٹا نظر آنا ہے۔ اس کو دیکھنے پر احساس ہوتا ہے کہ گویا درخت کی جڑیں اوپر اور تنے نیچے ہوں۔ اس درخت پر سال کے چھ ماہ پتے لگے رہتے ہیں اور باقی چھ ماہ یہ درخت ایک تنے کی مانند دکھائی دیتا ہے۔ بوباب دراصل عربی لفظ "ابو حباب" سے ہے جس کا مطلب ہے بہت بیجوں والا درخت۔ بوباب کا نباتاتی نام Adansonia grandidieri ہے۔ اسے اردو میں گورکھ املی بھی کہتے ہیں۔ بوباب کے دیگر عام ناموں میں بندر روٹی کا درخت، الٹا درخت وغیرہ شامل ہیں۔ اس درخت کے خاندان کے دیگر ارکان میں پٹ سن، کپاس، بھنڈی اور کوکو اس وغیرہ مشہور ہیں۔ جزائر مڈغاسکر کے قومی درخت کی حیثیت رکھنے والے بوباب درختوں کو Trees Bottle بھی کہا جاتا ہے جو ان کے مناسب طریقے سے پانی چھپاتے ہوئے درخت کے وسیع تنے میں لگ بھگ ایک لاکھ بیس ہزار لیٹر پانی تک

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

کرنے کی استعداد ہوتی ہے درخت کی اونچائی سو فٹ تک مشاہدہ کی گئی ہے تمام ماہرین کے لئے بیو باب درختوں کی عمر کا اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے کیونکہ ان کے تنوں میں درخت کی عمر کا اندازہ لگانے والے روایتی دائرے نہیں پائے جاتے۔

بتایا جاتا ہے کہ یہاں واقع کچھ بیو باب درخت بہت پرانے ہیں، بعض درخت دو سو برس قبل سے ہی یہاں کھڑے ہیں۔ ایسا ہی اس نسل کا ایک منفرد درخت Teapot baobab ہے جو افیتی Ifaty شہر کے قریب واقع ہے۔ اس کے مرکزی تنے سے ایک تنا ابھرا ہوا تھا اسی وجہ سے اس کا نام ٹی پاٹ پڑا۔ اس کی عمر 1200 سال کی عمر بتایا جاتا ہے۔ ماہرین کے مطابق اس میں ایک لاکھ 17 ہزار 348 لیٹر پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت ہے۔ اس نسل کے کچھ اور درخت یہاں ہیں، جن کی لمبائی 80 میٹر اور تنے کی چوڑائی 25 میٹر تک ہے۔ ان درختوں میں کدو سے مشابہ ایک قسم کا پھل بھی پیدا ہوتا ہے جو بندروں کی غذا ہے۔ اس کے علاوہ براعظم افریقہ کے دور افتادہ علاقوں میں بیو باب درختوں کے چند دلچسپ استعمال دیکھنے میں آتے ہیں جن میں کھوکھلے تنوں میں بیت الخلاء، حمام اور جیل وغیرہ کی موجودگی شامل ہے۔

بل کھایا ہوا جنگل

پولینڈ کے شمال مغربی علاقے گریفینو Gryfino کے جنگل میں پائن (دیودار) کے ایسے درخت ہیں جو اپنی حیرت انگیز شکل کے لئے مشہور ہیں۔ اس جنگل کو کروکڈ فاریسٹ Crooked Forest یعنی بل کھایا ہوا جنگل کہتے ہیں۔ اس جنگل میں پائن (دیودار) کے درختوں کو 1930ء میں لگایا گیا تھا۔ دنیا بھر میں

عام طور پر دیودار کے درخت ہموار اور سیدھے بڑھتے ہیں، لیکن گریفینو کے جنگل میں ایک خاص سائز میں یہ درخت اگے ہیں اور 90 ڈگری موڑ لئے ہوئے ہیں۔ ایسی صورتحال زمین کے کسی بھی جنگل میں دیکھنے کو نہیں ملتی ہے۔ یہاں کے ان تمام درختوں کے تنے شمال کی طرف بڑھتے ہوئے ہیں۔ ان درختوں کے مڑے ہوئے تنے کی شکل آخر کس وجہ سے بنی اس بارے میں کوئی نہیں جانتا۔

ڈریگن خونی درخت

دنیا کا سب سے زیادہ مشہور اور مخصوص ڈریگن درخت افریقہ کے شمالی مغربی کنارے پر کیٹری اور Zarguably Socotra جزائر اور یمن میں پایا جاتا ہے۔ اس درخت کی بنیاد وسیع، درمیانی حصہ پتلا اور اوپر کا حصہ کسی چھتری کی طرح ہوتا ہے۔ یہ حصہ ایسا لگتا ہے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

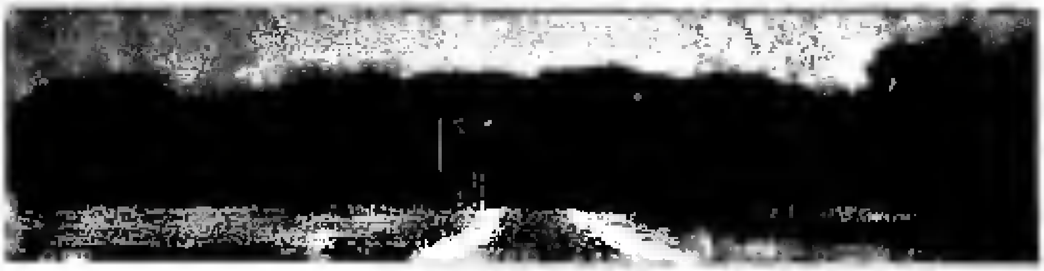

کہ سینکڑوں تنے ایک ساتھ جڑ گئے ہیں۔ اسے خونی درخت کہا جاتا ہے، کیونکہ جب اسے کاٹا جاتا ہے تو اس میں سے خون کی طرح سرخ رنگ کا رس نکلتا ہے۔ اس پودے کا نام اس کے گہرے سرخ رنگت پر ڈریگن بلڈ (ڈریگن کا خون) رکھا گیا ہے جانا جاتا ہے۔

طویل سائبان والا برگد

ایک درخت جو چار ایکڑ زمین پر پھیلا ہوا ہے۔

عظیم برگد The Great Banyan انڈیا کے شہر کلکتہ کے دریائے "ہاوڑا" کے ساتھ واقع باٹانی

گارڈن میں پھیلا ہوا ہے جو تین رقبے پر مشتمل ہے۔ یہ درخت قدرت کا شاہکار ہے۔ دو سو سال پرانا درخت اپنے سائبان (Canopy) یا چھاؤں کے پھیلاؤ کے باعث دنیا کا سب سے زیادہ رقبے پر پھیلا درخت ہے۔ جس کی شاخوں اور ان پر جڑی ہوئی ہوائی جڑوں کے باعث درخت ایک چھوٹا سا جنگل نظر آتا ہے۔ درخت کا کل پھیلاؤ چار ایکڑ ہے جبکہ اس کے موجودہ سائبان کا قطر تقریباً ایک سو میٹر کے لگ بھگ ہے۔ درخت کا پھیلاؤ مسلسل بڑھتا جا رہا ہے جو دیکھنے والے کو مبہوت کر دیتا ہے۔ سائبان ایک دوسرے میں مدغم چھوٹی بڑی شاخوں اور ان کے ساتھ تقریباً 2,880 لٹکتی جڑوں پر مشتمل ہے جن میں سے اکثر جڑیں زمین تک پہنچی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ درخت کے گرد 330 میٹر کی دائروی سڑک بچھائی گئی ہے۔

طویل قامت درخت

شمالی کیلیفورنیا کے ریڈ ووڈ نیشنل پارک میں موجود ہائپرون Hyperion کا یہ درخت جنگلوں میں بلکہ دنیا میں سب سے قد آور جاندار ہے۔ ہائپرون "سرو" نسل کے اس درخت کا نام ہے جسے 380 فٹ کی اونچائی کے ساتھ دنیا کے سب سے طویل قامت درخت کا اعزاز حاصل ہے۔ یونانی زبان میں ہائپرون کے معنی "سب سے بلند" ہیں۔ اس درخت میں 18,600 کیوبک فٹ لکڑی ہے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

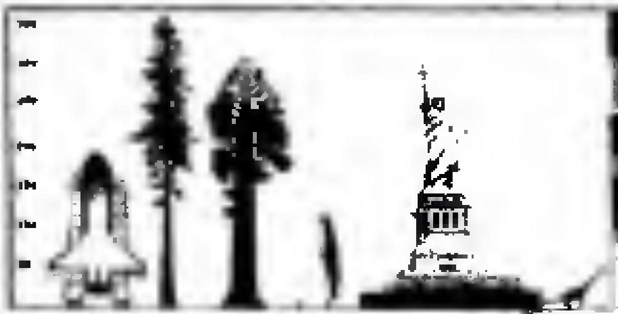

سب سے جسیم درخت

کیلیفورنیا کے جنگل میں بہت قد آور اور حجم والے بڑھنے والے چیڑ کی قسم کے درخت پائے جاتے ہیں۔ انہی میں ضخامت اور حجم کے لحاظ سے "سکویا" نسل کا Giant Sequoia دنیا کا سب سے جسیم اور بھاری بھرکم درخت ہے۔ جسے General Sherman بھی کہا جاتا ہے۔ درخت کا نام ایک امریکی جنرل کی یاد میں رکھا گیا ہے۔ تقریباً ڈھائی ہزار برس پرانا یہ درخت کیلیفورنیا کے جنگلات سکویا نیشنل پارک میں موجود ہے۔ درخت کی اونچائی 275 فٹ ہے جبکہ اس کا حجم 1487 مکعب میٹر ہے۔ زمین کے ساتھ تنے کا گھیراؤ 102 فٹ ہے۔ اب تک درخت کا مکمل وزن نہیں کیا جا سکا ہے۔ ماہرین کے مطابق درخت میں سالانہ اوسطاً سو فٹ طویل درخت کے برابر لکڑی کا اضافہ ہو رہا ہے۔

صحرا میں اکیلا زندہ درخت

مشرقِ وسطیٰ کے ملک بحرین کے تپتے صحرا میں پہاڑی مقام جبل دخان سے دو کلو میٹر دور ریت پر اکیلا کھڑا نظر آنے والا درخت تقریباً چار سو برس پرانا ہے۔ یہ سرسبز درخت کس طرح پانی حاصل کرتا ہے ابھی تک ایک معمہ راز ہے کیونکہ درخت کے اطراف میں خشک صحرائی ریت کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ اس کی طویل جڑیں شاید زیر زمین پانی تک پہنچ جاتی ہیں۔ پانی کی عدم دستیابی کے باوجود اپنے وجود کو قائم رکھنے کی بنا پر اس سرسبز درخت کو شجرِ حیات یا زندہ درخت کہا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے یہ درخت اس دور سے

اور تنہا صحرا میں زندہ کھڑا ہے۔

افریقی ملک نائجر کے جنوب مشرق میں صحرائے صحارا کے علاقے Tenere میں واقع کیکر کے درخت کو بھی کرۂ ارض کا سب سے تنہا درخت کہا جاتا تھا۔ درخت کے اردگرد 200 کلومیٹر کے دائرے میں کوئی دوسرا درخت نہیں تھا۔ بدقسمتی سے ایک گاڑی کی ٹکر سے درخت گر چکا ہے۔ مردہ درخت کو نائجر کے قومی عجائب گھر میں محفوظ کرلیا گیا ہے جبکہ صحرا میں علامتی طور پر درخت کی اصل جگہ دھاتی درخت لگا دیا گیا ہے۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پاکستان کے تمام مسائل کا واحد حل

اسد جلیل

پاکستان میں محب وطن لوگوں کی کمی نہیں ہے۔ وہ سوتے جاگتے، کھاتے پیتے ہر وقت پاکستان کو درپیش مسائل کے بارے میں سوچ سوچ کر کڑھتے رہتے ہیں۔ وہ محب وطن چونکہ سیاستدان اور دانشور قسم کے لوگ نہیں ہوتے اس لیے پاکستان کو درپیش مسائل کے بارے میں سوچ سوچ کر صرف کڑھتے رہتے ہیں اور کڑھتے رہنے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے۔ مگر پاکستان میں خوش قسمتی سے چند ایسے سیاستدان، محب وطن، دانشور موجود ہیں جو کڑھنے کے علاوہ پاکستان کو درپیش مسائل کا کوئی حل تلاش کرنے کی جستجو میں لگے رہتے ہیں۔

میں محب وطن ہوں مگر میں سیانا نہیں ہوں۔ اس لیے پاکستان میں مسائل کے انبار دیکھ کر صرف کڑھتا رہتا ہوں۔

مجھ میں نہ سمجھ ہے اور نہ ہی فرصت ہے اس لیے میں مسائل کے حل کے لیے سوچ نہیں سکتا۔ اللہ سائیں کے خاص بندے سوچ سکتے ہیں باقی خواص کر سکتے ہیں۔

میں خواص کہتا ہوں اور مسائل کے حل کے بجائے صرف مسائل کے بارے میں سوچتا رہتا ہوں۔ سوچتے سوچتے پریشان ہو جاتا ہوں۔ پھر ان ہونے کے بعد سر درد سے پریشان ہوتا ہوں۔ پھر جب نیند کے قابل ہوتا ہوں تب اٹھ کر بیٹھ جاتا ہوں اور پھر سے پاکستان کو درپیش مسائل کے بارے میں سوچنے لگتا ہوں۔ میں چونکہ محب وطن ہوں اس لیے پاکستان کو درپیش مسائل کے بارے میں سوچتا ہوں۔ ورنہ میرے پاس کھانے، پینے اور جینے کے لیے اللہ کا دیا بہت کچھ ہے۔ میں آسانی سے پاکستان کے مسائل کو نظر انداز کر سکتا تھا اور کر سکتا ہوں! لیکن نہیں ہرگز نہیں! میں محب وطن ہوں۔ مانا کہ میرے پاس پاکستان کو درپیش مسائل کا حل نہیں ہے، لیکن میں پاکستان کے مسائل کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ پاکستان کے مسائل سے آنکھیں نہیں پھیر سکتا بلکہ آنکھیں نہیں چرا سکتا۔

آپ یقین نہیں کریں گے۔ میں نے بارہا اللہ سائیں سے گڑگڑا کر کہا ہے اللہ سائیں آپ نے میرے کندھوں پر مجھے ایک عمدہ سر عطا کیا ہے۔ میرے سر میں ایک عمدہ بھیجا جوڑ دیا ہے۔ اس بھیجے میں اگر تھوڑی سی دانائی ڈال دیتے تو آپ کا کیا جاتا؟

ایک رات خواب میں میں نے ایک بزرگ کو دیکھا۔ انہوں نے کہا! آسمانوں پر تجویز ہوئی کہ تمہاری کھوپڑی میں بھیجے کے بجائے چڑیا کا گھونسلا ڈال دیا جائے۔ مگر تم کو اس تجویز پر عمل روک دیا گیا۔ پاکستان کو درپیش مسائل کے بارے میں تو صرف باخبر ہو گا، وہ ان مسائل کا حل نکالنا تیرے بس کی بات نہیں ہے۔ اللہ سائیں نے یہ کام چند دانا اور سیانوں کو سونپ دیا ہے۔

عام طور پر کہا جاتا ہے، مانا جاتا ہے کہ خواب کی تعبیر تو غلط نکلتی ہے یا الٹی نکلتی ہے۔ مگر میرے خواب کی تعبیر نے مجھے حیرت میں ڈال دیا ہے۔ اللہ سائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY
READING Section

ایسے ہی کسی کو اعلیٰ مقصد کے حصول کے لئے مامور نہیں کرتا۔ پاکستان کو درپیش بے شمار مسائل کا حل خدا کے نیک بندوں نے ڈھونڈ نکالا ہے۔ کمال کی بات یہ ہے کہ اللہ کے نیک بندوں نے ایسا ایک حل ڈھونڈ نکالا ہے جس پر عمل کرنے سے پاکستان کو درپیش تمام مسائل حل ہو جائیں گے۔ وہ ایک حل تمام برائیوں کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیگا۔ تصور میں بھوں کے ساتھ ہونے والے جرائم پھر کبھی نہیں ہونگے۔ چپراسی سے لیکر اعلیٰ ترین عہدوں پر براجمان افسران اور حکمران رشوت نہیں لیں گے، ہیرا پھیری کر کے خزانہ خالی نہیں کریں گے۔ اربوں روپے کے فنڈ ہڑپ نہیں کریں گے۔ غریبوں سے ملنے والی امداد سے عرب ریاستوں اور دوسرے ممالک میں املاک نہیں خریدیں گے۔

میں کیا بتاؤں آپ کو! وہ حل پاکستان کو درپیش مسائل کا صرف حل ہی نہیں، وہ حسن الدین کا چراغ ہے۔ کوئی آپ سے بھتہ نہیں لے گا۔ اغوا برائے تاوان نہیں ہونگے۔ ڈاکے نہیں پڑیں گے۔ سرکاری اور غیر سرکاری املاک پر قبضہ کرنے والوں کا قلع قمع ہو جائے گا۔ چھینا جھپٹی نہیں ہوگی۔ کسی چوراہے پر کوئی آپ سے آپ کا پرس، اور موبائل فون نہیں چھینے گا۔ آپ کے بچے ہنستے کھیلتے اسکول جائیں گے اور ہنستے کھیلتے اسکول سے واپس آئیں گے۔ وہ غائب نہیں ہونگے۔ ان کے سر میں گولی لگی ہوئی نہیں ہوگی۔ یہ جو آپ آئے دن گھوسٹ، گم اور بند اسکولوں کی کہانیاں سنتے ہیں، پھر نہیں سنیں گے۔ تب تمام کے اسکول ہونگے، کھلے ہوئے ہونگے، اچھے ٹیچر ہونگے، اچھی پڑھائی ہو رہی ہوگی۔ پاکستان کے تمام بچے اسکول جا رہے ہوں گے۔

ایسا کچھ غیر معمولی ہے اس حل میں کہ ہر آدمی آسمان کو چھونے لگیں گی۔ ملک کی اقتصادی ترقی کو چار چاند لگ جائیں گے۔ عوام کے ہاتھوں میں دولت کی ریل پیل ہوگی۔ بیروزگاری دور ہو جائے گی۔ غربت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ تب پاکستان کا شمار ایسے ممالک میں ہونے لگے گا جو امداد لیتے نہیں، بلکہ دنیا کے مفلس ممالک کو امداد دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ اقوام متحدہ، ورلڈ بینک، ایشین ڈیولپمنٹ بینک، آئی ایم ایف کی مالی مدد کرتے ہیں۔

آپ گھبرائیں مت۔ حل پیچیدہ نہیں ہے۔ بہت آسان ہے۔ حسن الدین کے چراغ جیسا حل یوں ہے: ملک سے انگریزی کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیجئے۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔

ہے نا آسان حل؟ تو بسم اللہ کیجئے آج سے، بلکہ ابھی سے۔ درسگاہوں میں مضامین انگریزی میں پڑھانے پر پابندی لگا دیجئے۔

ملک کے تمام ریلوے اسٹیشنوں اور ایئرپورٹس پر انگریزی میں لکھے ہوئے نام اور آمد و روانگی کے نوٹس مٹا دیجئے۔

ملک میں چلنے والی موٹر گاڑیوں کے کاغذات اور نمبر پلیٹ ہرگز انگریزی میں لکھی ہوئی نہ ہوں۔

انگریزی میں لکھے ہوئے پاسپورٹ کا بائیکاٹ کر دیں۔

دکانوں اور کاروباری مراکز اور سرکاری عمارات پر انگریزی میں لکھے ہوئے نام نوچ ڈالیں۔

کرنسی نوٹس پر جہاں جہاں انگریزی میں عبارت نظر آئے اسے مٹا دو اور ایسے نوٹ لینے اور دینے سے انکار کر دو۔

☆☆☆

سندھی زبان کے کہانی نویس، نثر نویس، کالم نگار اور ڈرامہ نگار

امر جلیل 1936ء تا حیات

امر جلیل، سندھی اور اردو زبان کے مشہور کہانی نویس، نثر نویس، کالم نگار اور ٹی وی ڈرامہ نگار ہیں۔ امر جلیل 8 نومبر 1936ء کو سندھ کے شہر روہڑی میں پیدا ہوئے۔ آپ کا اصل نام قاضی عبدالجلیل ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم کراچی کے رتن تلاؤ پرائمری اسکول سے حاصل کی اور نوابشاہ سے بی اے کیا پھر جامعہ کراچی سے اقتصادیات اور جنرل ہسٹری میں ایم اے کیا۔

لڑکپن ہی سے انہیں ادب سے خصوصی لگاؤ تھا۔ 1956ء میں ان کی پہلی کہانی "اندر" شائع ہوئی۔ 1963ء میں ان کا اسٹیج ڈرامہ "انسان" نیشنل تھیٹر کراچی میں پیش کیا گیا۔ آپ نے ریڈیو کے لیے بھی ڈرامے لکھے۔ آپ کا پہلا ڈرامہ دریاه بوتي داڪهن 1967ء میں ریڈیو پاکستان حیدرآباد سے ٹیلی کاسٹ ہوا۔ 1968ء میں انہوں نے قلم کی کہانی لکھی جمهوري جام نماچي کے نام سے مشہور ہوئی۔

1972ء سے آپ نے اخبارات میں کالم نگاری شروع کی۔ ان کا پہلا سندھی کالم تنهنجون منهنجون ڳالهيون (تمہاری ہماری باتیں) روزنامہ ہلال پاکستان میں شائع ہوا۔ اس کے بعد ان کے کالموں کے کئی مجموعے شائع ہوئے۔ انہوں نے سندھی کہانیاں اور افسانے لکھنا شروع کیے جن کے کئی قابلِ ذکر مجموعے شائع ہوئے تھے۔ اس کے بعد آپ نے ریڈیو پاکستان کراچی سے بطور ریجنل منیجر منسلک ہو گئے۔ لیکن اپنی انقلابی تحریروں کی وجہ سے انہیں اس ملازمت سے مستعفی ہونا پڑا۔ آپ نے سندھی اور اردو زبان میں ٹی وی چینلز کے لیے بے شمار ڈرامے تحریر کیے۔ پھر آپ اسلام آباد منتقل ہو گئے اور علامہ اقبال یونیورسٹی کے انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشنل ٹیکنالوجی کے بانی ڈائریکٹر بنے۔ آپ کچھ عرصہ اس یونیورسٹی کے وائس چانسلر بھی رہے۔

1997ء میں آپ سندھ ٹیکسٹ بک اتھارٹی کے چیئرمین بنے اور بعد میں اتھارٹی کے بورڈ آف گورنرز کے ممبر بنے۔ طنزیہ اور مزاحیہ پیرائے میں خامیوں کی نشاندہی اور اصلاح کی کوشش امر جلیل کی تحریروں کی ایک منفرد خصوصیت ہے۔ زیرِ نظر تحریر روزنامہ جنگ میں شائع ہونے والے امر جلیل کے دو کالموں کی تلخیص ہے۔

جب کبھی کوئی تحریک چلتی ہے، رنگ لاتی ہے۔ اب جو انگریزی کو پاکستان سے نکالنے کی تحریک چلی ہے وہ تحریک عنقریب انگریزی کو جڑ سے اکھاڑ کر مادرِ وطن سے بہت دور سات سمندروں میں ڈبو دے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

مجھے حیرت ہے کہ پاکستانی دانشوروں، سیاست دانوں اور اکابرین نے مادرِ وطن کو کھوکھلا کرنے والی جڑوں اور دیمک زدہ پودوں کی کھوج لگانے اور تشخیص کرنے میں تقریباً ستر برس کیوں لگا دیے!

افسوس صد افسوس، ہم یہ تو کہہ نہیں سکتے کہ دیر آید درست آید۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ بہت دیر کر دی مہرباں آپ نے تشخیص کرنے میں۔ موذی مرض

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

پاکستانی قوم کی رگ رگ میں سرائیت کر گیا ہے۔

اتنی بڑی بات میں نے اپنے تجزیے اور مشاہدے کی بنا پر کہی ہے۔ انگریزی کی بیماری اس قدر پھیل چکی ہے کہ اس سے چھٹکارا حاصل کرنے اور پھر سے صحتیاب ہونے کیلئے پاکستان کو اپنے تمام وسائل بروئے کار لانا پڑیں گے۔ میں اپنی چھان بین اور مشاہدے آپ سے شیئر کرنا چاہتا ہوں۔

اوہو! منحوس انگریزی لفظ شیئر بیچ میں کہاں سے آ گیا! معافی چاہتا ہوں۔

میں اپنی چھان بین اور مشاہدے آپ کے ساتھ بانٹنا چاہتا ہوں۔ یہ ہوئی نہ بات! ہمیں انگریزی کے ایسے تمام الفاظ پر نظر رکھنا ہوگی جو الفاظ ہم بے خیالی میں فر فر بولتے رہتے ہیں۔ دانشوروں اور عالموں کو ان انگریزی الفاظ کا متبادل دینا پڑے گا۔ مثلاً: ٹکٹ، پلیٹ، فارم، ٹرین، ریل، گلاس، کپ، ماسٹر، سائیکل، ایش ٹرے، سگریٹ، موٹر، کار، سینما، فلم، کیمرہ، ٹیلیویژن، ٹیپ، بلیڈ، ریڈیو، ٹریکٹر، ٹینک، سٹوڈیو، مائیکروفون، لیکچرر، بس، ٹرک، ڈرائیور، کرکٹ، فٹبال، ٹینس، سنوکر، ہاسپٹل، ہاکی، ٹیبل ٹینس، اسکواش، فون، موبائل فون، سم، نمبر، ویب، کمپیوٹر، ناگر اور اسی طرح کے انیک الفاظ جو ہم روزمرہ کی گفتگو میں استعمال کرتے ہیں۔

چھان بین کے دوران دو تکلیف دہ حقائق میرے مشاہدے میں آئے ہیں۔ مجھے قطعی اندازہ نہیں تھا کہ بدبخت انگریزی کی وبا اس قدر ہمارے ملک اور معاشرے میں پھیل چکی ہے۔ میرا ماتھا تب ٹھنکا جب ریڑھی پر سبزی بیچنے والے نے مجھ سے انگریزی میں پوچھا: واٹ ڈو یو وانٹ؟ یعنی تمہیں کیا چاہئے؟ فوراً میرے ذہن میں جوالا جاگ اٹھی۔ میں نے فیصلہ کر لیا کہ ایسے ملک دشمن سبزی فروش سے میں سبزی ہرگز نہیں خریدوں گا۔ میری حب الوطنی کو دھچکا تب لگا جب نکڑ پر کھڑے ہوئے دوسرے سبزی فروش نے مجھ سے پوچھا: واٹ ڈو یو وانٹ؟ میرے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ میں نے فوراً فائر بریگیڈ والوں کو فون کیا اور کہا:

"میں ایک محب وطن گھر پر کھڑا ہوا ہوں، میرے تن بدن میں آگ لگی ہوئی ہے۔" تب اچانک مجھے خیال آیا کہ خود میں نے بدبخت منحوس انگریزی کا لفظ فائر بریگیڈ استعمال کیا تھا۔ میں شرم سے پانی پانی ہو گیا۔ میرے تن بدن میں لگی ہوئی آگ شرم کا پانی پڑنے سے ٹھنڈی پڑ گئی۔

میرے بھائیو اور بہنو آپ سادہ لوح ہیں۔ سبزی خریدتے ہوئے آپ کریلوں، کدو وغیرہ الٹ پلٹ کرنے میں اس قدر محو ہوتے ہیں کہ آپ کو پتہ نہیں چلتا کہ سبزی بیچنے والا لگاتار آپ سے انگریزی میں بات کر رہا ہوتا ہے.....!

حیران ہو رہے ہیں نا آپ میری بات سن کر.....؟

چھان بین کے دوران میرے مشاہدے میں آیا ہے کہ پھل بیچنے والے بھی شیکسپیئر مشاہد حسین کی طرح روانی اور فراوانی سے انگریزی بولتے ہیں۔ چونکہ آپ کی تمام تر توجہ اس بات پر ہوتی ہے کہ پھل بیچنے والا گلی سڑی ناشپاتی کو سیب بنا کر آپ کو نہ دے دے۔ آپ محسوس نہیں کر سکتے کہ پھل بیچنے والا لگاتار آپ سے انگریزی میں بات کر رہا تھا.....!

آپ کس کس کا رونا روئیں گے۔ انگریزی کی وبا نے ملک سے حب الوطنی ختم کر دی ہے۔ چھان بین کے دوران چلتے چلتے میرے جوتوں کے تلوے گھس

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

گئے۔ ان میں سوراخ ہو گئے۔ جوتے کے تلوے پر پیوند لگوانے کیلئے میں ایک موچی کے پاس گیا، میں صدمے سے زندہ درگور ہوتے ہوتے رہ گیا جب موچی نے مجھ سے انگریزی میں پوچھا: ڈو یو وانٹ اے ون سول، آر ڈبل سول؟ یعنی شہری تلوا لگوانا چاہتے ہو یا کہ دو بھائی۔

خود اندازہ لگائیے میرے مہربان بھائیو اور بہنو، جب آپ کے ملک میں پھل اور سبزی بیچنے والے، موچی، ٹیکسی، ٹرک، بس اور رکشے چلانے والے، ردی خریدنے والے، پکوڑے اور چاٹ بیچنے والے، قصائی، نائی، نان بائی، درزی، مزدور، مستری اور قلی انگریزی میں بات کرنے لگیں تب آپ سر پیٹنے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے۔

میں ایک بات بتا کر آپ کو حیران اور پریشان کرنا چاہتا ہوں۔ پاکستان کے نرم کسان، کاشتکار اور گوالے انگریزی کے علاوہ کوئی پاکستانی زبان نہیں بول سکتے۔ سندھی، پنجابی، پشتو، بلوچی، براہوی، سرائیکی ان کی سمجھ میں نہیں آتی۔ وہ صرف اور صرف انگریزی بولتے ہیں اور انگریزی سمجھتے ہیں۔ میں نے سنا ہے کہ اب مائیں ایسے بچوں کو جنم دینے لگی ہیں جو ماں کی کوکھ سے باہر آنے کے بعد روتے نہیں بلکہ انگریزی میں بات کرتے ہیں، ہائے مام!

میرے بھائیو اور بہنو، آئیے ہم سب محب وطن مل کر پاکستان کو انگریزی کی وبا سے بچائیں۔ انگریزی کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیں۔

سچ بات تو یہ ہے کہ انگریزی بین الاقوامی زبان نہیں ہے۔ یہ شاطر سامراجیوں کا پھیلایا ہوا ہے۔ پاکستان سے باہر آپ کو انگریزی کا نام و نشان نظر نہیں آئے گا۔

❁

لاہور بورڈ میں پری میڈیکل کے پوزیشن ہولڈر کو والدہ نے کپڑے سی سی کر پڑھایا

عزم و حوصلہ سلامت ہو تو غربت، شاندار مستقبل کی رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ اس بات کا عملی ثبوت لاہور انٹرمیڈیٹ بورڈ کے پری میڈیکل گروپ 2015ء میں تیسری پوزیشن ڈاکٹر فیصل مقصود نے پیش کر دیا۔ پنجاب کے دارالحکومت لاہور کے نواحی علاقے شاہدرہ میں مقیم فیصل مقصود کو ڈاکٹر بنانے کی لگن میں اس کی ماں نے دن رات لوگوں کے کپڑے سیئے۔ دوسری جانب فیصل مقصود بھی میٹرک تک اپنے بیمار والد کی پان شاپ پر ہاتھ بٹاتا تھا۔ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل مقصود نے فالج زدہ والد کا علاج کرنے کے لیے نیورو سرجن بننے کا عزم کیا۔ انہوں نے

انٹرمیڈیٹ میں پری میڈیکل میں 1041 نمبر لے کر تیسری پوزیشن اپنے نام کی۔ یہی نہیں فیصل مقصود کی بہن بھی اہم کام دو سری بہن بی اے کر رہی تھی اور بچوں کو ٹیوشن پڑھا کر گھر کا بوجھ بانٹ رہی تھی۔ جبکہ بڑے بھائی الیکٹریکل انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

تاج اولیاء، سلطان العارفین، سراج السالکین، امام العاشقین

حضور نانا جان تاج اولیاء سراج السالکین عاشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا 90 واں عرس مبارک نہایت عقیدت واحترام سے منایا جارہا ہے

حضور بابا تاج الدین اولیاء ناگپوریؒ
90 واں سالانہ عُرسِ مبارک
مورخہ 07 نومبر 2015۔ بروز ہفتہ

پروگرام انشاء اللہ

قرآن خوانی صبح 9 بجے۔ محفل نعت 11 بجے۔ فاتحہ شریف بعد از نماز ظہر

لنگر شریف کا اہتمام ہے

خواتین کے لئے باپردہ انتظام

زیارت چادر شریف 07 نومبر 2015

الداعی الخیر

پیر شاہ محمد قادری

359-B، فیصل ٹاؤن لاہور۔ پاکستان 042-35168036-35167842

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

مورخہ 10 اگست، عظیمیہ فاؤنڈیشن یوکے کے زیر اہتمام مانچسٹر میں آدم ڈے کا انعقاد کیا گیا۔ اس تقریب میں مختلف مذاہب کے اسکالرز، خواتین اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی شخصیات نے شرکت کی۔

اس موقع پر سلسلہ عظیمیہ کے مرشد حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی کا پیغام انگریزی [illegible] کے ساتھ پیش کیا گیا۔ آپ نے اپنے پیغام میں فرمایا کہ سب انسان آدم و حوا کی اولاد ہیں، کوئی کالا ہے، کوئی گورا ہے، کوئی گندمی ہے۔ ہماری رنگت میں فرق موسموں کے فرق کی بدولت ہے۔ آپ نے تمام حاضرین کو دعائیں دیں۔

تقریب کے آغاز میں عظیمیہ فاؤنڈیشن مانچسٹر یوکے کے جنرل سیکرٹری مرزا نثار حسین اور

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY
READING Section

نصر اللہ مغل نے مہمانوں کا استقبال کیا۔

اوم وسنت کی اس تقریب میں ڈپٹی لیفٹیننٹ مانچسٹر کیپٹن لیسلی روڈمن، ڈپٹی لیفٹیننٹ شبیر احمد، ہائی شیرف مسز شاہدہ بیگم، ڈپٹی لارڈ میئر مانچسٹر کونسلر کارل آسٹن، اولڈہم کے میئر کونسلر عتیق الرحمان، میئر روشڈیل کونسلر سرفراز ریاست، سائوتھ پورٹ کی میئر کونسلر [illegible]، میئر [illegible] کونسلر جان، [illegible] چیئرمین پارلیمنٹ [illegible] خان اور [illegible] جیلانی، [illegible] قلیل چنگ، [illegible] مہتاب اور محمد شفیع، معظم یاسین نے شرکت کی اور اظہار خیال کیا۔

مقررین نے اوم وسنت کے انعقاد کو سراہا اور اس پروگرام کا باقاعدگی سے منعقد کرنے پر منتظمین کی ستائش کی۔

ڈاکٹر شاہدہ رحمٰن نے اوم وسنت کے مقاصد اور اس سال کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ دوران تقریب کلام [illegible] قریشی، [illegible] اور [illegible] نے محبت اور اخوت پر مبنی صوفیانہ کلام پیش کیا۔

تقریب کے اختتام پر نصر اللہ خان مغل نے شکریہ ادا کیا۔ پروگرام کی میزبانی کے فرائض عثمان بیگ مغل نے انجام دیے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

یومِ وصال حضرت بابا تاج الدین اولیاءؒ

کراچی: (رپورٹ: آصف کامران / تصاویر: عبدالرحمان)

کراچی میں سلسلہ عظیمیہ کے زیر اہتمام حضرت بابا تاج الدین ناگپوریؒ کے یومِ وصال کی تقریب 17 اگست 2015ء، عظیمیہ جامع مسجد میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب سے خطاب کرتے ہوئے سلسلہ عظیمیہ کے مرشد حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی صاحب نے فرمایا:

"حضرت بابا تاج الدین ناگپوریؒ جیسی ہستیاں اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی کرم سے پیدا فرماتا ہے۔ یہ برگزیدہ ہستیاں عوام کو عرفانِ الٰہی کے راستوں پر چلنے کے لئے ان کی رہنمائی فرماتی ہیں۔

امام سلسلہ عظیمیہ قلندر بابا اولیاءؒ نے ابتدائی تربیت حضرت بابا تاج الدین ناگپوریؒ سے پائی۔ بابا تاج الدین ناگپوریؒ سے لاکھوں لوگوں نے فیض پایا اور آج بھی آپ کا روحانی فیض جاری ہے۔"

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے خواجہ شمس الدین عظیمی کے مختلف انداز، شرکائے محفل محوِ سماعت ہیں۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | PAKSOCIETY
READING Section

اور نعت رسول مقبول ﷺ سعادت محی الدین، محترمہ شمسہ، محترمہ اقرا شیر احمد نے پیش کی۔ محترمہ کوکب شاہ عالم نے بابا صاحب کی شان میں قلندر بابا اولیاءؒ کی منقبت پیش کی۔ اس محفل میں ننھے بچوں جان عالم عظیمی اور آمنہ عظیمی نے بھی منقبت پیش کی۔

مرزا سرور بیگ اور محترمہ عفت عذرا نے بابا تاج الدین ناگپوریؒ کے حالات زندگی، کرامات اور تعلیمات پر مقالے پیش کیے۔ نظامت کے فرائض زیرک عثمان نے انجام دیے۔

اولڈہم، انگلینڈ:

(رپورٹ: راشد علی)

برطانیہ کے شہر اولڈہم میں 17 اگست 2015ء کو حضرت بابا تاج الدین ناگپوریؒ کے یوم وصال کی تقریب مراقبہ ہال اولڈہم میں منعقد کی

کراچی: بابا تاج الدین کے یوم وصال کی تقریب سے مرزا سرور بیگ، محترمہ عفت عذرا خطاب اور دیگر حضرات نعت و منقبت پیش کر رہے ہیں۔

قبل ازیں قاری آفتاب احمد نے تلاوت کلام پاک گئی۔ فرزان شاہد نے تلاوت قرآن پاک اور افشاں مرزا

اولڈہم انگلینڈ: حضرات بابا تاج الدین کے یوم وصال کی تقریب سے خطاب کر رہے ہیں۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اور محترمہ شہناز تبسم نے بارگاہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیۂ نعت پیش کی۔

نورین اختر، مسرت چوہان اور ننھے بچوں سعدیہ اور زبیر زاہد نے بابا تاج الدینؒ کی شان میں منقبت پیش کی۔ نگران مراقبہ ہال محمد صدیق، محمد عتیق، گل نواز خان، راشد علی اور زاہد محمود نے عارفانہ کلام پیش کیا۔

مقررین میں نگران مراقبہ ہال راولپنڈی مرزا بشیر حسین، نگران مراقبہ ہال ہری پور فیروز طارق محمود اور اخلاق احمد نے بابا تاج الدین ناگپوریؒ کی زندگی کے واقعات اور کرامات کی توجیہات پیش کیں۔ پروگرام کے اختتام پر درود و سلام کا نذرانہ پیش کیا۔ نظامت کے فرائض مسرت چوہان نے انجام دیے۔

اسلام آباد: بابا تاج الدینؒ کے یوم وصال کی تقریب سے قاضی مقصود احمد، محترمہ نور سلطانہ اور دیگر مقررین مخاطب ہیں۔

اسلام آباد: (رپورٹ: آصف جاوید)

مراقبہ ہال راولپنڈی اسلام آباد کے زیر اہتمام 17 اگست 2015ء کو حضرت بابا تاج الدین ناگپوریؒ کے یوم وصال کی تقریب میں قاری جاوید نے تلاوت اور ہدیۂ نعت جلیس، سجاد آصف اور قاری جاوید صاحب نے پیش کئے۔

نگران مراقبہ ہال برائے خواتین نور سلطانہ، محترمہ آمنہ، محمد عثمان، محترمہ راحیلہ نے بابا تاج الدین ناگپوریؒ کی تعلیمات پر مقالات پیش کئے۔

نگران مراقبہ ہال قاضی مقصود احمد نے حاضرین کی آمد کا شکریہ ادا کیا۔ نظامت کے فرائض امیر نے سرانجام دیے۔ اختتام پر درود و سلام پیش کیا گیا۔

ٹنڈو محمد خان: (رپورٹ: امتیاز علی)

مراقبہ ہال ٹنڈو محمد خان کے زیر اہتمام حضرت بابا تاج الدین ناگپوریؒ کے یوم وصال پر پروگرام کا آغاز امتیاز علی اور محترمہ نوشابہ نے تلاوت قرآن سے کیا۔ بارگاہ رسالت میں ہدیۂ نعت اور درود پیش کیا گیا۔ نگران مراقبہ ہال محمد ادریس اور امتیاز علی نے حضرت بابا تاج الدین ناگپوریؒ کی حیات و تعلیمات پر خطاب کیا۔ آخر میں ذکر، مراقبہ اور دعا ہوئی۔

❖ ❖ ❖

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ

احمد بن شہزاد

رات کے آخری پہر جب خلقت نیند کی وادیوں میں گم تھی۔ تاروں کی ٹمٹماہٹ اور چاند کی چاندنی زمین پر اللہ تعالیٰ کے انوار کی صورت میں برس رہی تھی ان لطیف اور مدھم روشنیوں میں ایک مشاق چور گہری نظر سے مختلف گھروں کا جائزہ لے رہا تھا اور آخر اس نے ایک گھر کا انتخاب کر لیا۔ گھر میں داخل ہونے میں اسے دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ وہ دبے پاؤں آگے بڑھا اور قیمتی اشیاء تلاش کرنے لگا۔ ایک کمرے میں داخل ہوا تو دیکھا ایک خاتون اس کے قدموں کی آہٹ سے بے خبر اپنے دھیان میں مستغرق مصلے پر آنکھیں بند کیے بیٹھی تھیں۔ قریب ہی چارپائی پر بچے گہری نیند سوئے ہوئے تھے۔ چور اسے گھر میں اسے کئی [illegible] قیمتی نظر آ گئے۔ وہ خوش تھا کہ سامان لے جانے میں پریشانی نہیں ہوگی کمرے سے نکل کر وہ قیمتی اشیاء جمع کرنے کے بارے میں سوچنے لگا۔ اس سے پہلے کہ وہ کسی چیز کو لے جانے کی نیت سے ہاتھ بھی لگاتا اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور دل لرز اٹھا وہ اپنی آنکھیں ملنے لگا، اس کی بینائی ختم ہو چکی ہے۔ خوف نے پیروں کو لرزا دیا اور وہ وہیں بیٹھ گیا اس کو یقین ہو گیا کہ وہ خاتون کوئی بزرگ ہستی ہیں۔ خوف، ڈر اور شرمندگی کے احساسات کے ساتھ وہ لڑکھڑاتے قدموں سے کمرے میں داخل ہو کر رونے لگا اور التجا کرنے لگا کہ مجھے معاف کر دیں۔

وہ خاتون جو اپنے رب کی عبادت میں مصروف تھیں انہوں نے آواز سن کر آنکھیں کھول دیں اور پوچھنے لگیں کون ہو.....؟

چور روتے ہوئے کہنے لگا میں چوری کی نیت سے گھر میں داخل ہوا تھا اس سے پہلے کہ میں سامان و اسباب لے کر فرار ہو جاتا میری بینائی ختم ہو گئی۔ میرا دل کہتا ہے آپ ہی وہ ہستی ہیں جو مجھے معاف کر دیں تو میری بینائی واپس آ جائے گی میں وعدہ کرتا ہوں آئندہ چوری نہیں کروں گا۔

خاتون نے کہا "اے شخص تو نے مجھے کیا نقصان پہنچایا، معافی ان لوگوں سے مانگ جن کے حقوق تو نے غصب کیے اور اس کی بارگاہ میں دامن پھیلا جس نے تجھے توانائی کے ساتھ عقل دی ہے۔"

پھر خاتون نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے "اے رب میں تجھ سے التجا کرتی ہوں۔ تو نے جس کی بینائی سلب کی ہے اس کی آنکھوں کو دوبارہ روشن کر دے۔ یہ تیرا ہی

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

بابا فریدؒ، دینِ اسلام کے عظیم مبلغ

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ نے اجودھن (پاک پتن) میں رشد و ہدایت کی وہ شمع روشن کی جس نے پورے جنوبی پنجاب اور برصغیر کو منور کر دیا۔ اسلام کے پیغام امن و محبت کو عام کرنے اور دین کے سلسلۂ رشد و ہدایت کو لوگوں تک پہنچانے میں بابا فریدؒ نے کلیدی کردار ادا کیا۔ آپ کی نظر کیمیا اثر نے جہاں گم کردہ راہوں کو دین کے دامن سے وابستہ کیا، وہیں غیر مسلموں کی ایک بڑی تعداد آپ کی تبلیغ کے نتیجے میں دائرۂ اسلام میں داخل ہو کر دین متین کی داعی بنی۔ اسی شمع کی کرنوں سے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء اور حضرت مخدوم علاء الدین صابر کلیری، قطب جمال الدین ہانسویؒ، حضرت امام الحق سیالکوٹی اور شیخ منتخب الدین جیسے فیض یافتہ مشائخؒ اور درجنوں نے دہلی، کلیر، سیالکوٹ، دکن غرض برصغیر پاک و ہند کے مختلف علاقوں میں اسلام کے پیغام کو عام کرنے میں بھرپور اور تاریخ ساز کردار ادا کیا۔

"The preaching of Islam" کے مصنف پروفیسر ٹی ڈبلیو آرنلڈ لکھتے ہیں: "پنجاب کے مغربی صوبوں کے باشندوں نے خواجہ بہاء الحق ملتانیؒ اور بابا فریدؒ (پاک پتن) کی تعلیم و تبلیغ کے نتیجے میں اسلام قبول کیا۔ سولہ قوموں نے آپ کی تعلیم و تبلیغ سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا۔"

"تاریخ مشائخ چشت" کے مولف پروفیسر خلیق احمد نظامی لکھتے ہیں: "حقیقت یہ ہے کہ بابا فریدؒ نے اپنی روحانی عظمت اور کرداری بلندی سے سلسلۂ چشتیہ کی شہرت کو چار چاند لگا دیے۔ ان کے دور میں سلسلۂ چشتیہ کے اثرات کا دائرہ وسیع تر ہوا۔ اس کے نظام اصلاح و تربیت نے ایک مستقل شکل اختیار کی اور مریدین کا ایسا حلقہ تیار ہوا جس نے ملک کے گوشے گوشے میں سلسلۂ چشتیہ کی خانقاہیں قائم کر دیں۔"

ہمدوست جو سیدھی راہ سے بھٹک گیا ہے۔ اگر تو نے اس کی دستگیری نہیں کی تو یہ کہاں جائے گا۔ اس کے گناہوں سے چشم پوشی فرما اور آنکھوں کے ساتھ اس کے دل کی بینائی بھی دور فرما دے۔"

کہا جاتا ہے اس چور نے محسوس ہوا کہ بجلی سی کوندی اور ہر چیز روشن ہو گئی اس کی بینائی واپس آ گئی تھی۔ وہ شرمندگی اور تشکر کے احساس سے کانپ رہا تھا۔ وہ چپ چاپ واپس چلا گیا۔ دوسرے دن وہ چور اپنے گھر والوں کے ساتھ اس خاتون کے گھر روانہ ہو گئے۔ دروازے پر دستک ہوئی، ان خاتون نے دروازہ کھولا۔ چور نے کہا "میں وہی انسان ہوں جو چوری کی نیت سے کل آپ کے گھر داخل ہوا تھا۔"

خاتون نے پوچھا "اب کیوں آئے ہو؟" چور کہنے لگا:

"میں اور میرا گھرانہ بت پرست ہے۔ مجھے مسلمان کر کے اس خالق سے ملا دیجیے جو پوری کائنات کا رب ہے۔" خاتون نے انہیں مسلمان کر لیا۔ مسلمان ہونے کے بعد اس چور نے اپنا نام عبداللہ رکھا اور معرفت کی راہوں پر قدم بڑھاتے ہوئے اس مقام تک پہنچا کہ لوگ اسے شیخ عبداللہ کے نام سے جاننے لگے۔

ان خاتون کا نام حضرت بی بی قرسم خاتونؒ تھا آپ سلسلۂ چشتیہ کے مشہور صوفی بزرگ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ کی والدہ تھیں۔

قرسم خاتون، مشہور بزرگ حضرت جمال الدین سلیمانؒ کی زوجہ تھیں ان کے تین بیٹے فرید الدین مسعود، عز الدین محمود اور نجیب الدین متوکل اور ایک بچی ہاجرہ تھیں۔ بچے ابھی کم سن ہی تھے کہ ان کے شوہر

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

⇐ 1188ء ملتان کے قریبی گاؤں کھتوال میں پیدائش
⇐ 7 برس کی عمر میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔
⇐ والدین کے ہمراہ مکہ و مدینہ روانگی، حج کی سعادت
⇐ ملتان واپسی براستہ بیت المقدس، بغداد اور قندھار
⇐ 1204ء مزید تعلیم کے لیے ملتان روانہ ہوئے۔
⇐ ملتان میں خواجہ بختیار کاکی سے ملاقات اور بیعت
⇐ 1207ء میں قندھار، بغداد اور بخارا میں تعلیم
⇐ 1209ء، تعلیم سے فراغت کے بعد دہلی روانگی
⇐ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی خدمت میں حاضری
⇐ بعد ازاں خواجہ بختیار کاکی نے خرقۂ خلافت سے نوازا
⇐ دہلی سے ہانسی روانگی اور قیام
⇐ 1235ء خواجہ بختیار کاکی کا وصال
⇐ قطب الدین بختیار کاکی کی جانشینی
⇐ دہلی میں خانقاہ کا قیام، ہانسی روانگی
⇐ ہانسی میں جمال الدین ہانسوی کو خلافت دی
⇐ ہانسی سے براستہ فرید کوٹ، ملتان روانگی
⇐ فرید کوٹ میں نوجوان نظام الدین اولیاء سے ملاقات
⇐ اجودھن (پاکپتن) میں قیام
⇐ حضرت نظام الدین اولیاء کو اپنا جانشین منتخب کیا
⇐ 1266ء (5 محرم 666ھ) کو پاکپتن میں وصال

کی وفات ہو گئی اور ان کی تعلیم و تربیت کی ساری ذمہ داری آپ کے ذمہ آپڑی۔ آپ نے خود اپنے بچوں کی تربیت کرنا شروع کی۔

ایک بار آپ اپنے بیٹے مسعود جو اس وقت کم سن تھے کو نماز کے بارے میں تلقین کر رہی تھیں کہ جو بچے نماز کا اہتمام کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہوتا ہے اور انہیں انعامات دیتا ہے۔ مسعود نے ماں سے پوچھا "جو بچے نماز قائم کرتے ہیں اللہ انہیں کیا انعام دیتا ہے"۔ قرسم بی بی نے بیٹے کو گود میں اٹھایا اور پیار کرتے ہوئے کہا "نمازی بچوں کو میٹھی شکر ملتی ہے اور جب وہ بڑے ہو جاتے ہیں تو اللہ انہیں اور بہت سے انعامات دیتا ہے"۔ مسعود مطمئن ہو گئے اور نماز قائم کرنے لگے حضرت قرسم بی بی مصلے کے نیچے شکر کی پڑیا رکھ دیتیں اور مسعود نماز ادا کرنے کے بعد نماز کا انعام سمجھتے ہوئے خوش خوش شکر کھا لیتے۔ اس معمول کو کئی مہینے گزر گئے ایک دفعہ قرسم بی بی کسی کام سے کہیں گئی ہوئی تھیں۔ مصلے کے نیچے شکر رکھنا انہیں یاد نہیں رہا۔ واپس آئیں تو پوچھا "بیٹا نماز پڑھ لی"

مسعود نے کہا "جی ہاں نماز پڑھ لی اور مصلے کے نیچے سے شکر بھی مزے سے کھائی"۔

یہ سن کر قرسم بی بی کی آنکھوں میں آنسو آگئے وہ روتے ہوئے خدا کا شکر ادا کرنے لگیں۔ اس کے بعد بچے کو گلے سے لگا لیا۔

فرید الدین مسعود کی والدہ کی تربیت کے زیر اثر کم سنی ہی میں نماز کے پابند ہو گئے تھے۔ مسعود کو بچپن ہی میں قرآن شریف حفظ کرا دیا گیا۔ اور ابتدائی تعلیم کھتوال کے ایک عالم و فاضل استاد سید نذیر احمد سے حاصل کی۔ سات سال کی عمر میں آپ نے والدہ، بھائی، بہن اور دوسرے رشتہ داروں کے ہمراہ حج کی سعادت حاصل کی۔ سات سال کی عمر میں انہوں نے تمام ابتدائی کتب ختم کرلیں تو والدہ کو ان کی مزید تعلیم کی فکر ہوئی۔

کھتوال میں کوئی ایسا عالم نہ تھا جو آپ کو علوم متداولہ کی تکمیل کرا سکتا۔ ملتان ان دنوں علم و دانش کا مرکز تھا وہاں بڑے بڑے نامور علما موجود تھے، چنانچہ حضرت بابا فرید کی والدہ نے انہیں مزید تعلیم کے لیے ملتان بھیج دیا۔

ملتان پہنچ کر آپ نے ایک مسجد میں قیام کیا جو

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

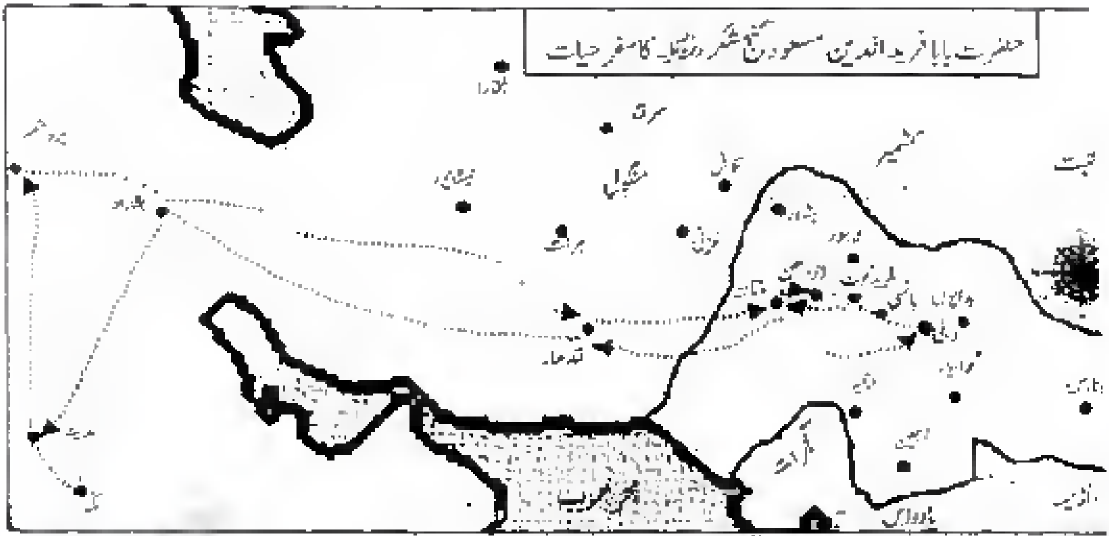

مسجد ایک سرائے میں واقع تھی، جہاں اس دور کے ایک نامور عالم دین مولانا منہاج الدین ترمذی درس دیا کرتے تھے۔ حضرت بابا فریدؒ نے انہی سے علوم دینیہ کی تعلیم شروع کی اور دو تین سال کے اندر اندر تفسیر، حدیث، اصول، معانی، فلسفہ، منطق، ریاضی اور ہیئت کی کتابیں ختم کر لیں۔ تکمیل کوئی عمر تھی لیکن مسعود کو کتابوں سے ایسی دلچسپی ہوگئی کہ تمام وقت کتابوں کے اوراق پڑھتے ہی گزرتا۔ کئی سال مستقل مطالعے اور تحقیق میں لگے رہے۔

1206ء میں جب آپکی عمر تقریباً اٹھارہ سال تھی، فرید الدین مسعود ایک روز مسجد میں بیٹھے مطالعہ کر رہے تھے کہ ایک تیز خوشبو نے انہیں چونکا دیا۔ مسعود نے نظر اٹھا کر دیکھا، ایک روشن چہرہ بزرگ وضو خانے کی طرف جا رہے تھے۔ یہ حضرت سلطان معین الدین چشتیؒ کے خلیفہ اکبر حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ تھے۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ نے وضو کیا اور نماز میں مشغول ہوگئے۔ اس دوران فرید الدین مسعود انہی کی طرف دیکھتے رہے۔ جب حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ نماز سے فارغ ہو کر فرید الدین مسعود کے پاس سے گزرے تو وہ فوراً ادب میں احتراماً کھڑے ہو گئے۔ "بیٹھے رہو فرزند!" حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ نے شفقت سے فرمایا۔ پھر پوچھا، کونسی کتاب پڑھ رہے ہو؟

"نافع" بابا فریدؒ نے فقہ حنفی کی مشہور کتاب کا نام لیا۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ نے فرمایا:

انشاء اللہ یہ کتاب تمہیں بے حد نفع دے گی۔

بابا فریدؒ گویا ہوئے، "میرا اصل نفع تو آپ کی نگاہ میں پوشیدہ ہے۔ میں آپ سے واقف نہیں لیکن میرا دل کہتا ہے کہ آپ کے قدموں سے اٹھنے والا غبار ہی میری منزل ہے۔"

حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ نے آپ کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور جاتے ہوئے فرمایا، "میں شیخ بہاؤالدین زکریا کا مہمان ہوں اور انہی کی خانقاہ میں ٹھہرا ہوا ہوں۔ تمہیں فرصت ہو تو تم بھی آنا۔"

خدا خدا کر کے صبح ہوئی تو آپ حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ کی قدم بوسی کیلئے تشریف لے گئے۔

خدام نے آپکو عام سا طالب علم سمجھ کر ٹالنا چاہا لیکن آپ بضد رہے کہ ایک بار شیخ کے سامنے آپ کا

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ذکر کیا جائے۔ جب خادم نے آکر یہ پیغام حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ کو دیا تو انہوں نے فرمایا۔

"اسے جلدی بھیجو۔ ہم اسی کے تو منتظر ہیں۔"

جب بابا فرید اندر داخل ہوئے تو حضرت قطبؒ نے حضرت بہاؤالدینؒ سے فرمایا۔ "شیخ! یہ فرید ہے، میرا فرید!"

حضرت قطبؒ آٹھ دن تک ملتان میں مقیم رہے اس دوران فرید الدین مسعود ایک خدمت گار کی طرح حضرت قطبؒ کی خدمت میں حاضر رہے۔ جب حضرت قطبؒ رخصت ہو کر دہلی جانے لگے تو فرید الدین مسعود نے آپؒ سے مستقل وابستگی کی خواہش کا اظہار کیا۔ جواب میں خواجہ صاحب نے فرمایا۔

"فرید....! اب تم اللہ کی تخلیقات کا مشاہدہ کرو، سیاحت کرو، اللہ کے بندوں سے ملو، دیکھو کون کس مقام پر کیا کر رہا ہے اور دنیا کا نظام کس طرح چل رہا ہے۔ پھر دہلی آنا تم مجھے اپنا منتظر پاؤ گے۔"

یہ ارشاد سن کر فرید الدین کی آنکھوں میں آنسو آگئے انہیں اپنے مرشد کا فراق گوارا نہ تھا۔ حضرت قطبؒ نے بہت محبت سے سمجھایا "جو اللہ کے راستے میں قدم رکھتا ہے اسے تسلیم و رضا کے اصول پر چلنا پڑتا ہے اللہ تعالیٰ کی یہی مرضی ہے"۔

فرید الدین مسعود مرشد کے فراق کا دکھ لیے نمناک آنکھوں سے واپس پلٹ گئے اور ملتان سے کھتوال اپنی والدہ محترمہ کے پاس گئے اور انہیں ساری بات کہہ سنائی۔

قرسم خاتونؒ نے اپنے بیٹے کی خوش بختی پر مسرور ہوتے ہوئے فرمایا

"مسعود مجھے اس دن کا انتظار تھا اب تمہارے لیے یہ ضروری ہے کہ اپنے مرشد کی ہدایت پر خوش دلی سے عمل کرو تاکہ وہ تم سے راضی ہو جائیں"۔

اس کے بعد ماں نے فرید الدین مسعود کو اپنی دعاؤں کے ساتھ رخصت کر دیا۔ فرید نگر نگر، بستی بستی، شہر شہر گھومتے رہے۔ قدرت کے عجائبات دیکھتے رہے۔ صوفیوں، بزرگوں، دانشوروں اور علماؤں سے ملاقاتیں کیں، دنیا کی مختلف طرز معاشرت کا مشاہدہ کیا۔ اس دوران بہت سے عجیب واقعات بھی پیش آئے۔ بخارا میں حضرت اجل شیرازی کی خدمت میں حاضری دی اور ان سے فیض پایا۔ بغداد پہنچ کر حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کی صحبت میں رہے، پھر آپ یہاں سے سیستان تشریف لے گئے۔ یہاں آپ حضرت اوحد الدین کرمانی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

سیستان کی ایک خانقاہ میں قیام کے دوران ایک دن بابا فریدؒ اور دوسرے حضرات مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کرامات کا تذکرہ چل پڑا جس کے بعد خانقاہ کے صاحب نظر اپنی اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنے لگے فرید دلچسپی سے ان محیر العقول کمالات کو دیکھنے لگے کہ خانقاہ کے ایک بزرگ بابا فرید سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ

"فرید تم نے تو بہت سیاحت کی ہے بہت بزرگوں سے ملے ہو تم بھی کوئی کمال دکھاؤ"۔

بابا فرید یہ سن کر بہت پریشان ہو گئے۔ سب کی نظریں بابا فرید پر ٹھہر گئیں۔ بابا فرید آنکھیں بند کر کے اللہ سے دعا مانگنے لگے کہ "یا اللہ تو اپنے بندوں کے عیوب کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ یہ سب اہل علم اور اہل کمال ہیں بہت سے روحانی کمالات رکھتے ہیں تو اس کرتب سے تو پردہ فرما"۔

ابھی بابا فرید آنکھیں بند کیے دعا مانگ رہے تھے کہ تصور میں مرشد حضرت شیخ بختیار کاکیؒ کا چہرہ روشن ہو گیا۔ آپؒ نے فرمایا "فرید افسردہ کیوں ہوتے ہو وہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

اردو زبان کی ترویج میں بابا فرید کا کردار

بابائے اردو مولوی عبدالحق نے اپنے مقالے "اردو زبان کی ابتدائی نشوونما میں صوفیائے کرام کا کردار" میں مختلف صوفیا کے اشعار، اقوال اور فرمودات پیش کیے ہیں جنہیں پڑھ کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اردو کے آغاز و ارتقا میں صوفیائے کرام نے بڑا اول درجے کا کام کیا ہے۔ اس لیے کہ ان ایام میں ہندوستان میں اردو ہی ایک ایسی زبان تھی جسے لوگ بآسانی سمجھ سکتے تھے۔

صوفیائے کرام نے اسلام پھیلانے کے لیے کسی ملک یا کسی قوم کے خلاف تلوار یا زور اور جبر کا استعمال نہیں کیا بلکہ انہوں نے اپنے اپنے دائرہ اثر میں روحانی تربیت کا کام کیا۔ ان ہی صوفیائے کرام میں حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کا بھی شمار ہوتا ہے۔ حضرت بابا فرید گنج شکرؒ نے پنجابی زبان کے ساتھ ساتھ اردو کو بھی وعظ و تبلیغ کے لیے بخوبی استعمال کیا۔ وہ اپنے وقت کے صوفی شاعر تھے۔ ان کی شاعری میں جو زبان ملتی ہے وہ ریختہ (اردو زبان) سے بظاہر کافی مشابہ ہے۔ حضرت بابا فریدؒ کی شاعری کے بہت کم نمونے دستیاب ہوئے ہیں۔ تاہم بعض مستند بیاضوں میں ان کے جو اشعار درج ہیں وہ ان کے اندر بیان کی اچھی خاصی عکاسی کرتے ہیں۔

تن دھوتے سے دل جو ہوتا پاک   پیش رو اصفیا کے ہوتے غوک

خاک لائے سے گر خدا پائیں   گائے بیلاں بھی واصلاں ہو ئیں

حضرت بابا فرید گنج شکرؒ کے سبب زبان ریختہ (اردو) کا دائرہ بھی بہت وسیع ہوا اور اس میں نکھار بھی پیدا ہوا۔

اللہ جو تمہیں سلطان الہند کے آستانے تک لے آیا، اب وہی تمہاری مشکل آسان کرے گا۔ ان بزرگ نے کہا کہ آنکھیں بند کر لیں۔"

بابا فریدؒ نے گھبرا کر آنکھیں کھول دیں تو خانقاہ کے بزرگ نے کہا

"کیا فرید ابھی اس منزل تک نہیں پہنچے ہو؟"

بابا فریدؒ نے کہا "حضرت منزل تو میری بہت دور ہے۔ فی الحال تو آپ سب ایسا کریں کہ اپنی آنکھیں بند کر لیں دیکھیں اللہ کیا ظاہر کرتا ہے"۔

ان حضرات نے جب اپنی آنکھیں بند کیں تو انہوں نے خود کو بابا فریدؒ کے ساتھ بیت اللہ شریف میں دیکھا۔ کچھ دیر بعد ان بزرگوں نے اپنی آنکھیں کھولیں تو سب حیرت کے عالم میں تھے پھر خانقاہ کے ایک بزرگ نے سر اور سینے میں فرمایا۔

"فرید اس کم عمری میں تمہیں یہ اعلیٰ مقام مبارک ہو۔"

فرید الدین نے عاجزی سے سر جھکا لیا اور اٹھنا کیا ہے کہ یہ سب آپ کی نظر عنایت تھی۔

آپ نے تقریباً پانچ سال قندھار، غزنی، بغداد، سیستان، بدخشاں اور یروشلم وغیرہ میں گزارے۔ نیشاپور میں آپ نے بزرگ حضرت شیخ فرید الدین عطار سے ملاقات کی۔ واپسی پر بخارا میں چند روز حضرت شیخ سیف الدین فردوسی کی خانقاہ میں گزارے۔ سیاحت کے مراحل سے گزر کے آپ ملتان واپس اپنی والدہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

کچھ دن بعد بابا فریدؒ والدہ سے اجازت لے کر اپنے مرشد حضرت قطب ستہ دہلی روانہ ہوئے۔ دہلی آ کر آپ لوگوں سے حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ کی خانقاہ کا پتہ معلوم کرتے کرتے اس مقام پر پہنچے جہاں خانقاہ واقع تھی۔ جب خانقاہ پر نظر پڑی تو ہوش و حواس جاتے رہے اور بے خودی میں خانقاہ کے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

دروازے کے سامنے دست بستہ سر جھکائے کھڑے ہو گئے۔ کافی دیر اسی طرح کھڑے رہنے کے بعد حواس مجتمع کر کے لرزتے قدموں سے خانقاہ میں داخل ہوئے اس وقت حضرت قطبؒ درس دے رہے تھے اور دربار معرفت میں اپنے وقت کے مشہور صوفی بزرگ جن میں حضرت قاضی حمید الدین ناگوریؒ، مولانا شمس الدین ترکؒ، شیخ نظام الدینؒ ضیاء الدین رومیؒ، بدرالدین غزنویؒ، حضرت برہان الدین بلخیؒ، خواجہ محمود، علاؤالدین کرمانیؒ اور دوسرے اہل تصوف موجود تھے۔ بابا فرید وہاں جا کر کھڑے ہو گئے اور حضرت قطبؒ کو وارفتگی سے دیکھنے لگے۔

حضرت قطبؒ نے ایک نظر بابا فرید کو دیکھا اور دوبارہ درس میں مشغول ہو گئے۔

بابا فریدؒ کے ذہن میں یہ خیال بجلی بن کر گرا کہ شاید شیخ نے آپ کو پہچانا نہیں اس خیال نے ذہن کو تہ و بالا کر دیا۔ غم کی لہر نے اور کدورت سے بے نیاز کر دیا۔

درس ختم ہوا تو حضرت قطبؒ نے بابا فرید کی طرف دیکھتے ہوئے محبت سے فرمایا

"فرید! سب کام مکمل کر کے آئے ہو۔"

یہ سن کر بابا فرید آگے بڑھے اور شیخ کے قدموں سے لپٹ کر رونے لگے اور کہنے لگے کہ "آپ مجھے نہ پہچانتے تو میں کہاں جاتا۔" حضرت قطبؒ نے بابا فرید کو دوبارہ بیعت کیا اور پھر دہلی میں غزنی دروازے کے قریب ایک برج میں آپ کو ٹھہرایا گیا۔ کچھ عرصے بعد بابا فرید مرشد کامل کی اجازت سے ہانسی چلے گئے۔ لیکن دہلی آتے جاتے رہتے۔

حضرت بابا فرید الدینؒ کے گنج شکر لقب کی ایک مشہور روایت یہ بھی ہے کہ مرشد کے حکم پر آپ مسلسل روزے رکھ رہے تھے۔ حضرت قطبؒ نے آپ سے فرمایا تھا کہ جو غیب سے ماحضر آئے اس سے افطار کر لینا۔ غیب سے رزق کے انتظار میں حضرت بابا فریدؒ کی نقاہت اس قدر بڑھ گئی کہ بے خودی میں کنکر کے ٹکڑے اٹھا کر منہ میں ڈال لیے لیکن وہ کنکر آپؒ کو شکر کی طرح محسوس ہونے لگے۔ آپ نے گھبرا کر انہیں تھوکنے لگے پھر شیخ کا حکم یاد آیا کہ غیب سے جو ملے افطار کر لینا تو آپ نے اس کو غیبی رزق سمجھتے ہوئے افطار فرما لیا۔

دوسرے دن اپنے شیخ حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ کو یہ واقعہ سنایا تو حضرت قطبؒ نے مسرور ہوتے ہوئے فرمایا "فرید وہ کنکر ہی تھے مگر تمہارے منہ میں پہنچ کر اپنی ماہیت تبدیل کر لیتے۔ خدا نے تمہیں گنج شکر بنا دیا ہے۔"

اس کے بعد بابا فرید کی روحانی فیوض و برکات کی تقسیم کا دور شروع ہوا اور بابا فرید سلوک کے مدارج طے کرتے ہوئے کمال ولایت تک جا پہنچے۔

صرف تیس سال کی عمر میں آپؒ کو سلسلۂ چشتیہ کی خلافت بخش دی گئی۔

ہانسی میں آپ ہمہ وقت تبلیغ اسلام اور خدمت خلق میں مصروف رہنے لگے۔ آپ کو دہلی سے آئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضرت قطب الاسلام کا انتقال ہو گیا ہے۔ بیدار ہوتے ہی دہلی روانہ ہو گئے۔

دہلی پہنچ کر معلوم ہوا کہ پیر و مرشد نے وصال سے قبل اپنا خرقہ، عصا، نعلین، مصلیٰ اور دیگر تبرکات حضرت قاضی حمید الدین ناگوریؒ کے سپرد کیے اور وصیت کی کہ میرا جانشین فرید الدین مسعود ہو گا اور یہ سب تبرکات اس کو دے دیے جائیں۔

حضرت بابا فرید نے پیر و مرشد کے مزار اقدس پر

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

بابا فریدؒ اور گرو نانک

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر فارسی اور عربی زبانوں کے بڑے عالم تھے تاہم، بابا فرید نے مقامی پنجابی زبان میں بھی شاعری کی۔ بابا فرید کی پنجابی شاعری بہت اعلیٰ پائے کی ہے۔ سلسلۂ چشتیہ کے صوفی بزرگ بابا فرید کی وجہ سے پنجابی زبان کو جو وسعت و گیرائی مل رہی ہے وہ بجائے خود ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ پنجابی ادب کی اس شاندار خدمت کے لیے اہلِ زبان ہمیشہ بابا فرید کے ممنونِ احسان رہیں گے۔

سکھ مذہب کے بانی گرو نانک صاحب، بابا فریدؒ کی تعلیمات اور شاعری کو بہت پسند کرتے تھے، روایات کے مطابق گرو نانک صاحب پاک پتن میں حضرت بابا فرید گنج شکر کے مزار پر بھی تشریف لے گئے تھے۔

گرو نانک صاحب کے فرمان کے مجموعہ کا نام "گرنتھ صاحب" ہے۔ سکھ مذہب کی مقدس کتاب گرنتھ صاحب میں بابا فرید گنج شکر کے سو سے زیادہ اشعار شامل ہیں۔

حاضری دی۔ بعد ازاں قطب الدین بختیار کاکی کے سب خلفا اور ارباب صحبت جو دہلی میں موجود تھے جمع ہوئے اور سب نے حضرت حضرت بابا فریدؒ کو حضرت قطب الدین بختیار کاکی کا جانشین تسلیم کیا۔ اسی محفل میں تمام تبرکات حضرت بابا فریدؒ کے سپرد کیے گئے۔

دہلی میں حضرت بابا فریدؒ نے اپنے مرشد کی اسی خانقاہ میں قیام فرمایا۔ رات دن عبادت الٰہی میں مشغول رہتے اور صرف نماز جمعہ کے لیے حجرے سے باہر تشریف لاتے۔ ایک جمعہ کو حجرے سے باہر نکلے تو دیکھا کہ ایک درویش باہر کھڑا ہے اس نے حضرت بابا فریدؒ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کیا۔

"شیخ عالم! ہانسی کے لوگ آپ کی جدائی میں بے تاب ہیں، سب آپ کی خدمت کے منتظر ہیں کرم فرمائیے اور ہانسی کو پھر اپنے قدم مبارک سے مشرف فرمائیے۔"

حضرت بابا فریدؒ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے ہانسی جانے کے اپنے ارادے کا اظہار کیا۔ اس سے لوگوں میں سخت اضطراب پیدا ہوا اور انہوں نے آپ سے دہلی ہی میں قیام کرنے کی درخواست کی لیکن بابا فریدؒ نے فرمایا: "دہلی کی نسبت ہانسی کو میری زیادہ ضرورت ہے۔ اس لیے میرا وہاں جانا ضروری ہے۔"

ہانسی میں ایک مدت تک قیام فرمایا۔ وہاں کے لوگوں نے حضرت بابا فریدؒ کے وجود مسعود سے خوب خوب فیض اٹھایا۔ شیخ جمال الدین ہانسوی عرصے سے وہاں مجاہدہ اور ریاضت میں مشغول تھے۔ حضرت بابا فریدؒ نے اپنی باطنی توجہ سے انہیں درجہ کمال تک پہنچا دیا اور جب ہجوم خلق حد درجہ بڑھا تو شیخ جمال الدین ہانسوی کو اپنی مسند خلافت دے کر انہیں ہانسی میں ٹھہرنے کی ہدایت فرمائی اور خود اجودھن (پاک پتن) کی طرف چل پڑے۔ یہ علاقہ مدت سے باران رحمت کا منتظر تھا۔ ہانسی سے روانگی کے بعد بابا فرید پہلے فرید کوٹ پہنچے جہاں آپ کی ملاقات حضرت خواجہ نظام الدین اولیا سے ہوئی جو اس وقت نوجوان تھے، جو بعد میں آپ کے مرید خاص اور خلیفہ بنے۔

بابا فرید پھر کھتوال پہنچے اور اپنی والدہ محترمہ کی خدمت میں رہنے لگے۔ لیکن خلقت کا یہ عالم تھا کہ ہر طرف سے ٹوٹی پڑتی تھی۔ آپ طبعاً عزلت پسند تھے۔ جب ہجوم خلق سے بیزار ہو گئے تو ایک روز والدہ صاحبہ سے اجازت لے کر کھتوال سے چل پڑے۔ پھرتے پھراتے ایک غیر معروف قصبہ اجودھن میں پہنچے۔ اجودھن ان دنوں جنگلوں سے گھرا ہوا تھا۔ قصبے کے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

اطراف میں دور تک چند بستیاں تھیں۔ آپ نے دارالحکومت یا کسی بڑے شہر کی بجائے اس سنسان بے آباد دور افتادہ اور پسماندہ علاقے اجودھن کو اپنے قیام کے لیے پسند فرمایا۔ غرض اجودھن سے باہر مغرب کی سمت ایک درخت کے نیچے بابا فریدؒ نے اپنا مصلیٰ بچھایا اور یادِ الٰہی میں مشغول ہو گئے۔

ایک دن آپ درخت کے نیچے بیٹھے تھے کہ ایک ہندو گوالن کا ادھر سے گزر ہوا۔ وہ آپ کو دیکھ کر رک گئی اور حیرت سے آپ کو گھورتے ہوئے دیکھنے لگی۔

آپ نے اس سے پوچھا کہ وہ کون ہے؟ اس نے بتایا کہ وہ گوالن ہے۔ روز وہ یہیں سے جاتی ہے۔

وہ آپ کی شفقت سے اتنی متاثر ہوئی کہ ایک پیالہ دودھ روزانہ آپ کے لیے لاتی۔ کچھ دیر بیٹھتی اور پھر اپنی راہ ہو لیتی۔ آپ کی باتوں سے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ یادِ حق اللہ کے لیے گھر بار چھوڑ کر جنگل میں بیٹھ گئے ہیں۔ اللہ ان کی ضرور مدد کرے گا۔ ایک روز وہ بڑی پریشانی میں آئی اور اپنے حالات بیان کرنے لگی۔ بابا جی! میں بہت پریشان ہوں۔ آپ میرے لیے دعا کریں۔ یہاں سے کچھ فاصلے پر ایک جوگی آکر ٹھہرا ہے۔ اس کے شاگرد مجھ سے دودھ لیتے ہیں لیکن قیمت نہیں دیتے۔ میں غریب عورت ہوں۔ بڑا گھاٹا اٹھانا پڑ رہا ہے۔ وہ جوگی مجھ سے کہتے ہیں کہ اگر میں انہیں دودھ نہیں دوں گی تو میرے سارے مویشی مر جائیں گے۔

بابا فریدؒ نے فرمایا "تم بے فکر رہو۔ اللہ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ تمہیں کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ ضرورت ہوئی تو ہم انہیں سمجھا بھی دیں گے۔"

ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ چند جوگی اس عورت کو ڈھونڈتے ہوئے آنکلے۔ انہوں نے جب یہ دیکھا کہ وہ کسی مسلمان فقیر کے پاس بیٹھی ہے تو ان کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔ عورت گھبرا کر اٹھنے لگی لیکن بابا فریدالدینؒ نے اشارے سے اسے بیٹھنے کا حکم دیا۔ وہ ڈرتے ڈرتے بیٹھ گئی لیکن اتنی خوف زدہ تھی کہ کبھی جوگیوں کی طرف دیکھتی تھی کبھی بابا کی طرف دیکھ لیتی تھی۔ "اس عورت کو آج میں نے یہیں بٹھا لیا ہے۔ تم بھی بیٹھ جاؤ"۔ آپ نے نہایت نرمی سے فرمایا تھا۔ لیکن آپ کے الفاظ میں ایسی تاثیر تھی کہ وہ جوگی صاحبان کے جھاگ کی طرح زمین پر بیٹھ گئے۔

جب یہ جوگی بہت دیر تک اپنے ڈیرے پر نہیں پہنچے تو ان کا گرو ڈھونڈنے کے لیے نکلا اور یہ دیکھ کر غصے سے پاگل ہو گیا کہ اس کے چیلے کسی مسلمان کے پاس اس طرح ساکت بیٹھے ہیں جیسے پتھر کے ہوں۔

اسے غصہ آیا اور بابا فریدؒ کو نقصان پہنچانے کے لیے کوئی منتر پڑھنے لگا۔ لیکن اس کا ہر منتر بے کار جا رہا تھا۔ وہ پریشان تھا کہ اس مسلمان فقیر میں ایسی کون سی طاقت ہے جو اس کے منتروں کو ناکارہ بنا رہی ہے۔ یقیناً یہ کوئی مجھ سے بڑا جادوگر ہے۔

جب اس کے تمام منتر بے کار ہو گئے تو اس نے اپنی شکست تسلیم کر لی اور آپ کے قدموں میں گر کر اپنے ساتھیوں کی رہائی کے لیے التجا کرنے لگا۔

"میرے ساتھیوں کو چھوڑ دو ورنہ یہ زندگی بھر یونہی بیٹھے رہیں گے"۔

"تم جوگی ہو۔ کیوں لوگوں کو ناحق پریشان کرتے ہو۔ اب میں دو باتیں تمہارے سامنے رکھتا ہوں۔ اسلام قبول کر کے ہمارے ساتھ رہو یا پھر اس شہر سے دور چلے جاؤ"۔ حضرت بابا فریدالدینؒ کی زبان سے جیسے ہی یہ الفاظ ادا ہوئے تمام چیلوں کو جیسے ہوش آگیا۔ گرو سمیت سب نے معافی طلب کی۔ انہوں نے اسلام تو قبول نہیں کیا لیکن اپنے وعدے کے مطابق

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

کلامِ بابا فرید

جے جاناں تل تھوڑڑے سنبھل بک بھریں
جے جاناں شوہ نڈھڑا تھوڑا مان کریں
(اگر جانتا کہ تل (زندگی) کم ہے، سنبھل کر مٹھی بھرتا۔
اگر جانتا کہ خدا بے نیاز ہے، تو تھوڑا اور کم مانگ کرتا)

چل چل گئیاں پنکھیاں جنہیں وسائے تل
سر بھریا بھی چلسی تھکے کنول اکل
(چلے گئے وہ پرندے، جنہوں نے بسایا تھا تالاب، یہ تالاب
بھی سوکھ جائے گا اور جائے گا شان رکھتا کنول اکیلا)

چت کھٹولا وان دکھ برہ وچھاون لیف
ایہہ ہمارا جیونا تو صاحب سچے ویکھ
(فکر کی چارپائی، دکھوں کی بان اور بستر فراق کی رضائی
یہی ہماری زندگی ہے، تو سچے مالک دیکھ)

کون سو اکھر، کون گن، کون سو منیا منت
کون سو ویس ہوں کری جت وس آوے کنت
(کون سے الفاظ، کون سی خوبی، کون سا موتی، منتر، کون
سا بھیس میں اپناؤں جس سے میرا محبوب مجھے مل جائے)

اک پھکا نہ گالائیں، سبھناں میں سچا دھنی
ہیاؤ نہ کیہیں ٹھاہیں، مانک سبھ امولوے
(ایک لفظ بھی روکھا نہ بول کیونکہ سب میں سچا رب بستا
ہے، کسی کا بھی دل نہ توڑ کیونکہ ہر دل انمول موتی ہے)

بھرے بلہاری تنہاں پنکھیاں جنگل جنہاں واس
ککر چگن تھل وسن رب نہ چھوڑن پاس
(ان پرندوں پہ قربان جاؤں جنگل جن کا بسیرا ہے
دشت میں آباد، کنکر کھائیں پر رب کا آسرا نہ چھوڑیں)

کیا ہنس کیا بگلا، جا کو نظر دھرے
جے تس بھاوے نانکا کاگو ہنس کرے
(کیا ہنس کیا بگلا..... اللہ جس پہ اللہ کرم کرے،
جسے وہ چاہے کرے تو کوا بھی ہنس بنا دے)

اجودھن سے کوچ کر گئے۔

لوگ ان اس تمام کارروائی کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ وہ جب آپ کے پاس سے اٹھ کر گئے تو اس وقت کے سوال ان کی زبان پر کوئی اور بات تھی ہی نہیں۔ لوگوں نے خود اپنی آنکھوں سے یہ دیکھا کہ جوگی اجودھن چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ اس واقعے کا ایسا چرچا ہوا کہ ہر شخص کی توجہ آپ کی طرف مبذول ہونے لگی۔ بے شمار لوگ آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنے لگے۔

بابا فرید کی شبانہ روز کوشش سے اجودھن (پاک پتن) میں دین اسلام کی روشنی پھیلنے لگی۔ عقیدت مندوں کی ایک بہت بڑی تعداد آپ کے ارد گرد جمع ہو گئی تو بعض کوتاہ اندیش تنگ نظر حسد و بغض کی وجہ سے بابا فرید کی مخالفت کرنے لگے۔

ان مخالفوں میں سب سے پیش پیش اجودھن کا قاضی تھا۔ جس نے پہلے تو حکومت کے کارندوں کو بابا فرید کو ستانے پر اکسایا اور جب بابا فرید کی وسیع القلبی کا یہ عالم تھا کہ وہ مخالفوں کی حرکات کو معاف فرما دیتے تھے اور اپنا دل میلا نہ کرتے تھے۔ بابا فرید کی اس شان بے اعتنائی سے قاضی کا غصہ اور بھڑک اٹھا اور اس نے بابا فرید کے خلاف سازشیں شروع کر دیں۔ اس نے ملتان کے علماء کو آپ کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کی مگر علمائے ملتان نے آپ کے خلاف کی جانے والی یہ بات رد کر دی اور قاضی کو کہا کہ تم نے ایک ایسے درویش خدا مست کا نام لکھا ہے جو کہ از خود علوم شریعت کا عالم ہے۔ ہماری کیا مجال کہ اس کے قول و فعل پر اعتراض کریں۔

قاضی کا یہ حربہ ناکام ہوا تو اس نے ایک شخص کو بابا فرید کے قتل پر آمادہ کیا۔ یہ شخص کپڑوں کے نیچے اپنی کمر میں ایک تیز دھار خنجر چھپا کر آپ کے آستانے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

پر پہنچا۔ بابا فریدؒ اس وقت عبادت میں مشغول تھے۔ صرف آپ کے ایک مرید خواجہ نظام الدین آپ کے پاس موجود تھے۔ بابا فریدؒ نے مصلے پر بیٹھے ہوئے پیچھے دیکھے بغیر دریافت فرمایا ”یہاں کوئی موجود ہے“ خواجہ نظام الدین نے جواب دیا ”آپ کا غلام نظام الدین حاضر ہے“ بابا فریدؒ نے فرمایا: یہاں ایک شخص کھڑا ہے جو کانوں میں سفید رنگ کے بندے پہنے ہوئے ہے۔ خواجہ نظام الدین نے اثبات میں جواب دیا تو بابا فریدؒ نے فرمایا: ”اس شخص کی کمر کے ساتھ چھرا بندھا ہے اور یہ میرے قتل کے ارادے سے آیا ہے اور اس سے کہو کہ اپنی عاقبت خراب نہ کرے۔“

اس سوال و جواب سے اس شخص پر ایسی دہشت طاری ہوئی کہ وہ وہاں سے بھاگ اٹھا۔

اب قاضی نے ایک پٹواری کو اکسایا جس نے بابا فریدؒ کے فرزندوں کو ناحق ستانا شروع کیا۔ جب اس کا ظلم حد سے بڑھ گیا تو صاحبزادوں نے بابا فریدؒ سے فریاد کی۔ بابا فریدؒ جلال میں آگئے اور اپنا عصا زور سے زمین پر پٹکا اور فرمایا:

”اب وہ تمہیں تنگ نہیں کرے گا“

اسی وقت ظالم پٹواری کے پیٹ میں درد اٹھا۔ اسے بابا فریدؒ کے فرزندوں پر اپنی زیادتیاں یاد آگئیں۔ اس نے لوگوں سے کہا: مجھے بابا فریدؒ کی خدمت میں لے چلو۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کے خلاف قاضی کی تمام سازشوں کو ناکام بنادیا اور رفتہ رفتہ آپ کے تمام دشمن اور حاسد خائب و خاسر ہو کر بیٹھ گئے۔

بابا فریدؒ کی زبان میں بہت مٹھاس تھی۔ انہوں نے اپنی زبان کی مٹھاس، قناعت، سادگی سے یہاں کے باشندوں پر بہت گہرے اثرات ڈالے اور لوگوں کے دل جیت لئے۔ اخلاق کریمانہ اور اوصاف حمیدہ میں اپنی قوت پنہاں ہے جس سے پتھروں کو موم کیا جاسکتا ہے۔ اجودھن کی آبادی تو پھر گوشت پوست کے انسانوں پر مشتمل تھی۔

بابا فریدالدینؒ حسن اخلاق کا ایسا نمونہ تھے کہ آپ کا مخالف بھی اعتراف کیے بغیر نہ رہتا تھا۔ جو آپ سے ایک بار مل لیتا، آپ کی نرم گفتاری کا عاشق ہو کر آپ کے پاس سے اٹھتا۔

آپ جب اجودھن میں تشریف لائے تھے۔ ابتدا میں آپ اور آپ کے ساتھیوں نے نہایت کسمپرسی کے ساتھ گزارہ کیا لیکن آپ کے حسن اخلاق نے کئی اہل ثروت کو بھی آپ کا معتقد بنادیا۔ خانقاہ آنے والوں کے لیے لنگر جاری ہوگیا۔ یہ معلوم ہوتا تھا جیسے انہوں نے اجودھن فتح کرلیا ہے۔

آپ نے اجودھن (پاک پتن) میں رشد و ہدایت کی وہ شمع روشن کی جس نے پورے جنوبی پنجاب کو منور کردیا اور اسی شمع کی کرنوں سے حضرت نظام الدین اولیاء اور حضرت صابر کلیرؒ نے دلی اور برصغیر کو منور کیا۔ بابا فریدؒ کی نظر کیمیا اثر نے جہاں گم کردہ راہوں کو دین کے دامن سے وابستہ کیا وہیں غیر مسلموں کی ایک بڑی تعداد آپ کی تبلیغ کے نتیجے میں دائرہ اسلام میں داخل ہو کر دین متین کی داعی بنی۔

ہر ذی نفس کو دنیا میں آنا ہے مقررہ وقت کے بعد اس دنیا سے جانا ہوتا ہے اسی تقاضائے فطرت کے تحت آپ ضعیف العمری میں بھرپور عبادات کے بعد اپنے محبوب حقیقی اللہ تعالیٰ سے جاملے۔ آپ کا سن وفات 1266ء (664ھ) ہے۔ آپ کا عرس ہر سال پانچ محرم الحرام کو پاک پتن میں روایتی ادب و احترام سے منایا جاتا ہے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

میرے لیے دعا کریں!

عطاء الحق قاسمی

مجھے ایک ایس ایم ایس موصول ہوا جس کے الفاظ یہ ہیں "اللہ سے دعا کریں کہ وہ میرے گناہ معاف کردے۔ ایک مسلمان" یہ ایس ایم ایس پڑھ کر میرا دل بہت چاہا دعا کی درخواست بھیجنے والے نے اگرچہ اپنا نام نہیں لکھا تھا تاہم میں نے سوچا کہ مجھے اس شخص کے لیے اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا کرنا چاہیے کہ وہ اس کے گناہ معاف کردے لیکن میں اپنے اس ارادے کو عملی جامہ نہ پہنا سکا کیونکہ اپنے ارادے پر نظر ثانی کے نتیجے میں مجھے یہ جاننا ضروری لگا کہ اس کے گناہوں کی نوعیت کیا ہے...؟ سو میں نے اس نمبر پر دو تین مرتبہ رابطہ کرنے کی کوشش کی مگر میں رابطہ کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ میرے لیے گناہ کی نوعیت جاننا اس لیے ضروری تھا کہ کہیں گناہ بخشوانے کا خواہشمند ذخیرہ اندوزوں میں تو نہیں جن کی وجہ سے پاکستان کے غریب عوام کی زندگیاں اجیرن ہو گئی ہیں۔ اس کا تعلق لینڈ مافیا سے تو نہیں جو لوگوں کی جائیدادوں پر قبضہ کرتے ہیں۔ یہ شخص اغوا برائے تاوان ایسے گناہ میں ملوث تو نہیں، اس کا تعلق کسی دہشت گرد گروہ سے تو نہیں، اس کے ہاتھوں میں کوئی انسان قتل تو نہیں ہوا، یہ قومی خزانہ لوٹنے والوں میں سے تو نہیں۔ یہ راشی تو نہیں۔ اگر یہ جج ہے تو مقدمات کا فیصلہ کسی دباؤ یا لالچ کے تحت تو نہیں کرتا، اگر فوجی ہے تو اپنے حلف کی خلاف ورزی کا مرتکب تو نہیں، اگر سیاستدان ہے تو اس کے پیش نظر پاکستان کی بجائے کسی اور کا مفاد تو نہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب جاننا اس لیے ضروری تھا کہ اگر وہ ان میں سے کسی ایک یا ان جیسے کسی دوسرے گناہ میں ملوث ہے تو اس کے لیے معافی کی دعا مانگنے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ خدائی نظام میں "این آر او" نام کی کوئی چیز نہیں جس کے تحت وہ سارے جرائم معاف ہو جائیں جن کے نتیجے میں خلق خدا ایک دوسرے سے بیزار ہو چکی ہے۔ خدا کسی کے بھی کہنے پر معاملات میں بددیانتی کی معافی نہیں دیتا لہٰذا خلق خدا سے کسی مجرم کی سفارش کرنا خود اس کے جرم میں شریک ہونے کے مترادف ہے۔ اس لیے میرے ہاتھ دعا کے لیے نہیں اٹھ سکے کیونکہ میں دعا کی درخواست کرنے والے شخص کے جرم کی نوعیت سے آگاہ نہیں تھا۔

میں نے اپنی اس الجھن کا ذکر اپنے ایک دوست سے کیا کہ میں ایک شخص کے لیے دعا کرنا بھی چاہتا ہوں مگر اللہ سے ڈر بھی لگتا ہے کہ وہ معاشرے کے کسی مجرم کے لیے دعا پر مجھ سے ناراض نہ ہو جائے، مگر بجائے اس کے کہ یہ دوست مجھے کوئی مناسب مشورہ دیتا وہ ایک دم غصے میں آ گیا اور بولا "تم اسے مجرم کیسے کہہ سکتے ہو، اس نے اپنے ایس ایم ایس میں خود کو واضح طور پر مسلمان لکھا ہے اور کسی مسلمان کے گناہوں کی بخشش کے لیے دعا کرنے میں تمہیں کیا پرابلم ہے...؟" میں نے کہا "مجھے کوئی پرابلم نہیں مگر پتہ تو چلے کہ وہ کس قسم کا گنہگار ہے کیونکہ اگر اس نے کسی کا حق غصب کیا ہے تو اپنے ان گناہوں کی تلافی کے بعد خدا سے معافی مانگنے کی صورت میں اس کی بخشش کی راہ ہموار ہو جائے گی اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حقوق العباد کے مجرم کو

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

صرف وہ شخص معاف کر سکتا ہے جس کے حقوق غصب کیے گئے ہوں۔ البتہ حقوق اللہ کی ادائیگی میں اگر کسی سے کوتاہی ہوئی ہے تو اس کے اس گناہ کی معافی کے لیے دعا کی جا سکتی ہے اور رحیم و کریم خدا اس کا یہ گناہ معاف کر سکتا ہے۔" میرا یہ دوست میری یہ بات سن کر خاصا پریشان ہوا اور اسی پریشانی کے عالم میں بولا "اگر تمہاری بات صحیح ہے اور مجھے لگتا ہے صحیح ہے کیونکہ مجھے یاد پڑتا ہے میں نے بھی حقوق العباد کے باب میں یہ بات پڑھی ہے۔ تو پھر ہم مسلمانوں کو کلمہ پڑھنے کا کیا فائدہ ہوا.....؟" میں نے جواب دیا "کوئی ایک فائدہ ہو تو بتاؤں، جس نے ایک مرتبہ دل سے لا الہ الا اللہ کہہ دیا اور اپنے عمل سے اس کی تصدیق بھی کر دی، اس کے بعد دنیا کے خداؤں کی حیثیت اس کی نظروں میں ہیچ ہو گئی۔ اس کے علاوہ قرآن کے لفظوں میں وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے عمل صالح کیے ان کے لیے جنت کی بشارت ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔"

میں نے محسوس کیا کہ میرا دوست میری باتوں سے مزید پریشان ہو گیا ہے چنانچہ وہ روہانسا سا ہو کر بولا "یہ تم نے مجھے کس چکر میں ڈال دیا ہے۔ میں تو یہ سوچ کر پورے خشوع و خضوع سے عبادات میں مصروف رہتا تھا اور صرف اسی کو عمل صالح گنتا تھا بلکہ اب تو میں نے داڑھی رکھنے کا فیصلہ بھی کر لیا تھا کہ اللہ تعالیٰ میری ان نیکیوں کے طفیل میرا وہ گناہ معاف کر دے گا جو میں نے اپنے یتیم بھتیجے کی جائیداد پر قبضے کی صورت میں کیا ہے۔" اس پر میں نے اسے تسلی دی اور کہا "شکر ہے تم گناہ کو گناہ تو سمجھتے ہو چنانچہ مجھے یقین ہے کہ اس احساس گناہ کے نتیجے میں تم اپنے یتیم بھتیجے کی غصب کی گئی جائیداد اسے واپس کر دو گے۔ اس کے بعد دیکھنا اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری عبادت کا کتنا اجر عطا فرمائیں گے!"

میرا خیال تھا میرا دوست میری گفتگو کے زیر اثر اپنے رزق کو حرام کی آلائشوں سے پاک کرنے پر آمادہ ہو جائے گا لیکن میں نے اسے شش و پنج میں مبتلا دیکھا تو پوچھا "کیا بات ہے، تم مجھے کچھ کنفیوزڈ لگ رہے ہو.....؟" بولا "تم ٹھیک کہتے ہو، اللہ کی خوشنودی کے لیے مال کی قربانی کوئی آسان کام نہیں، ویسے بھی تم ایسے داڑھی مونچھ منڈے شخص کی باتوں میں آ کر میں دنیا کی لذتوں سے منہ موڑنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ میں اس سلسلے میں کسی عالم دین سے مشورہ کروں گا۔ مجھے اب بھی یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات غفور الرحیم ہے۔ وہ میری عبادتوں کے طفیل میرا یہ گناہ معاف کر دے گا۔" میں نے جواب دیا "اے نادان شخص، اللہ تعالیٰ ظالموں کے لیے نہیں، مظلوموں کے لیے غفور الرحیم ہے۔ تم کسی غلط فہمی میں نہ رہنا" لیکن میرا یہ دوست میری یہ بات سنے بغیر اٹھ کر چلا گیا تھا!

بہرحال محسن صاحب نے مجھ سے گناہوں کی معافی کے لیے خدا سے دعا کرنے کی درخواست کی تھی۔ میں ایک مرتبہ پھر ان کا موبائل نمبر ڈائل کرنے لگا ہوں تاکہ ان سے ان کے گناہ کی نوعیت معلوم کر سکوں۔ آپ براہ کرم اس دوران میرے گناہوں کی معافی کے لیے دعا کریں تاہم اگر آپ مجھ سے میرے گناہوں کی نوعیت کی بات نہ پوچھیں تو آپ کی مہربانی ہوگی بلکہ میں نے اس حوالے سے اوپر کی سطور میں جو کچھ لکھا ہے وہ آپ بھول جائیں کیونکہ میں پیرزادہ ہوں اور پیرزادوں کے کیس کی نوعیت دوسروں سے مختلف ہوتی ہے!

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY READING Section

اقوالِ زرّیں

مرتبہ: زویا علی

اقوال کسی بھی مفکر کی تعلیمات کا نچوڑ ہوتے ہیں۔ ذخیرہ اقوال کا مطالعہ کرنے سے ہمارے لیے یہ ممکن ہو جاتا ہے کہ ہم کم سے کم وقت میں زیادہ وافکار تک رسائی حاصل کر سکیں۔ ایک صاحب دانش کی تعلیمات کو اگر ایک درخت سے تشبیہ دی جائے تو اقوال اس شجر سایہ دار کا پھل ہوتے ہیں۔ یوں ہم کہہ سکتے ہیں کہ اقوال کی صورت میں صدیوں کے تجربات چند لمحوں میں ہمارے حاشیہ ذہن پر پھیل جاتے ہیں۔ تاریخ اقوام عالم اس بات کی گواہ ہے کہ مشاہیر کے اقوال نے قوموں کی زندگی میں کیا کیا انقلابات پیدا کیے۔

روحانی ڈائجسٹ کے اس سلسلے میں ہم ہر ماہ کسی صاحب علم و دانش ہستیوں اور مفکرین کے اقوال پیش کریں گے۔

اس ماہ کی شخصیت

واصف علی واصف

واصف علی واصف دور حاضر کے ایک مشہور مفکر، شاعر، مصنف، اور کالم نگار تھے۔ ان کی کتابیں دانش کا مرقع ہیں۔ ان کتابوں کے مطالعے سے روح کو غذا، قلب کو تقویت اور قوت عمل کو تحریک ملتی ہے۔ ان کے اقوال انسانی رویوں کی عکاسی کرتے ہوئے پرکشش انداز میں اصلاح کرنے کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔

واصف علی واصف اس دنیائے فانی کی اصل حقیقت کو اجاگر کرتے ہیں۔ واصف صاحب کے افکار میں سب سے نمایاں خصوصیت امید ہے۔ آپ کے اقوال انسانی کردار میں بلند خیالی کا جوہر پیدا کرتے ہیں۔ آپ کے اقوال فصاحت و بلاغت کے شاہکار ہیں۔ آپ کے بعض اقوال اپنے اندر پورا مضمون لیے ہوتے ہیں۔ آپ کے بیشتر اقوال ضرب المثل کی حیثیت بھی اختیار کر چکے ہیں۔

[1] بے سکونی تمنا کا نام ہے۔ جب تمنا تابع فرمانِ الٰہی ہو جائے تو سکون شروع ہو جاتا ہے۔

[2] ہماری آنکھیں اس وقت کھلتی ہیں۔ جب ہماری آنکھیں بند ہونے والی ہوتی ہیں۔

[3] جو شخص سجدوں میں روتا ہے۔ اسے تقدیر پر رونا نہیں پڑتا۔

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

[4] غلام کو غلامی پسند نہ ہو تو کوئی آقا پیدا نہیں ہوتا....

[5] پاکستان نور ہے — نور کو زوال نہیں....

[6] جو تلاش کرنے گا پائے گا

[7] ہمارا علم ہم سے پہلے آنے والوں کی تحریر سے ہے

[8] منافق وہ ہے جو اسلام سے محبت کرے اور مسلمان سے نفرت۔

[9] زیادہ بولنے والا انسان مجبور ہوتا ہے کہ وہ سچ اور جھوٹ کو ملا کر بولے۔

[10] ہم اپنے جسم سے تو دوسروں کو ہرا سکتے ہیں، لیکن اصل فاتح وہ ہے جو اپنے اخلاق سے دوسروں کو ہرا دے

[11] اللہ کی تقدیر پر ایمان لانے سے ہم ہر وقت پریشان رہنے سے بچ سکتے ہیں

[12] سوچنے والوں کی دنیا، دیکھنے والوں کی سوچ سے الگ ہوتی ہے

[13] دولت عزت نہیں پیدا کرتی خوف پیدا کرتی ہے

[14] ہر پست خیال خود غرض ہوتا ہے اور ہر بلند خیال بے غرض۔

[15] محبت میں غیر کی رائے لینا حرام ہے۔

[16] ہر وہ آدمی جو ضرورتوں کے وقت حقیقتوں کو ترک کر دیتا ہے وہ آدمی کبھی خاندان نہیں کر پائے گا

[17] اینٹ کا اینٹ سے رابطہ ختم ہو جاتا ہے تو دیواریں اپنے بوجھ سے گرنا شروع ہو جاتی ہیں

[18] چھوٹی چھوٹی باتیں دل میں رکھنے سے بڑے بڑے رشتے کمزور ہو جاتے ہیں۔

[19] خوشی اور غمی، موسموں کی طرح آتے جاتے رہتے ہیں

[20] بعض اوقات ندامت عبادت سے زیادہ قبول ہو جاتی ہے

[21] بے مقصد انسان مر تا نہیں، جیتا ہے با مقصد مر کے بھی زندہ رہتا ہے

[22] راستہ جاننے اور راستہ طے کرنے میں بہت فرق ہے

[23] انسان پر راستہ کبھی بند نہیں ہوتا.... ہر دیوار کے اندر دروازہ ہے، جس میں سے مسافر گزرتے رہتے ہیں۔

[24] جس نے معاف کیا، وہ معاف کر دیا جائے گا۔

[25] جس سفر کا انجام کامیابی ہے، اس سارے سفر کو ہی کامیابی کہنا چاہیے۔

[26] کسی شے سے اس کی فطرت کے خلاف کام لینا ظلم ہے۔

[27] غصہ اعتماد میں کمی کا نام ہے

[28] الفاظ ہمارے تعلقات کو استقامت بخشتے ہیں

[29] اگر خواہش اور آرزو بھی نہ رہے تو غم کیا اور خوشی کیا۔

[30] اس غریب کا شکر ادا کرو جس نے آپکو سخاوت عطا کر دی

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

[31] عالم اس لیے مغرور ہے کہ وہ بہت کچھ جانتا ہے۔ دانا اس لیے دھیما ہے کہ اس نے ابھی بہت کچھ جاننا ہے

[32] زندگی کے تپتے صحرا میں حضور پاک ﷺ کا ذکر جنت کی ہوا کی طرح ہے۔

[33] غصے کی موجودگی میں کسی کو معاف کر دینا بھی صدقہ ہے۔

[34] اپنے سے کمتر کا خیال رکھنا سکون قلب کا ذریعہ ہے

[35] گناہوں سے گریز کرنا بڑی کرامت ہے

[36] یقین والا انسان کبھی اللہ سے محروم نہیں ہوتا

[37] محبت کوشش یا محنت سے حاصل نہیں ہوتی یہ عطا ہے

[38] سکون حاصل کرنے کی کوشش چھوڑ دو سکون دینے کی فکر کرو

[39] ہم خود کو معیار سمجھتے ہیں اور دوسروں کو ناپتے رہتے ہیں

[40] لوگ اللہ سے قرب کے علاوہ ہر چیز مانگتے رہتے ہیں

[41] نگاہ کا عادل ہونا یہ ہے کہ دوسرے کی بچی میں اپنی بچی نظر آئے اور تجھے اپنے حق سے زیادہ ملنے والے حصے سے پہلے دوسروں کے حق سے محروم رہنے کا خیال آئے۔

[42] اگر عشق زندہ ہو تو نفس کا زور ختم ہو جاتا ہے

[43] کچھ لوگ زندگی میں مر جاتے ہیں اور کچھ مرنے کے بعد بھی زندہ

[44] خوف باہر نہیں ہوتا بلکہ خوف آپ کے اندر ہوتا ہے

[45] رحم اس نقش کو کہتے ہیں جو انسانوں پر ان کی خامیوں کے باوجود کیا جائے۔

[46] پست خیال انسان اپنے وجود کو پالتا ہے اور بلند خیال انسان اپنے وجود کو ڈھالتا ہے۔

[47] دوسروں میں برائیاں تلاش کرنا جاہلوں کا کام ہے۔

[48] سب سے بڑی قوت قوت برداشت ہے۔

[49] خوش نصیب انسان وہ ہے جو اپنے نصیب پر خوش رہے۔

[50] جو کرتا ہے اللہ کرتا ہے اور اللہ جو کرتا ہے صحیح کرتا ہے۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

[51] پریشانی حالات سے نہیں' خیالات سے ہوتی ہے۔

[52] جب ہماری خواہشات پاؤں حاصل کی چادر سے باہر نکل جاتے ہیں تو ہمیں سکون نہیں ملتا

[53] بے عملی، بدعملی سے بدرجہا بہتر ہے۔

[54] اللہ کا بڑا کرم ہے کہ اس نے ہمیں بھولنے کی صفت دی، ورنہ ایک غم ہمیشہ کیلئے غم بن جاتا۔

[55] بدی کا موقع ہو اور بدی نہ کرو تو یہ بہت بڑی نیکی ہے۔

[56] کسی انسان کے ساتھ ایسا سلوک نہ کرو جو تم اپنے ساتھ نہیں چاہتے۔

[57] ہمارا ہونا کس کام کا کہ ہمارے نہ ہونے سے کسی کو کچھ فرق نہ پڑے۔

[58] صرف بزرگوں کی یاد منانے سے بزرگوں کا فیض نہیں ملتا، بزرگوں کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے سے بات بنتی ہے۔

[59] بادشاہوں نے بادشاہی چھوڑ کر درویشی تو قبول کی لیکن کسی درویش نے درویشی چھوڑ کر بادشاہی نہیں قبول کی۔

[60] جوانی سولہ سال کی عمر کا نام نہیں، ایک انداز فکر کا نام ہے۔ ایک شخص سولہ سال میں بوڑھا ہو سکتا ہے اور ایک شخص ساٹھ سال میں جوان۔

[61] ایک انسان نے کہا کہ جب مرنا ہی ہے تو عمل کیا کرنا؟ دوسرے نے کہا چونکہ مرنا ہی ہے اس لئے تو عمل ضروری ہے۔

[62] اللہ کا راستہ مومن کے دل کے دروازے سے شروع ہوتا ہے۔

[63] ضمیر کی آواز نہ تو ظاہری زبان سے بولی جاتی ہے اور نہ ہی ان کانوں سے سنائی دے سکتی ہے۔

[64] انسان بدصورت سے خوبصورت بن سکتا ہے کہ شخص بھی میک اپ کر سکتا ہے لیکن وہ فطرت نہیں بدل سکتا۔

[65] دنیا میں سب سے آسان کام کسی کو نصیحت کرنا ہے اور سب سے مشکل کام نصیحت پر عمل کرنا ہے۔

[66] وہ لوگ جو انسان کو چھوڑ کر یا انسان سے منہ موڑ کر خدا کو تلاش کرتے ہیں، کامیاب نہیں ہو سکتے۔

[67] روزے کے انکاری جب عید مناتے ہیں تو ان کے چہرے بے نور ہوتے ہیں۔

[68] پریشانی حالات سے نہیں، خیالات سے پیدا ہوتی ہے

[69] غم پریشانی دراصل انسانی فیصلے اور اللہ کی حکمت کے درمیان فرق کا نام ہے۔

[70] اولاد کو زمانہ جدید کے مطابق تعلیم دو تاکہ رزق کما سکیں اور دین کا علم دو تاکہ وہ با ادب ہو جائیں۔

[71] تنکے کو کبھی حقیر نہ سمجھو ورنہ وہ تمہاری آنکھ میں پڑ جائے گا۔

[72] بےدل کی قیامت ہر روز شام کو ہو جاتی ہے۔

[73] جب تک اپنے آپ کو اللہ کے آگے پوری طرح جھکا ہوا نہ پاؤ کسی انسان کو اپنے سامنے جھکا ہوا محسوس نہ کرنا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

آزمائش

مارک ٹوئن

دنیا میں اکیلا ہونا بھی کسی عذاب سے کم نہیں۔ اس محرومی کا احساس صرف وہی کر سکتا ہے جو اپنوں کی چاہت کو ترس گیا ہو۔

ستائیس برس کی عمر میں، میں بھی تنہائی کے اسی آزار سے دوچار تھا، لیکن میں نے یہ احساس محرومی ذہن پر مسلط نہیں ہونے دیا۔ ان دنوں میں سان فرانسسکو کے ایک اسٹاک ایجنٹ کے پاس کلرک کی حیثیت سے ملازم تھا۔

کھلے سمندر میں کشتی رانی میرا خاص مشغلہ تھا۔ اس مشغلے نے افسردگی اور یاسیت کو مجھ پر طاری نہیں ہونے دیا تھا۔ میں صبح سویرے ہی کشتی سمندر میں نکال لے جاتا اور شام تک نیلگوں سمندر کی ابھرتی ڈوبتی موجوں میں کھویا رہتا۔ کبھی کبھار کوئی حسین لڑکی کسی بجرے یا کشتی پر میرے قریب سے گزرتی تو میں بے اختیار مسکرا اٹھتا۔

ایک شام جب میں نے واپسی کی راہ لی تو یہ جانکاہ انکشاف ہوا کہ میری کشتی کھلے سمندر میں بہت دور پہنچ چکی ہے۔ دراصل ان دنوں میں ایک لڑکی کے تعاقب میں تھا جو حسن و رعنائی کا دلفریب پیکر تھی۔ میری کشتی میں اچانک ہی کوئی خرابی پیدا ہو گئی تھی جس سے لڑکی تو دور نکل گئی اور جب میں نے کشتی چلائی تو مجھ پر یہ حقیقت آشکارا ہوئی کہ میں بھٹک چکا تھا۔

لیکن میری مشکل ایک چھوٹے مال بردار جہاز نے حل کر دی۔ میں جہاز والوں کو متوجہ کرنے کے لیے پھیپھڑوں کی پوری قوت سے چلانے لگا۔ انہوں نے مجھے دیکھ لیا اور اس طرح میں مچھلیوں کی خوراک بننے سے بچ نکلا۔ یہ چھوٹا سا مال بردار جہاز لندن جا رہا تھا۔ گو جہاز والوں نے مجھے سمندر میں بھٹکنے سے بچا لیا، لیکن طویل سفر کے دوران مجھ سے مشقت طلب کام بھی لیے۔ آخر خدا خدا کر کے شیطان کی آنت کی طرح طویل سفر ختم ہوا اور مجھے لندن پہنچ کر جہاز سے اتار دیا گیا۔

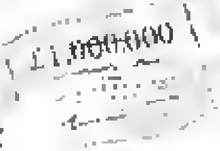

جب میں نے لندن کی سرزمین پر قدم رکھا، میری حالت بھکاریوں جیسی تھی۔ میلے کچیلے کپڑے، جن پر جگہ جگہ پیوند کاری نمایاں تھی اور جیب میں صرف ایک ڈالر۔

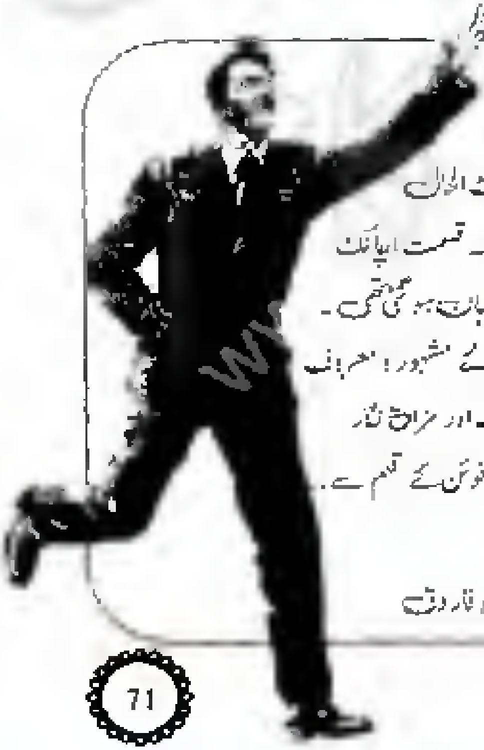

ایک مفلوک الحال شخص کا قصہ، قسمت اچانک اس پر مہربان ہو گئی تھی۔ عالمی ادب کے مشہور و معروف مفکر، ادیب اور مزاح نگار مارک ٹوئن کے قلم سے۔

ترجمہ: انجم فاروق

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

پیدا تم مجھے بمشکل چند ہی گھنٹوں کے لیے سر چھپانے کی جگہ اور خوراک مہیا کر سکی۔ اس کے بعد میں بالکل قلاش تھا۔ بھوک کی شدت سے جسم نڈھال اور ٹانگیں بے جان ہو رہی تھیں۔ اسی عالم میں پورٹ لینڈ پیلس Portland Palace سے گزرتے وقت میری نگاہ ایک بچے پر پڑی جس نے بڑی سی ناشپاتی سے صرف ایک ہی ٹکڑا کھایا اور پھر جلدی سے ناشپاتی نالی میں پھینک کر اپنی کار میں سوار ہو گیا۔ میری بھوکی نگاہیں اس ناشپاتی پر جم گئیں جو نالی کے کیچڑ میں لت پت ہو گئی تھی۔ میری فاقہ کشی کو چھتیس گھنٹے گزر گئے تھے۔ آنتوں میں بل پڑنے لگے، آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا۔ میں آگے بڑھنے کا ارادہ کرتا اور کسی راہ گیر کو دیکھ کر رک جاتا۔ پھر منظر صاف دیکھ کر آگے بڑھا اور ناشپاتی اٹھانے کو جھکا ہی تھا کہ اچانک سامنے والے مکان کی کھڑکی کھلی اور ایک آدمی کی بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اندر آ جاؤ برخوردار"۔

میں بلا سوچے سمجھے مکان کے دروازے کی طرف بڑھ گیا اور ایک ملازم کی رہنمائی میں چلتا ہوا ایک آراستہ کمرے میں پہنچا جہاں دو ادھیڑ عمر آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے ملازم کو رخصت کر دیا اور مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ غالباً انہوں نے کچھ دیر پہلے ہی ناشتہ کیا تھا۔

میز پر ناشتے کی بچی کھچی اشیاء دیکھ کر میرے منہ میں پانی بھر آیا، لیکن ان لوگوں نے مجھے اخلاقاً یا مروتاً بھی کھانے کو نہ پوچھا۔ میرے دل میں ایک ٹیس سی اٹھی۔ دونوں بوڑھوں میں کسی مسئلے پر گرما گرم بحث ہو چکی تھی۔ اب میں ان کے روبرو کھڑا یہ جاننے کا منتظر تھا کہ مجھے کیوں بلایا گیا ہے۔ وہ مجھ سے میرے بارے میں مختلف سوالات کرنے لگے جس سے انہیں میرے بارے میں بہت کچھ معلوم ہو گیا۔

میرے حالات جاننے کے بعد انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ آیا میں ان کا ایک اہم کام کر سکتا ہوں یا نہیں۔ میں نے کام کی نوعیت کے بارے میں معلوم کیا۔ ان میں سے ایک بوڑھے نے میرے ہاتھ میں ایک لفافہ تھماتے ہوئے کہا کہ سب کچھ اس بند لفافے میں تحریر ہے معلوم ہو جائے گا کہ مجھے کیا کرنا ہوگا۔ میں لفافہ کھولنا ہی چاہتا تھا کہ اس نے مجھے روک دیا کہ میں یہ لفافہ گھر لے جا کر آرام اور سکون سے کھول کر پڑھوں، مزید یہ کہ مجھے جلد بازی سے اجتناب کرنا چاہیے۔ میں الجھ گیا۔ اپنی الجھن دور کرنے کے لیے میں نے اس معاملے پر بات کرنے کی کوشش کی، لیکن انہوں نے مجھے کچھ سننے کا موقع دیے بغیر رخصت کر دیا جس سے مجھے اپنی توہین کا احساس بھی ہوا، لیکن میں اس حالت میں نہیں تھا کہ ان سے الجھ سکتا۔ یوں بھی ہم جیسے غریب تو دولت مندوں کا کھلونا ہوتے ہیں جن سے دل بہلانا وہ اپنا حق سمجھتے ہیں۔

❖ ❖ ❖

مکان سے باہر نکلتے ہی ایک مرتبہ پھر میرے پیٹ میں بھوک سے اینٹھن ہونے لگی۔ اب میں شرم کو بالائے طاق رکھ کر ناشپاتی کی طرف بڑھا، لیکن اسے ایک تیز پانی کا ریلا بہا لے گیا تھا۔ مجھے دونوں بوڑھوں پر غصہ آنے لگا جن کی وجہ سے میں ناشپاتی سے محروم ہو گیا تھا۔ ناشپاتی بڑی تھی اور پانی سے دھونے کے بعد پیٹ بھرنے میں کافی معاون ثابت

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY
READING Section

امریکی مفکر، ادیب اور طنز نگار

مشہور امریکی مفکر، ادیب اور طنز نگار مارک ٹوین Mark Twain کے نام سے کون واقف نہیں۔ آپ کے اقوال زریں دنیا بھر میں بہت زیادہ مشہور ہیں اور اکثر کتابوں میں بطور اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں۔ مارک ٹوین کا اصل نام سیموئل لینگورن کلیمنز تھا مگر وہ اپنے قلمی نام مارک ٹوین سے زیادہ مشہور ہیں۔ مارک ٹوین 30 نومبر 1835ء کو فلوریڈا، مسوری، امریکہ میں پیدا ہوئے۔ بارہ سال کی عمر میں اپنی تعلیم کا سلسلہ ذمہ داریوں کی وجہ سے منقطع کرنا پڑا چنانچہ مارک ٹوین نے اسکول چھوڑ دیا اور مختلف اوقات میں اسٹیم بوٹ پائلٹ، زمینی کان کن اور صحافی کے فرائض ادا کیے۔ مگر بطور ایک مزاح نگار، طنز نگار اور مصنف کافی شہرت حاصل کی۔ مارک ٹوین کو ان کے ناول Adventures of Huckleberry Finn اور The Adventures of Tom Sawyer اور دیگر کہانیوں میں لکھے بیشتر اقوال، بزلہ سنجی اور حاضر جوابی کے باعث ناقدین اور عوام میں سے زبردست انداز میں سراہا گیا۔ اپنی تحریروں سے مارک ٹوین نے اچھی خاصی رقم کمائی مگر کچھ کاموں میں بغیر سوچے سمجھے رقم لگانے کی وجہ سے انہیں بہت سے معاشی مسائل کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ مارک ٹوین نے اپنی موت سے قبل اپنی آپ بیتی قلم بند کر دی تھی تاہم انہوں نے یہ بھی لکھا تھا کہ اسے ان کی موت کے سو سال کے بعد شائع کیا جائے۔ مارک ٹوین کا انتقال 21 اپریل 1910ء میں کنیکٹیکٹ میں ہوا اور ان کی آپ بیتی سو سال بعد سال 2010ء میں شائع بھی ہوئی۔

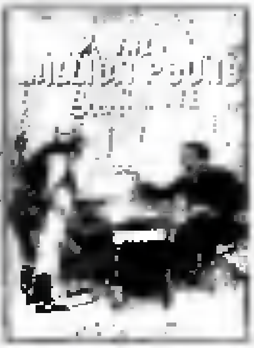

زیر نظر کہانی دراصل 1893ء میں مارک ٹوین کی شائع کہانی The Million Pound Bank Note کا ترجمہ ہے۔ جس کا مرکزی کردار ہنری ایڈمز Henry Adams ایک ایک معمولی نوکری پیشہ سا شخص ہے۔ ایک دن قسمت اسے بھوکا کر ایسی حالت میں دوسرے شہر پہنچا دیتی ہے کہ اس کے پاس ایک پیسہ نہیں ہوتا۔ فاقہ کشی کی حالت میں اس کی ملاقات دو اجنبیوں سے ہوتی ہے۔ وہ آزمائش کے لیے ہنری کو دس لاکھ پونڈ کا نوٹ دیتے ہیں مگر ان کی ایک شرط ہوتی ہے۔۔۔ مارک ٹوین کی یہ کہانی بہت مقبول ہوئی اس کہانی پر تقریباً 5 فلمیں بن چکی ہیں جس میں 1954ء کی ایک ہالی وڈ فلم زیادہ مشہور ہوئی جس میں اداکار گریگوری پیک نے ہنری کا کردار ادا کیا۔ اس کے علاوہ اس کہانی کو بی بی سی ٹیلیویژن پر ڈرامہ کے قالب میں بھی ڈھالا جا چکا ہے۔

ہو سکتی تھی۔

زندگی اس وقت مجھے ناقابل برداشت بوجھ معلوم ہو رہی تھی۔ میں لڑکھڑاتا ایک طرف چل پڑا۔ گلی کا موڑ مڑتے ہی جیسے ہی وہ مکان نظروں سے اوجھل ہوا میں نے لفافہ کھول لیا۔ لفافے میں ایک نوٹ دیکھ کر میری آنکھیں پھٹ گئیں۔ چند لمحے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

قبل مجھے ان بوڑھوں پہ تاؤ آ رہا تھا، لیکن اب ان کے بارے میں میرے خیالات یکسر بدل گئے تھے۔ میں نے فوری طور پر تو لفافے سے نوٹ نکالنے کی کوشش کی نہ اس میں موجود خط پڑھنا ضروری سمجھا۔ میرے جسم میں تازگی کی ایک لہر سی دوڑ گئی۔

میں نے لفافہ جیب میں رکھا اور تیز تیز چلتا کسی ریستوران کی تلاش میں نظریں دوڑانے لگا۔ مجھے زیادہ دور نہیں جانا پڑا۔ دوسرے موڑ پہ ایک چھوٹا سا ریستوران نظر آ رہا تھا۔ اندر داخل ہو کر میں نے کھانا لانے کا حکم دیا۔ کھانا میز پہ آتے ہی میں کھانے پر بری طرح ٹوٹ پڑا اور اس وقت تک کھاتا رہا جب تک پیٹ میں گنجائش باقی رہی۔ بالآخر کھانا ختم کرنے کے بعد میں نے اطمینان سے جیب سے لفافہ نکالا اور جیسے ہی نوٹ باہر کھینچا مجھ پر سکتہ طاری ہو گیا۔

آپ کو یاد ہو گا کہ سرکاری شعبے میں غیر ممالک سے رقم کے تبادلے میں سہولت کے لیے ایک موقع پر بینک آف انگلینڈ نے دس دس لاکھ پونڈ کی مالیت کے دو نوٹ جاری کیے تھے اور اپنے ہاتھوں میں بینک آف انگلینڈ کا دس لاکھ پونڈ مالیت کا ویسا ہی نوٹ دیکھ کر میں بے ہوش ہوتے ہوتے بچا تھا۔

مجھ جیسے مفلوک الحال شخص کے لیے دس لاکھ پونڈ کا مطلب تھا فوری گرفتاری.... میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور دماغ میں آندھیاں سی چلنے لگیں اور مجھے اپنی بصارت پر یقین نہ آیا۔ مگر حقیقت سامنے تھی جس سے انکار بھی ممکن نہیں تھا۔

تقریباً ایک منٹ تک مجھ پر یہی کیفیت طاری رہی۔ حواس بحال ہوتے ہی میری نظر سب سے پہلے ریستوران کے مالک پر پڑی جس کی نظریں نوٹ پہ مرکوز تھیں اور جسم کا ہر حصہ یوں ساکت تھا جیسے پتھر کے مجسمے میں تبدیل ہو گیا ہو۔ میں چند لمحے اس کا جائزہ لیتا رہا پھر فوراً ہی میرے ذہن میں تحریک ہوئی اور میں نوٹ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے لاپروائی سے بولا "اس میں سے کھانے کے پیسے کاٹ کر باقی رقم واپس کر دیں"۔

میری آواز سن کر جیسے وہ ہوش میں آ گیا اور انتہائی ندامت اور معذرت کا اظہار کرتے ہوئے بتانے لگا کہ اس مالیت کے نوٹ کا کھلا نہیں ہے۔ میری کوشش کے باوجود اس نے نوٹ کی طرف ہاتھ نہیں بڑھایا البتہ اس کی حیرت سے پھٹی نظریں نوٹ پر چپکی رہیں۔ میں نے نوٹ مزید آگے بڑھایا تو یوں سمٹ گیا جیسے وہ اچھوت ہو۔

"اس زحمت کے لیے معذرت خواہ ہوں، لیکن مجھے افسوس ہے کہ میرے پاس کھلے پیسے نہیں جس سے کھانے کی قیمت ادا کر سکوں، اس لیے آپ کو یہی نوٹ کھلا کروانا ہو گا"۔ یہ کہہ کر میں نے نوٹ اس کے بالکل قریب کر دیا۔

مگر وہ نوٹ چھونے کے لیے تیار نہیں تھا البتہ اس بات پر آمادہ ہو گیا کہ میں کھانے کی قیمت پھر کسی وقت ادا کر دوں۔ میں نے عذر پیش کیا کہ ممکن ہے مجھے طویل عرصے تک اس طرف آنے کا موقع نہ ملے اس لیے میں اپنے سر پر قرض کا یہ بوجھ نہیں لادنا چاہتا۔ مگر وہ بھی اپنی ہی قسم کا آدمی تھا۔

اس نے نا صرف یہ پیش کش کی کہ میں جب اور جس وقت چاہوں یہاں آ کر اپنی پسند کی کوئی چیز کھا پی سکتا ہوں بلکہ اگر پسند کروں، تو یہاں میرا مستقل کھاتہ بھی کھل سکتا ہے۔ شاید اس کے خیال میں میں

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

کوئی بہت بڑا رئیس تھا جو سیدھے سادے لباس میں ملبوس، جیب میں دس لاکھ پونڈ کا نوٹ رکھ کر لوگوں کی کیفیات سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

ہماری اس بحث کے دوران ایک اور گاہک اندر داخل ہوا تو مالک مجھے نوٹ چھپانے کا اشارہ کرنے لگا پھر میرے سامنے اس طرح کورنش بجا لایا جیسے میں زر خرید غلام ہو۔ پھر وہ مجھے دروازے تک رخصت کرنے بھی چلا آیا۔

❖❖❖

ریستوران سے نکلتے ہی میں اس مکان کی طرف دوڑا جہاں ان بوڑھوں سے میری ملاقات ہوئی تھی میرا خیال تھا کہ انہوں نے مجھے غریب سمجھ کر میری مدد کی تھی، لیکن کسی وجہ سے نوٹ کے بجائے لفافے میں غلطی سے دس لاکھ پونڈ کا نوٹ رکھ دیا تھا۔ اس سے پہلے کہ یہ نوٹ میرے قبضے میں پا کر پولیس مجھے آہنی سلاخوں کے پیچھے دھکیل دے، میں ان شریف بوڑھوں کی غلطی درست کرنا چاہتا تھا۔ پکڑے جانے کی صورت میں، میں پولیس کو کس طرح یقین دلا سکتا تھا کہ وہ نوٹ مجھے ان لوگوں نے دیا تھا۔

مجھے شبہ تھا کہ اپنی غلطی کا احساس ہونے کے بعد ان لوگوں نے پولیس کو اطلاع نہ کر دی ہو۔ اس وقت مجھ پر گھبراہٹ اور پریشانی طاری تھی۔ لیکن جب میں مکان کے سامنے پہنچا تو کوئی غیر معمولی نقل و حرکت نہ پا کر میری گھبراہٹ کچھ کم ہوئی۔ میں اس نتیجے پر پہنچا کہ ان لوگوں کو ابھی تک اپنی غلطی کا احساس نہیں ہوا تھا۔ دستک کے جواب میں اسی مجہول سے ملازم نے دروازہ کھولا۔ اسے دیکھتے ہی میں نے شریف بوڑھوں کے متعلق استفسار کیا تو اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا "وہ لوگ سفر پر جا چکے ہیں۔"

"جا چکے ہیں، مگر کہاں؟" بے تابی سے میری آواز بلند ہو گئی۔

"ان کے سامنے کوئی منزل نہیں تھی، وہ برِ اعظم کی سیاحت کو گئے ہیں۔" ملازم نے جواب دیا۔ "واپس کب تک آئیں گے؟" میں نے جلدی سے سوال کیا۔

"ایک ماہ بعد۔"

"ایک مہینہ! یہ تو بڑا غضب ہوا۔ کیا میرا ان سے رابطہ قائم کرنے کا کوئی ذریعہ ہو سکتا ہے، یہ ضروری ہے۔"

"میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ وہ لوگ کہاں ہوں گے۔"

"کیا گھر کے کسی اور فرد سے بات ہو سکتی ہے۔"

"افرادِ خانہ تو کئی ماہ قبل جا چکے ہیں، ان دنوں غالباً مصر یا یونان میں ہوں گے۔"

"دیکھیے جناب آپ شاید مجھ سے مذاق کر رہے ہیں۔ ان دونوں شریف آدمیوں سے ایک سنگین غلطی سرزد ہو چکی ہے جس کی میں انہیں اطلاع کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے یقین ہے وہ بیرونِ ملک سیاحت کو نہیں گئے بلکہ ادھر ادھر کہیں سیر و تفریح کو نکل گئے ہوں گے اور رات تک واپس آجائیں گے۔ میں رات کو پھر ایک چکر لگاؤں گا۔ انہیں بتا دینا کہ پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔"

"دیکھیے جناب! اگر وہ بزرگ واپس لوٹ آئے تو میں یہ پیغام ضرور دے دوں گا۔ لیکن آج بہر حال ان کی واپسی کی مجھے توقع نہیں۔ ان کے تجربات سے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

سمجھے کہ وہ لمبے سفر پر جا رہے ہیں"۔

ملازم کا جواب سننے کے بعد میرے پاس کوئی چارہ نہ تھا سوائے واپسی کے لیکن اس صورتحال نے میرے دماغ کی چولیں ہلا دیں۔ وہ ملازم کو پیغام دے گئے تھے کہ طے شدہ وقت پر واپس آجائیں گے، لیکن اس کا کیا مطلب ہے، ممکن ہے لفافے میں موجود خط کی تحریر وضاحت کر سکے.... خط تو میں نوٹ کے چکر میں بھول ہی گیا تھا۔ چنانچہ میں نے خط نکالا اور کھول کر پڑھنے لگا:

"تمہارا چہرہ اس امر کی غمازی کرتا ہے کہ تم ایک شریف النفس اور دیانت دار شخص ہو، تمہیں دیکھ کر ہم نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ نا صرف بہت غریب بلکہ اس شہر میں اجنبی بھی ہو کیونکہ تم ہر طرف نگاہ اٹھا کر ماحول کا بغور جائزہ لیتے ہو۔ اس خط کے ساتھ تمہیں کچھ رقم بھی ملے گی جو تمہیں بغیر کسی سود کے تیس دن کے لیے قرض دی جا رہی ہے۔

آج سے ٹھیک تیس دن بعد اسی مکان پر آجانا۔ میں نے تم پر ایک شرط لگائی ہے، اگر میں یہ شرط جیت گیا، تو میں تمہاری ہر وہ خواہش پوری کر دوں گا جو میرے دائرہ اختیار میں ہوگی اور جس سے تم اپنے آپ کو اہل ثابت کر دو گے"۔

❖ ❖ ❖

اس خط کے نیچے نہ تو کسی کے دستخط تھے، نہ کوئی پتہ اور نہ ہی تاریخ درج تھی۔ یہ سب میرے لیے ایک پیچیدہ گورکھ دھندے سے کم نہ تھا۔

بہر حال میں اس نتیجے پر پہنچا کہ انہوں نے ایک دلچسپ کھیل شروع کیا تھا جس کے دو مقاصد ہو سکتے تھے، یا تو وہ کوئی تجربہ کر رہے تھے یا یہ کوئی بہت گہری چال تھی۔ میں سوچنے لگا کہ اگر میں یہ نوٹ بینک آف انگلینڈ کے حوالے کر دوں کہ نوٹ متعلقہ آدمی تک پہنچا دیا جائے، تو ازیں بعد میں مجھے گرفتار کر لیا جائے گا۔ کسی مالیاتی ادارے سے نوٹ نقدی میں تبدیل کروانے کی کوشش کروں تب بھی پھنس جاؤں گا۔ میرے ذہن میں اندیشے اور وسوسے بڑھتے جا رہے تھے۔

چنانچہ اتنی بڑی رقم کے باوجود میں ایک فقیر کے روپ میں ایک تیار شدہ کپڑوں کی دکان میں داخل ہوا اور مطلوب جوڑا طلب کیا۔ میں نے جیب سے نوٹ نکالا، تو منیجر اور مالک کے ہوش اڑ گئے، وہ کبھی نوٹ اور کبھی میرے حلیے کو پھٹی پھٹی نگاہوں سے دیکھنے لگے۔

یہاں بھی ریستوران سے ملتا جلتا واقعہ پیش آیا۔ قسمت مجھ پر مہربان ہو رہی تھی۔ میں ان کے تعاون پر مزید نئے جوڑوں کا کہہ کر دس لاکھ پونڈ کا نوٹ لیے دکان سے باہر نکل آیا۔ مالک اور منیجر حیرت کی تصویر بنے مجھے دیر تک دیکھتے رہے۔

یہ خبر جلد ہی جنگل کی آگ کی طرح پورے شہر میں پھیل گئی کہ جیب میں دس لاکھ پونڈ کا نوٹ رکھ کر گھومنے والا اجنبی ہیری Harris کے ایک گھٹیا سے ریستوران میں ہر صبح ناشتہ کرنے آتا ہے۔ لوگ مجھے دیکھنے کے لیے صبح صبح ہی جمع ہونا شروع ہو جاتے۔ بعض اوقات تو اس قدر بھیڑ ہو جاتی کہ تل دھرنے کو بھی جگہ نہ رہتی۔ اس چکر میں ہیرس کا کاروبار خوب چمک اٹھا تھا۔ اب اس نے انتہائی اصرار پر مجھے لمبی لمبی رقمیں بھی بطور قرض دینا شروع کر دیں۔ شروع شروع میں تو میں کچھ جھجک کا مظاہرہ کرتا رہا،

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

لیکن چونکہ میں ضرورت مند تھا اس لیے قرض کی رقوم سے ٹھاٹ کی زندگی بسر کرنے لگا۔ اس کے ساتھ ہی دل کو یہ دھڑکا بھی لگا رہتا کہ کوئی مصیبت بھاگنے کے مانند مجھ پر نازل نہ ہو جائے۔ زندگی کی بے شمار آسائشیں مہیا ہونے کے باوجود مجھے سکون میسر نہ تھا۔ میں نے تاریک پہلو پر بھی برابر نظر رکھی ہوئی تھی۔

یہ نوٹ میرے لیے وہ تیز خنجر بن گیا تھا جو کچے دھاگے سے میری گردن پر لٹکا ہوا تھا اور یہ دھاگہ کسی بھی لمحے ٹوٹ سکتا تھا۔ میری راتوں کی نیندیں اڑ گئیں۔ ہر وقت آس پاس انجانے خطرات منڈلاتے محسوس کرتا لیکن دن کے وقت میں اپنے آپ کو بالکل مختلف محسوس کرتا۔ کسی خطرے کا احساس ہوتا نہ کوئی ڈر، خوف قریب پھٹکتا۔

رفتہ رفتہ میرا شمار شہر کے امرا میں ہونے لگا۔ مجھے بہت زیادہ اہمیت دی جانے لگی۔ انگریزی، اسکاٹ اور آئرش زبان کا کوئی اخبار ایسا نہیں تھا جو میرے تذکرے سے خالی ہوتا۔ اخبارات کے نامہ نگار میرا پیچھا کرتے اور میری دن بھر کی مصروفیت اپنے اپنے انداز میں شائع کرتے۔ اعلیٰ طبقوں میں میرا رعب بڑھتا رہا۔ روزنامہ Punch نے تو گویا اپنا ایک صفحہ میرے لیے مخصوص کر رکھا تھا۔ بعض اوقات مجھے قدرت کی ستم ظریفی پر ہنسی آتی کہ وہی شخص جو پیٹ کی آگ بجھانے کے لیے گندی نالی میں پڑی ہوئی ناشپاتی اٹھا کر کھانے کو تیار تھا آج پھلوں کے باغات خرید سکتا تھا۔

میں نے اپنا پرانا چیتھڑوں والا جوڑا بھی سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔ کبھی کبھی لطف لینے کے لیے میں وہ جوڑا پہن کر بازار میں نکل جاتا۔ اس حالت میں، میں جب کسی دکان والے سے کوئی چیز مانگتا تو وہ مجھے بھکاریوں کی طرح دھتکار دیتا۔ لیکن جب میں اس دس لاکھ کا نوٹ دکھاتا تو وہ اس طرح سکتے میں آجاتا جیسے روح اس کے جسم کا ساتھ چھوڑ چکی ہو۔

❖❖❖

اپنی شہرت کے دسویں روز میں امریکی سفیر سے ملاقات کے لیے پہنچ گیا۔ وہ بڑے خلوص اور جوش سے ملا، لیکن ناراضگی کا اظہار کیا کہ دولت اور شہرت کے نشے میں مجھے بہت دیر سے سفیر کا خیال آیا۔ میں نے اس کے عشائیے میں شرکت کی حامی بھر لی۔

اس رات امریکی سفیر کے عشائیے میں گنتی کے چند افراد ہی موجود تھے جن میں کچھ ایسے لوگ بھی شامل تھے جن کا تذکرہ میں ضروری نہیں سمجھتا۔ البتہ امریکی سفیر کی بیوی کی ایک انگریز دوست پورشیا لنگھم Portia Langham کا ذکر ضرور کروں گا۔ اسے دیکھتے ہی میں اس کے دام محبت میں گرفتار ہو گیا تھا۔

صرف دو منٹ بعد یہ انکشاف بھی میرے لیے باعث مسرت تھا کہ بائیس سالہ پورشیا لنگھم کے دل میں بھی میری محبت کا چراغ روشن ہو چکا تھا۔

اتنے میں مہمان خصوصی مسٹر لائیڈ ہیسٹنگز Lloyd Hastings تشریف لے آئے۔ مجھے آگے بلایا گیا۔ مہمان خصوصی مجھے جانتے تھے میں بھی ان سے واقف تھا "کیا آپ؟"

"جی ہاں، میں ہی وہ ایک ملین پونڈ والا شیطان ہوں۔ خیر اپنے نہیں آپ بھی چاہیں تو مجھے اس نام سے مخاطب کر سکتے ہیں۔ اب میں اس کا عادی ہو چکا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

ہوں"۔ میں نے عاجزی سے جھکتے ہوئے کہا۔

"خوب خوب! اخبارات میں اس عزلت کے ساتھ دو مرتبہ آپ کا نام بھی دیکھنے کا اتفاق ہوا لیکن میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ آپ وہی ہنری ایڈم Henry Adams ہیں جو آج سے تقریباً چھ ماہ قبل سان فرانسسکو میں ایک بروکر Blake Hopkins کے پاس ایک معمولی تنخواہ پر ملازم تھے اور اضافی چیچھی رقم کے لیے رات رات بھر میرے ساتھ بیٹھ کر کام کیا کرتے تھے۔ میں تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ آپ لندن میں اس طرح شاہانہ زندگی گزار رہے ہوں گے۔ آپ لندن کیسے آئے اور آپ کے پاس الہ دین کا چراغ کہاں سے آگیا کہ یہاں آتے ہی آپ نے دھوم مچادی؟"

"اسے تم محض ایک اتفاق کہہ سکتے ہو۔ لمبی کہانی ہے تمہیں ضرور سناؤں گا مگر اس وقت نہیں۔"

"خیر، کہو تمہارا کاروبار کیسا چل رہا ہے؟"

میں نے تھوڑی دیر بعد پوچھا۔ لائیڈ کے چہرے کی رونق غائب ہوگئی اور گہرا سانس لیتے ہوئے بولا۔ "مجھے واقعی اپنا وطن چھوڑ کر یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔ کاش تم میری کہانی سن سکتے"۔

"یہاں سے فارغ ہونے کے بعد میں تمہارے ساتھ چلوں گا اور تمہاری داستان ضرور سنوں گا۔ آج رات تم میرے پاس رہو گے، میں تمہاری پوری داستان سنوں گا"۔

"اوہ! کیا تم واقعی سنجیدہ ہو؟" یہ کہتے ہوئے لائیڈ کی آنکھیں نم آلود ہو گئیں۔

"ہاں، میں واقعی سنجیدہ ہوں اور تمہاری سرگزشت کا ایک ایک لفظ سننا چاہتا ہوں"۔

"خدا کا شکر ہے۔ ایک ایسا آدمی تو ملا جس کے دل میں میرے لیے ہمدردی کے جذبات موجزن ہیں ورنہ اس اجنبی دیس میں تو میرا کوئی پرسان حال نہیں تھا"۔

❖❖❖

اگلی ملاقات میں ہسٹنگز میرے سامنے بیٹھا اپنی رام کہانی سنا رہا تھا۔ وہ بہت سی توقعات لے کر انگلستان آیا تھا۔ یہاں آنے سے پہلے اس نے اپنی مائننگ کمپنی کے حصص فروخت کرنے کے اختیارات حاصل کرلیے تھے اور اس کا خیال تھا کہ اس سے کاروبار میں اسے کم از کم دس لاکھ ڈالر کا منافع ضرور ہوگا۔ یہاں اس نے بڑی محنت کی۔ ایک ایک پائی داؤ پر لگادی، لیکن بدقسمتی اس کے دامن سے لپٹ چکی تھی۔ سرتوڑ کوشش کے باوجود نئی کانوں کے سلسلے میں قسمت آزمانے کے لیے وہ کسی سرمایہ کار کا تعاون حاصل نہ کرسکا۔ اس طرح ایک ماہ کے اندر اندر وہ پوری طرح تباہ ہوچکا تھا۔ "ہنری" وہ آخر میں میرے ہاتھوں پر زور دے کر بولا۔ "اب صرف اور صرف تم ہی مجھے بچاسکتے ہو۔ کیا تم میری مدد کروگے...؟"

"لیکن میں تمہاری مدد کیسے کرسکتا ہوں، کیا تمہارے ذہن میں کوئی تجویز ہے...؟"

"میں نے کمپنی سے کان کنی کے حقوق ایک ملین ڈالرز میں حاصل کیے تھے۔ یہ رقم مجھے ہر صورت واپس کرنی ہے۔ تم مجھے اس رقم کے علاوہ واپسی کا کرایہ دے دو، تمہارا یہ احسان میں زندگی بھر نہیں بھلاؤں گا"۔

میں ایک دم سناٹے میں آگیا۔ میں کہنا تو چاہتا تھا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کہ میں تو خود بھکاری ہوں۔ ایک پھوٹی کوڑی کا مالک بھی نہیں۔ میرا تو بال بال قرضے میں جکڑا ہوا ہے۔ لیکن الفاظ نوک زبان پر آ کر رک گئے۔ اس وقت میرے ذہن میں ایک انوکھا خیال آیا اور میں نے خالص کاروباری لہجے میں کہا۔ "ٹھیک ہے۔ ٹھہرو! نہیں لائیڈ، میں تمہاری مدد کروں گا۔"

"اوہ، میں کس طرح تمہارا شکریہ ادا کروں ہنری، مجھے الفاظ نہیں مل رہے۔" جذبات کی شدت سے ہیسٹنگز کی آواز کپکپا رہی تھی۔

"پہلے میری پوری بات سن لو لائیڈ، میں اس طرح تمہاری مدد نہیں کروں گا جس طرح تم سمجھ رہے ہو، کیونکہ اس میں بہت بڑا خطرہ ہوگا مجھے تمہاری کان خریدنے کی ضرورت نہیں۔ میں لندن کے تجارتی مراکز میں رہ کر اپنے سرمائے کو متحرک رکھ سکتا ہوں۔ سرمایہ گردش میں رہے تو آمدن میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ میرے ذہن میں تمہاری مدد کے لیے ایک اور منصوبہ ہے۔ میں اس کان کے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں اور اس میں شبہ نہیں کہ وہ ایک سونے کے خزانے سے کم نہیں۔ اگر تم میرا نام استعمال کرو تو پندرہ دن کے اندر اندر وہ کان فروخت ہو سکتی ہے، لیکن سودا تین ملین سے کم نہیں ہونا چاہیے۔ منافع کی رقم ہم آپس میں بانٹ لیں گے۔"

بات ہیسٹنگز کی سمجھ میں آ گئی۔ وہ خوشی سے دیوانہ ہو کر ناچنے لگا۔ اگر میں اسے زبردستی نہ روکتا تو وہ یقیناً فرنیچر تک توڑ دیتا۔

"اوہ، تمہارے نام پر لندن کے تمام سرمایہ دار دوڑے چلے آئیں گے اور ایک دوسرے پر بازی لے جانے کے لیے آپس میں دست و گریباں ہونے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ میں تمہیں زندگی کے آخری لمحات تک یاد رکھوں گا۔"

اگلے چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر لندن میں تہلکہ مچ گیا تھا۔ شہر کے بڑے بڑے رئیس اور ان کے نمائندے میرے پاس دوڑے چلے آئے اور میں ہر ایک کو یہی جواب دیتا تھا۔ "ہاں میں ہیسٹنگز کو جانتا ہوں، وہ بے داغ کردار کا مالک ہے اور اس کام کے بارے میں بھی مجھے سب کچھ معلوم ہے۔"

ادھر یہ ہنگامے ہو رہے تھے ادھر میں اپنا وقت بڑے اطمینان سے گزار رہا تھا۔ میں ہر شام امریکی سفیر کے گھر پہنچ جاتا جہاں پورشیا بھی آ جاتی۔ ہم گھنٹوں ایک دوسرے سے باتیں کرتے رہتے۔ میں نے اس سے کان کا تذکرہ تک نہیں کیا تھا۔ میں اس سلسلے میں بھی اسے حیران کر دینا چاہتا تھا۔

❖ ❖ ❖

بالآخر جب سودا اختتام کو پہنچا تو لندن اینڈ کاؤنٹی بینک London and County Bank کے میرے کھاتے میں ایک ملین ڈالر کی رقم جمع ہو چکی تھی اور ہیسٹنگز کے حصے میں بھی اتنی ہی رقم آئی تھی۔

میں نے بہترین جوڑا زیب تن کیا اور گاڑی میں بیٹھ کر پورٹ لینڈ پلیس روانہ ہو گیا۔ مجھے وہیں سے پتہ چل چکا تھا کہ دونوں معزز بوڑھے اپنے گھر واپس آ چکے تھے۔ میں راستے میں رکا اور امریکی سفیر کے ہاں پہنچا اور پورشیا کو ساتھ لے کر بوڑھوں کی طرف روانہ ہو گیا۔

اسی ملازم نے دروازہ کھولا اور ہمیں اس کمرے میں پہنچا دیا جہاں وہ دونوں معزز بوڑھے موجود تھے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

میرے ساتھ حسین پورنیا کو دیکھ کر وہ دونوں پریشان ہو گئے۔ میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جناب! میں مہینے بھر کی تفصیلی اطلاع پیش کرنے کو تیار ہوں۔ یہ خاتون میری ہونے والی رفیقۂ حیات ہے اور میری مددگار ہے۔ اس کی موجودگی ہماری گفتگو میں حائل نہیں ہوگی"۔

اس کے بعد میں نے ان دونوں کا نام لیتے ہوئے پورنیا کا تعارف کروایا۔ میرے اس طرح نام لینے پر انہیں کوئی پریشانی نہیں ہوئی کیونکہ وہ اچھی طرح سمجھتے ہوں گے کہ کوئی شخص بھی ٹیلی فون ڈائریکٹری سے ان کا نام معلوم کر سکتا تھا۔

انہوں نے بڑے احترام سے ہمیں کرسیوں پر بٹھایا۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے اصل موضوع کی طرف آتے ہوئے کہا "ہمیں تفصیل سن کر خوشی ہوگی"۔ اس بوڑھے نے مجھ سے کہا جس نے آج سے ٹھیک ایک ماہ قبل مجھے لفافہ دیا تھا۔

"تمہاری اطلاع سے میرے اور بھائی ایبل Able کے درمیان شرط کا فیصلہ ہو جائے گا۔ اگر میں یہ شرط جیت گیا، تو میں اپنے دائرہ اختیار میں رہ کر تمہاری کوئی بھی ایک خواہش پوری کرنے کا پابند ہوں گا۔ کیا اس لاکھ پونڈ کا وہ نوٹ تمہارے پاس موجود ہے.....؟"

"یہ رہی آپ کی امانت..." میں نے نوٹ اس کی طرف بڑھا دیا۔

"میں شرط جیت گیا"۔ اس نے ایبل کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا "کیا کہتے ہو بھائی؟"

"میں یہ بیس ہزار پونڈ کی شرط ہار چکا ہوں۔ میں یقین بھی نہیں کر سکتا تھا کہ کوئی شخص یہاں لندن میں بھی زندہ رہ سکتا ہے"۔ ایبل نے شکست تسلیم کر لی۔

"میری کہانی تو خاصی طویل ہوگی جس میں پورے مہینے کی تفصیل چھپی ہوئی ہے۔ اس کہانی کے لیے کسی اور وقت آنے کی اجازت چاہوں گا۔ فی الحال آپ اسے ایک نظر دیکھ لیجیے"۔

میں نے انہیں سرٹیفکیٹ دکھاتے ہوئے اپنی طرف متوجہ کیا۔

"یہ کیا؟ ڈائریکٹر کا اپائنٹمنٹ سرٹیفکیٹ! کیا یہ تمہارا ہے.....؟"

"جی ہاں! یہ اس نوٹ کا کرشمہ ہے جو آپ نے مجھے عنایت فرمایا تھا۔ اپنی ذہانت کے بل بوتے پر تیس دن کے عرصے میں، میں نے یہ رقم خرچ کی ہے"۔

"انتہائی حیرت انگیز یہ سب ناممکن سا لگتا ہے، لیکن میں اس کا ثبوت فراہم کر سکتا ہوں"۔ میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اب پورنیا کی حیران ہونے کی باری تھی۔ حیرت سے اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔ وہ اپنی ہیجانی کیفیت پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی "ہنری! کیا یہ رقم واقعی تمہاری نہیں ہے۔ اس طرح تم مجھے بے وقوف بناتے رہے ہو؟"۔

"میں تمہیں حیران کر دینا چاہتا تھا۔ امید ہے کہ اس کے لیے تم مجھے معاف کر دو گی!"

میں نے پورنیا کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا تو وہ بولی "معافی اتنی آسانی سے نہیں مل سکے گی۔ تمہیں اس شرارت کی سزا ضرور ملے گی"۔

"تمہیں اس کا حق حاصل ہے۔ جو سزا چاہو مجھے دے سکتی ہو۔ آؤ اب چلیں"۔ میں نے ہاتھ اس

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY
READING Section

کی طرف بڑھا دیا۔

"ایک منٹ!..." اس بوڑھے نے مجھے روک لیا جو شرط جیت چکا تھا۔ "تمہیں یاد ہے میں نے کہا تھا کہ اگر میں شرط جیت گیا تو تمہاری ایک خواہش پوری کر دوں گا"۔

"مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ اس کے لیے میں آپ کا از حد شکر گزار ہوں لیکن اب میری کوئی خواہش نہیں"۔ میں نے بے نیازی کا مظاہرہ کیا۔

"بہتری تم اسے ناشکر گزار کیوں بن رہے ہو، تمہیں ان بزرگوں کے جذبات کا بھی پاس نہیں۔ اگر تمہیں کچھ کہتے ہوئے شرم محسوس ہو رہی ہے تو میں بات کر لوں"۔

یہ کہہ کر پورنیا نے مسکراتی ہوئی نگاہوں سے میری طرف دیکھا اور پھر شرط جیتنے والے بوڑھے کے پاس چلی گئی اور اپنا بازو بوڑھے کی گردن میں حائل کر دیا اور اس کی پیشانی پر بوسہ دینے کے بعد جیسے ہی وہ سیدھی ہوئی، دونوں بوڑھوں کے منہ سے قہقہے ابل پڑے۔ لیکن میری حالت ایسی تھی کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ مجھ پر سکتے کی سی کیفیت طاری تھی۔

ذہن یہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ یکایک کیا ہو گیا۔ اس وقت پورنیا کی آواز میری سماعت سے ٹکرائی۔

"پاپا! ان کا خیال ہے کہ وہ جو کچھ آپ سے طلب کریں گے آپ انہیں نہیں دے پائیں گے۔ کیا واقعی، کہیں ایسا تو نہیں پاپا؟"

"کک..... کیا..... یہ تمہارے پاپا ہیں.....؟" میں متوحش نگاہوں سے پورنیا کی طرف دیکھنے لگا۔

"ہاں یہ میرے پاپا ہیں۔ تمہیں یاد ہو گا جب تم امریکی سفیر کی دعوت میں اپنی کہانی سنا رہے تھے تو میں ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔

دراصل مجھے ہنسی اس بات پر آ رہی تھی کہ ابو اور چچا اینل نے تمہیں کس گورکھ دھندے میں الجھا دیا ہے"۔

چند لمحوں بعد میں ساری صورتحال سمجھ گیا اور اپنے حواس بحال کرتے ہوئے بولا "میری خواہش ہے کہ آپ مجھے اپنی فرزندی میں لے لیں"۔

بوڑھے نے مجھ پر قابل تحسین نگاہ ڈال کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے منظور ہے..... تم جب چاہو پورنیا کو لے جا سکتے ہو"۔

میں نے مشکور انداز میں جھک کر ان کا شکریہ ادا کیا اور پورنیا میرے پاس چلی آئی۔

بینک کی انتظامیہ نے وہ نوٹ منسوخ کر کے یادگار کے طور پر رکھ لیا تھا اور ہماری شادی پر اسے تحفتاً پیش کر دیا گیا جو آج بھی ایک خوبصورت فریم میں آویزاں گزرے دنوں کی کہانی سناتا نظر آتا ہے۔

⌘

ایک معلوماتی اور مفید رسالہ ہے۔ اسے اپنے حلقۂ احباب میں بھی متعارف کرایئے......

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

SHAIKH & COMPANY

Accounts, Corporate & Tax Consultant

We Provide following Services

- Filling of Income Tax, Sales Tax & wealth Tax Returns Electronically.
- Registration with FBR for NTN.
- Registration for Sales Tax.
- Registration with Chamber of Commerce & Industry Karachi (KCCI).
- New Company Registration.
- Compliance for any Tax Matter.
- Accounting & Financial Service provide to the Companies, NGO's and NPO's

---

Please Contact: **Mr. Mahmood Shaikh**

Consultant: 0300-2359009, 0336-2378690

Fax No: 021-36614748

Email: shaikh.n.company@gmail.com

Office: I-K/2 1st floor, Room # 3

Ansari Mansion Nazimabad No. 1 Karachi 74600

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

گرگٹ

یہ کہانی ایک ... ہے جس میں معاشرے کا چہرہ صاف نظر آتا ہے۔ ہمارے ارد گرد ایسے مزاجوں کے کردار موجود ہیں جو یکدم بدل جاتے ہیں.... کرنے کو جو جانب دیتے ہیں کہ حیران کر دیتے ہیں.... اس تیزی سے پلٹا کھاتے ہیں کہ کیا کہیے....

مشہور روسی افسانہ نگار انتون چیخوف کی کہانی سے ماخوذ

انتون چیخوف

داروغہ جی نیا اوور کوٹ پہنے، ہاتھ میں ایک بنڈل اٹھائے بازار کے چوک سے نہایت خراماں گزر رہے تھے۔ ان کے پیچھے پیچھے ان کا ایک کانسٹیبل ہاتھ میں ایک ٹوکری لیے لپکا چلا آرہا تھا۔ ٹوکری ضبط کیے گئے پھلوں سے اوپر تک بھری ہوئی تھی۔

بازار میں ہر طرف خاموشی تھی.... ایک چڑیا بھی نظر نہیں آرہی تھی.... گھروں اور دکانوں کے کھلے ہوئے دروازے بھوکے ہونٹوں کی طرح سڑک کو اداس بھری نگاہوں سے تک رہے تھے، یہاں تک کہ کوئی گاہک تو کیا ایک بھکاری بھی آس پاس دکھائی نہیں دیتا تھا۔

"اچھا! تو تو کاٹے گا؟ شیطان کہیں کا!" داروغہ کے کانوں میں اچانک یہ آواز آئی "پکڑلو.... جانے نہ پائے! پکڑو.... آ...."

"بیاؤں.... بیاؤں...." ایک کتے کی چیخنے کی آواز سنائی دی۔ داروغہ نے آواز کی سمت مڑ کر دیکھا تو اسے نظر آیا کہ لکڑی کی ٹال میں سے ایک کتا تین ٹانگوں سے بھاگتا ہوا چلا آرہا ہے۔

کلف دار چھینٹ کی قمیص اور بغیر بٹن کی واسکٹ پہنے، ایک آدمی اس کا پیچھا کررہا ہے۔ اس کا سارا جسم آگے کی طرف جھکا ہوا تھا۔ وہ کتے کے پیچھے لپکا اور اسے پکڑنے کی کوشش میں گرتے گرتے بھی کتے کی پچھلی ٹانگ پکڑ لی۔

کتا ایک بار پھر بیاؤں بیاؤں کرکے چلایا اور وہی آواز دوبارہ سنائی دی "مار اسے.... جانے نہ پائے! قانون کہتا ہے کہ کاٹنے والے کتوں کو فوراً مار دینا چاہیے!"

اونگھتے ہوئے لوگ دکانوں اور گھروں سے باہر

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

گرد نیں نکال کر دیکھنے لگے، پھر بچے بوڑھے جوان سب ہی باہر نکل آئے اور دیکھتے دیکھتے ایک مجمع تال کے پاس جمع ہو گیا، گویا سب لوگ ابھی زمین پھاڑ کر اندر سے نکل آئے ہوں۔

"جناب! معلوم پڑتا ہے کہ کچھ جھگڑا فساد ہو رہا ہے!" کانسٹیبل دوروغہ سے بولا۔

داروغہ بائیں جانب مڑا اور مجمع کی طرف چل دیا۔ اس نے دیکھا کہ تال کے پھاٹک پر وہی آدمی کھڑا ہے۔ اس کی واسکٹ کے بٹن کھلے ہوئے تھے۔ وہ اپنا داہنا ہاتھ اوپر اٹھائے، مجمع کو اپنی لہولہان انگلی دکھا رہا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ اس کے تمتمائے ہوئے چہرے پر صاف لکھا ہوا ہو "اس بدمعاش سے تو میں اس کا مزا چکھا کر رہوں گا" اور اس کی انگلی فتح کا پرچم نظر آ رہی تھی۔ داروغہ نے اس شخص کو پہچان لیا۔ یہ سنار تھا۔

چھوٹی نسل کا سفید رنگ کا کتا، جس کا منہ نکیلا تھا اور پیٹھ پر زرد داغ تھے، مجمع کے بیچوں بیچ اگلی ٹانگیں پھیلائے مجرم بنا بیٹھا اوپر سے نیچے تک کانپ رہا تھا۔ اس کی ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں میں بے بسی اور خوف کی جھلک تھی اور انداز رحم طلب تھا۔

"یہ کیا ہنگامہ مچا رکھا ہے یہاں؟....." داروغہ نے کندھوں سے مجمع کو چیرتے ہوئے سوال کیا۔ "یہاں کیا کر رہے ہو تم سب لوگ..... اور تم یہ انگلی کیوں اوپر اٹھائے ہو؟..... کون چلا رہا تھا؟"

"داروغہ جی! میں چپ چاپ اپنی راہ چلا جا رہا تھا" سنار نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر کھانستے ہوئے کہنا شروع کیا "بڑھئی سے مجھے لکڑی کے بارے میں کچھ کام تھا۔ یکایک نہ جانے کیوں، اس بدمعاش نے میری انگلی میں کاٹ لیا"....

"داروغہ جی معاف کیجیے، میں ٹھہرا کام کاج والا آدمی..... اور پھر ہمارا کام بھی بڑا نازک اور پیچیدہ ہے۔ ایک ہفتے تک تو شاید اس انگلی سے کام تک نہیں لے سکوں گا۔ اس لیے مجھے ہرجانہ دلوا دیجیے۔ اور جناب، قانون میں بھی کہیں نہیں لکھا ہے کہ ہمیں اس طرح خطرناک جانوروں کو بھی چپ چاپ برداشت کرنا ہوگا..... اگر ایسے ہی کاٹنے لگیں، تب تو جینا دوبھر ہو جائے گا۔"

"ہوں..... اچھا....." داروغہ نے گلا صاف کر کے بھنویں سکیڑتے ہوئے کہا، "ٹھیک ہے..... خیر، یہ کتا ہے کس کا؟..... میں اس معاملے کو یونہی نہیں چھوڑوں گا!..... جو لوگ اپنے کتوں کو کھلا چھوڑ دیتے ہیں میں ان لوگوں کو سبق سکھاؤں گا..... جو لوگ قاعدے قانون کے مطابق نہیں چلتے، ان کے ساتھ اب سختی سے پیش آنا پڑے گا....

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

روس کا مشہور ادیب، مصنف، افسانہ نگار اور ڈرامہ نویس انتون پاولووچ چیخوف Anton Pavlovich Chekhov، 29 جنوری 1860ء میں روس کے شہر تیگانروگ میں پیدا ہوا۔ وہ اپنے بہن بھائیوں میں تیسرے نمبر پر تھا۔ ان کے والد پاول سوداسلف کی ایک چھوٹی دکان چلاتے تھے مگر وہ ایک سخت مزاج انسان تھے اور اپنی بیوی اور بچوں پر مار پیٹ کرتے تھے۔ چیخوف کے بچپن کی ناخوشگوار یادیں ان پر تمام عمر حاوی رہیں۔ چیخوف اسکول میں داخل ہوئے مگر تعلیمی میدان میں اوسط درجے کی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے رہے۔ البتہ ان کی والدہ محبت کرنے والی خاتون تھیں اور قصہ گوئی کے ذریعے اپنے بچوں کی تربیت کرتی تھیں۔ 1876ء میں چیخوف کا باپ دیوالیہ ہونے پر قرضہ کی ادائیگی کے خوف سے چیخوف کو اکیلا چھوڑ کر اپنے خاندان کے ہمراہ ماسکو بھاگ گیا۔ چیخوف نے ہمت نہیں ہاری اور ٹیوشن اور چھوٹے موٹے کام کر کے اپنے تعلیمی اخراجات پورے کرتا رہا اور تین سال بعد ماسکو اپنے خاندان سے جا ملا۔ وہاں پر اس نے ایک طبی کالج میں داخلہ لے لیا اور 1880ء میں انیس برس کی عمر میں اپنے تعلیمی اخراجات پورے کرنے کے لیے چیخوف کے قلمی نام سے ایک روزنامے میں humorous sketches کے کالم اور مختصر افسانے لکھنے شروع کیے۔ پہلے مجموعے کی کامیابی کے باعث ڈاکٹری ترک کر کے افسانے اور ڈرامے لکھنے شروع کیے۔ اسے ٹی بی کا مرض بھی لاحق ہو گیا جو اس نے اپنے خاندان سے چھپائے رکھا اور اسی مرض میں 15 جولائی 1904ء کو جرمنی کے شہر بیڈن ویلر میں انتقال کر گیا۔ چیخوف کو جدید افسانہ نگاری کا بابا سمجھا جاتا ہے اور ان کی کہانیاں دنیا کے مبصرین اور ناقدین میں بہت احترام کے ساتھ سراہی جاتی ہیں۔

چیخوف کے تمام افسانوں کا محور زندگی کے روزمرہ کے معاملات کی طرف ہوتا۔ انسانی فطرت اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر اس نے شدید طنز کیا۔ اس کی تحریروں میں سب حقیقتوں کی تنگ نظری اور سادہ لوحی یوں ریکارڈ ہوتی ہے کہ جیسے کیمرے سے زندگی کی تصویر کھینچ لی ہو۔ جیسا کہ زیر نظر افسانہ 1884ء میں چیخوف کی روسی کہانی Хамелеон یعنی گرگٹ Chameleon سے ماخوذ ہے۔ یہ کہانی ایک عکس ہے جس میں معاشرے کا چہرہ صاف نظر آتا ہے۔ ہمارے ارد گرد ایسے ہزاروں کردار موجود ہیں جو پل پل بدل جاتے ہیں.... گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے ہوئے ہیں کہ بچو رہتے ہیں.... ایک تحریر سے پتا چلتا ہے کہ کیسے....

ایسا سبق سکھاؤں گا کہ چھٹی کا دودھ یاد آ جائے گا۔ بدمعاش کہیں کے!.... میں اچھی طرح سکھا دوں گا کہ کتوں اور ہر طرح کے مویشیوں کو ایسے کھلا چھوڑ دینے کا کیا مطلب ہے!...."

پھر کانسٹیبل کو مخاطب کرتے ہوئے انسپکٹر چلایا۔ "کانسٹیبل!.... ذرا پتہ لگاؤ کہ یہ کتا ہے کس کا، اور رپورٹ تیار کروا کتے کو جلد از جلد ختم کر دیا جائے! غالباً یہ پاگل ہو گا.... اور کتے والو....! میں پوچھتا

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

ہوں کیا تم میں سے کسی کو معلوم نہیں کہ یہ کتا آخر ہے کس کا؟....."

"یہ کتا تو صاحب میرے خیال میں ہمارے ہاں نئے نشتر صاحب آئے ہیں ان کا معلوم ہوتا ہے!" مجمع میں سے کسی نے کہا۔

"نشتر صاحب کا؟..... ہوں.... کانسٹیبل، ذرا میرا کوٹ تو اتروا.... اف، بڑی حبس ہے.... معلوم پڑتا ہے کہ بارش ہو گی.... اچھا تو، ایک بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ اس نے تمہیں کاٹا کیسے؟" داروغہ اب عنازی کی جانب مڑا۔

"یہ تمہاری انگلی تک پہنچا کیسے؟.... یہ ذرا نشتر اچھوٹا سا، اور تم ہو کہ بجھ شخیم۔ ضرور تم نے کسی کیل وغیرہ سے انگلی چھیل لی ہوگی اور سوچا ہوگا کہ کتے کے سر منڈھ کر ہرجانہ وصول کر لو۔ میں خوب سمجھتا ہوں۔ تمہارے جیسے بدمعاشوں کی تو میں نس نس پہچانتا ہوں!"

"داروغہ جی! اس نے یونہی مذاق میں اس کتے کے منہ پر جلتی سگریٹ لگا دی تھی، اور یہ کتا بے وقوف تو ہے نہیں، اس لیے اس نے کاٹ لیا۔ یہ شخص بڑا اوٹ پٹانگ ہے، جناب.... کوئی نہ کوئی ہنگامہ مچائے رہتا ہے۔" مجمع میں سے ایک شخص بولا۔

اس پر وہ چلا اٹھا "او بھینگے! جھوٹ کیوں بولتا ہے؟... تو نے مجھے یہ سب کچھ کرتے دیکھا تھا کیا؟ اپنی طرف سے گپ کیوں مارتا ہے؟.... اور داروغہ جی تو خود سمجھدار ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ کون جھوٹا ہے اور کون سچا۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو عدالت مجھ پر مقدمہ چلائے۔ یہ قانون میں لکھا ہے.... کہ سب آدمی برابر ہیں۔ میرا بھائی خود پولیس میں ہے.... بتائے دیتا ہوں.... کیا سمجھے...."

"بند کرو بکواس!"

"نہیں، یہ نشتر صاحب کا کتا نہیں ہے۔" سپاہی نے بڑے وثوق سے کہا۔ "نشتر صاحب کے پاس ایسا کوئی کتا ہے ہی نہیں، ان کے تو سبھی کتے شکاری نسل کے ہیں۔ یہ تو آوارہ لگتا ہے۔"

"تمہیں ٹھیک طرح سے معلوم ہے؟...."

"جی جناب۔"

"ہم م م.... میں خود بھی جانتا ہوں۔ نئے نشتر صاحب جانور پالنے کے شوقین ہیں، ان کے سب کتے اچھی نسل کے ہیں، ایک سے ایک قیمتی کتا ہے ان کے پاس۔ اور یہ.... ذرا دیکھو تو اسے! بالکل بدشکل، کھجیلا اور مریل ہے۔ بھلا نشتر صاحب کا کتا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

ایسا کیوں ہونے لگا۔ تم لوگوں کا دماغ تو خراب نہیں ہوا؟... کون رکھے گا ایسا کتا؟... اگر ایسا کتا شہر کے پوش علاقوں کی سڑکوں پر دکھائی دیتا تو جانتے ہو کیا ہوتا؟... قانون کی پروا کیے بنا، ایک منٹ میں اس کا صفایا کر دیا جاتا۔"

اب داروغہ دوبارہ مختار کی جانب مڑا اور بولا "دیکھو مختار! تمہیں چوٹ لگی ہے۔ تم مظلوم ہو... تم اس معاملے کو یوں ہی مت چھوڑ دینا... ایسے لوگوں کو سبق پڑھا کر رہنا... ایسے کام نہیں چلے گا۔"

"لیکن یہ بھی ممکن ہے، یہ منسٹر صاحب کا ہی ہو..." کانسٹیبل کچھ سوچتے ہوئے بڑبڑایا۔ "اسے دیکھنے سے تو اندازہ نہیں ہوتا۔ مگر بالکل ایسا ہی کتا میں نے ایک دن منسٹر صاحب کے بنگلے کے دروازے پر دیکھا تھا۔ اور اس کے گلے میں پٹا بھی تو دیکھو... مطلب یہ پالتو ہے آوارہ نہیں۔"

"ہاں ہاں، یہ کتا منسٹر صاحب ہی کا تو ہے!" مجمع میں سے کسی کی آواز آئی۔

"ہوں... کانسٹیبل، ذرا مجھے کوٹ تو پہنا دو۔ ابھی ہوا کا ایک جھونکا آیا تھا، مجھے سردی لگ رہی ہے۔ ایسا کرو، اس کتے کو اٹھاؤ اور منسٹر صاحب کے یہاں پہنچا آؤ اور وہاں دریافت کرو۔ کہہ دینا کہ میں نے اسے سڑک پر دیکھا تھا اور واپس بھجوایا ہے۔ اور ہاں دیکھو یہ بھی کہہ دینا کہ اسے سڑک پر ایسے نہ نکلنے دیا کریں۔ معلوم نہیں، کتنا قیمتی کتا ہے۔ اور اگر اس طرح کوئی بدمعاش اس کے منہ میں سگریٹ گھسیڑتا رہا تو کتا بہت جلد ہی خراب ہو جائے گا۔ اور تو اپنا ہاتھ نیچے کر، گدھا کہیں کا۔ اپنی گندی انگلی کیوں دکھا رہا ہے؟ سارا قصور تیرا ہی ہے۔ غضب خدا کا۔ بے زبان جانور پر ظلم! کتا بہت نازک جانور ہوتا ہے۔ اس وقت میں نہ آگیا ہوتا تو تم اسے مار ہی ڈالتے..."

اتنے میں کانسٹیبل نے دور سے آتے ایک شخص کو دیکھتے ہوئے کہا۔ "وہ دیکھو!... منسٹر صاحب کا باورچی آ رہا ہے، اس سے ہی پوچھ لیا جائے۔ اے خانساماں!... ذرا ادھر تو آؤ... اس کتے کو دیکھنا کہیں تمہارے یہاں کا تو نہیں ہے؟..."

"ارے میاں! یہ بھی خوب کہی... ہمارے یہاں کبھی بھی ایسا کتا نہیں تھا۔" باورچی بولا۔

اتنا سنتے ہی داروغہ فوراً کانسٹیبل سے بولا۔ "بس اب مزید تحقیق کی ضرورت نہیں... بیکار وقت خراب کرتا ہے... آوارہ کتا ہے، یہاں کھڑے کھڑے اس کے بارے میں بات کرنا وقت برباد کرنا ہے۔ تم سے کہہ دیا ناں کہ آوارہ ہے تو آوارہ ہی سمجھو۔ مار ڈالو اور چھٹی پاؤ۔"

"ہمارا تو نہیں ہے،" باورچی نے بات جاری رکھی... "ہاں! یہ منسٹر صاحب کے بھائی جان ناں... ان کا کتا ہے، جو حال ہی میں یہاں آئے ہیں۔ ہمارے منسٹر صاحب کو چھوٹی نسل کے کتوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے، پر ان کے بھائی صاحب کو یہ نسل پسند ہے۔"

"کیا کہا؟ منسٹر صاحب کے بھائی آئے ہوئے ہیں؟" انتہائی تعجب سے داروغہ چونک اٹھا۔ اس کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔ "ذرا دیکھو تو! مجھے خبر بھی نہیں۔ کیا مزید کچھ دن ٹھہریں گے...؟"

"جی ہاں۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

"بھئی خوب کہی! میں خود کئی دنوں سے ان کے بھائی سے ملنا چاہتا تھا، ان سے کام بھی تھا مجھے..... اور مجھے معلوم بھی نہیں کہ وہ آ گئے ہوئے ہیں۔ اچھا تو یہ ان کا کتا ہے!!..... بہت خوشی کی بات ہے۔ کیسا پیارا ننھا منا سا کتا ہے..... اس کی انگلی پر تھپتھپاتا تھا۔ ہاہاہا..... ہی ہی۔ اب کا تھپتھپانا بند کرو۔" داروغہ نے کتے کے سر پہ تھپکی دی.....

"غر..... غر....." کتا غرانے لگا۔

"شیطان کہیں کا!..... غصے میں ہے..... مزاج کا ذرا گرم لگتا ہے..... یہی تو علامت ہے اچھی نسل کے کتے کی..... کتنا پیارا کتا ہے....." یہ کہہ کر داروغہ نے مختار کی طرف دیکھا۔

"عجیب ہے! معلوم نہیں تجھے کہ جانوروں پر ظلم کرنے کے متعلق کس قدر سخت قانون ہے اور وہ بھی منشی صاحب کے کتے پر... میں اگر چاہوں تو تم کو ابھی اس جرم میں سلاخوں کے اندر ڈال دوں..... خبردار! جو آئندہ ایسی کوئی حرکت ہوئی ورنہ باندھ کر لے جاؤں گا تھانے میں اور تجھے ٹھیک سے اچھا بناؤں گا۔" داروغہ نے اسے دھمکایا۔

اور پھر داروغہ پلٹا اور فوراً اپنے گھوڑے پر بیٹھتے ہوئے باورچی کی طرف مخاطب ہو کر بولا۔

"لے بھئی! ذرا اٹھا تو لے اس غریب کو، چل منشی صاحب کے یہاں پہنچا دیں۔"

باورچی نے کتے کو اٹھایا اور داروغہ اسے اپنے ساتھ لے کر بازار کے چوک کے بیچ ڈال سے منشی صاحب کے گھر کی جانب چل پڑا۔ پیچھے پورا مجمع مختار پر ہنسنے لگا۔

٭٭٭

نوآموز لکھنے والے متوجہ ہوں

اگر آپ کو.....

مضمون نگاری یا کہانی نویسی

کا شوق ہے اور اب تک آپ کو اپنی صلاحیتوں کے اظہار کا موقع نہیں مل سکا ہے تو روحانی ڈائجسٹ کے لیے قلم اٹھائیے..... یہ خیال رہے کہ موضوع اور تحریر کا حسن ایسا ہو جس میں قارئین دلچسپی محسوس کریں۔ آپ طبع زاد تحریروں کے علاوہ تراجم بھی ارسال کرسکتے ہیں۔ ترجمہ کی صورت میں اصل مواد کی فوٹو اسٹیٹ کاپی منسلک کرنا ضروری ہے۔ مضمون کاغذ کے ایک طرف اور سطر چھوڑ کر خوشخط لکھا جائے۔ مضمون کی نقل اپنے پاس محفوظ رکھیں کیونکہ اشاعت یا عدم اشاعت دونوں صورتوں میں مسودہ واپس نہیں کیا جاتا۔

قلم اٹھائیے..... اور اپنے تعمیری خیالات کو تحریر کی زبان دیجئے۔ تحریر کی اصلاح اور نوک پلک سنوارنا ادارہ کی ذمہ داری ہے۔

شعبہ مضامین

روحانی ڈائجسٹ،

D,1/7-1 ناظم آباد۔ کراچی

فون: 36685468-36606349

roohanidigest@yahoo.com

facebook.com/roohanidigest

www.roohanidigest.net

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY READING Section

اٹھارہویں قسط

پارس

آفرین ارجمند

کچھ نہیں بلکہ بہت سارے لوگ یہ سوچ رکھتے ہیں کہ مرد ہونا طاقت اور اکرام کا سبب ہے۔ عورت کا وجود کمزوری اور شرمندگی کی علامت ہے۔

ایسا سوچنے والے صرف مرد ہی نہیں ہیں کئی عورتیں بھی اس بات پر یقین رکھتی ہیں۔ بیٹے کی ماں بن کر بعض عورتیں خود کو محفوظ اور معزز خیال کرتی ہیں، بیٹی کی ماں بن کر خود کو کمزور محسوس کرتی ہیں۔

مردانہ تسلط والے معاشرے میں کئی مصیبتوں، دکھوں اور نفرتوں کے درمیان ابھرنے والی ایک کہانی.... مرد کی انا اور عورت، عورت کی محرومیاں اور دقیانوسی سوچ کی وجہ سے پھیلنے والے اندھیرے، کمزوروں کا عزم، علم کی روشنی روحانیت کی کرنیں، معرفت کے اجالے، اس کہانی کے چند اجزائے ترکیبی ہیں۔

آفرین ارجمند نے اپنے معاشرے کا مشاہدہ کرتے ہوئے کئی اہم نکات کو نوٹ کیا ہے۔ آفرین ارجمند کے قلم سے ان کے مشاہدات کس انداز سے بیان ہوئے ہیں اس کا فیصلہ قارئین خود کریں گے۔

گزشتہ سے پیوستہ:

بابا جو پیا کر چکے بار تھی نہ جانے کتنے ہی احسانات تھے جو اس نے سکینہ اور پارس پر اچھال دیے تھے۔ "بالشت بھر کی چھوکری اور اللہ کی چاندنی بن گئی ہے۔ سب گاؤں والوں کو دکھانے کے لیے اس کا چمکنا ہے۔"

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

"پچھلی بات ایسی نہیں ہے۔ وہ تو بس یہ چاہتی ہے کہ ہم سب اللہ سے اچھا گمان کریں ہے"۔ کلثوم گڑبڑا گئی اس کو صحیح الفاظ نہیں مل رہے تھے کہ وہ کس طرح اپنی بات کہے۔

"ہائے ہائے.... توبہ توبہ" اب کے توبہ کرنے اور کانوں کو ہاتھ لگانے والوں میں سارا مجمع شامل تھا۔

کلثوم نے محسوس کیا کہ بہت ساری آنکھیں اس کی طرف جم گئیں تھیں۔ جن میں حیرت کم اور غصہ زیادہ تھا۔ ان کے غصے کی تپش سے کلثوم کا اعتماد پگھلنے لگا....

"توبہ کر بانو یہ کیسی باتیں کر رہی ہے"۔ امیرن خوفزدہ سی آواز میں بولی۔

"دیکھ لو گاؤں والو دیکھ لو.... کیسا ان نے ورغلایا ہے ہماری اس معصوم بچی کو.... اس کا ہنستا کھیلتا گھر برباد ہو گیا"۔ کنیز نے جلدی سے کلثوم کو دبانے کی کوشش کی مگر ناکام رہی

"ہائے میری جوان بچی کو بگاڑ دیا"۔

"دیکھ لو.... ہائے دیکھ لو".... بانو نے کنیز کی نقل کی....

"اب یہ نامراد پڑھنا سیکھے گی اور اپنے یار کو شہر خط لکھے گی"۔ بانو کی بات سن کر کنیز کا دم خشک ہونے لگا۔

"بانو تو بات بہت بڑھا رہی ہے۔ یہ بھی کوئی بات ہوئی بھلا اپنی ہی بچی پر کیچڑ اچھالتی ہے"۔ کنیز کا لہجہ صاف بتا رہا تھا کہ وہ ہمت ہار رہی ہے۔

"نہ جانے یہ باپ بیٹے کہاں رہ گئے"۔ وہ دل ہی دل میں رحم دین اور بیٹوں کو کوسنے لگی۔ وہ ہوتے تو شاید بانو کی زبان کو کچھ لگام لگتی۔

"ارے بچی.... کیوں نہیں بتاتی گاؤں والوں کو.... آخر یہ بھی تو اپنے ہیں۔ ان کی بھی تو بہو بیٹیاں ہیں"۔ بانو نے سب کو طیش دلایا اس کو بھلا کس بات کا ڈر تھا

"ایسی کوئی بات نہیں چاچی۔ سچ تو یہ ہے کہ مجھے یہ بات ہضم نہیں ہوئی کہ جس نعمت کو تو نے ٹھکرا دیا اس سے اب سکینہ خالہ فائدہ اٹھا رہی ہیں"۔ کلثوم نے ہمت کر کے اپنا دفاع کرنے کی کوشش کی اور یہی سچ بھی تھا۔

مگر اس بات نے بانو کی انا کو اور بڑھاوا دیا۔ وہ یہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔

بانو نے زہر اگلنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ ایک آواز نے اسے گنگ کر دیا۔

"اے توبہ کر بانو۔ کیسا اس اللہ والی پہ الزام لگا رہی ہو تم لوگ"۔ یہ آواز مجمع سے آئی تھی

یہ کون تھا....؟ کس کی اتنی ہمت تھی....؟ یہی سوال تھا سب ذہنوں میں۔ ایک ساتھ کئی گردنیں آواز کی جانب گھومیں تھیں۔

کلثوم نے بھی اچک کر دیکھا۔ یہ وہی عورت تھی جو ابھی تھوڑی دیر پہلے پارس سے اپنے پوتے پر دم کروانے آئی تھی۔

"خالہ خیرن تم کو کیا ہوا"۔ مجمع میں کھڑے ایک آدمی نے حیرت سے دیکھا

"آج ان معصوم کرامات والی ہی نے اپنے پوتے پر سے جن اتارا ہے اس نے"۔ خالہ خیرن نے سنسنی خیز انداز میں پوری بات بتائی

مجمع میں موجود لوگوں کی دلچسپی اب بانو سے زیادہ خالہ خیرن کی باتوں میں تھی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"ارے عقل کی اندھی! بھلا وہ بالشت بھر کی بچی کرنی بھی کسی کا جن اتار سکتی ہے"۔

"آخر کو ہے ناں کم عقل۔ آگئی ان کے دھوکے میں"۔ شوکت جو مجمع میں کھڑا مزے لے رہا تھا۔ خالہ خیرن کی عمر کا لحاظ کیے بغیر فوراً بول پڑا

"ارے چھوڑو بھی۔ تم لوگوں کو تو اللہ واسطے کا بیر ہے اس سے..... وہ تو بس جن اتارتی ہے۔ مراد پوری کرتی ہے۔ دیکھا نہیں کیسے اس غریب کمہار کے دن پھر گئے ہیں"۔ اس کا اشارہ شفیق کی جانب تھا۔

اس عورت کا تو اس کی نسبت چل رہا تھا پارس کے قصیدے پڑھنا شروع کر دے۔ بانو پیچ و تاب کھانے لگی

"ہاں یہ تو ہے"۔ اس کی بات سن کر چند دوسری عورتوں نے بھی سر ہلایا

خالہ خیرن کا اس طرح پارس کی طرف داری کرنا اور اس پر مجمع کی خاموشی شوکت کے لیے خطرے کا الارم تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا اب کی بار کچھ زیادہ برا ہونے والا ہے۔ یا تو پارس نہیں یا پھر ہم..... اس کی نظروں کے سامنے چوہدری سراج کی بندوق گھوم گئی۔

تہمت اور الزام دھر رہی تھی اس بے چاری پر"۔

بانو کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ "نہ جانے کیا گھول کے پلا دیا ہے یہ گاؤں والوں کو"۔ وہ چیخا.....

"دیکھ خیرن! بانو ٹھیک کہہ رہی ہے۔ اس نے تجھے بے وقوف بنایا ہے۔ تاکہ تو اس کی باتوں میں آ جائے اور اسے اچھا سمجھنے لگے۔ عورت جب تک شوہر کی خدمت نہ کرے اس کی مار نہ کھائے، وہ اچھی عورت ہو ہی نہیں سکتی....."۔ ماسی سرداراں نے پورے وثوق کے ساتھ اپنے بیان پر خود ہی مہر لگا دی۔

ماسی سرداراں کی بات پہ سر ہلانے والوں کی تعداد زیادہ تھی، مگر اس کثیر تعداد کے باوجود خالہ خیرن کے برملا اعلان نے لوگوں کو مخمصے میں مبتلا کر دیا تھا۔ کسی کو لگتا پارس پر سایہ ہے۔ کسی کو لگتا وہ جان بوجھ کر ایسا کر رہی ہے غرض جتنی منہ اتنی باتیں۔

مگر اس سب کا فائدہ یہ ہوا کہ فی الحال لوگوں کا دھیان کلثوم کی جانب سے ہٹ گیا تھا۔ ان کے سامنے

"مگر ہے تو گناہ کی بات ناں، عورتیں پڑھائی میں لگ جائیں گی تو گھر کا کام کون کرے گا۔ جنت تو پھر بھی شوہر کی خدمت سے ہی ملے گی ناں"۔ بانو نے ہلکی سی کوشش کی۔

"ارے.....

ان کی تو عادت ہے بات کا بتنگڑ بنانے کی۔ خود کی بیٹیاں سنبھلتی

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اب ایک نیا موضوع تھا۔

ایک ایسا موضوع جس سے ان کی اپنی زندگیاں جڑی ہوئی تھیں۔ وہ فکر میں تھے کہ ان کی عورتیں گھر تک بھی آ گیا ہوگا۔ اور عورتیں سوچ رہی تھیں کہ کیا واقعی کوئی عورت اتنا بدل بھی سکتی ہے۔

کلثوم حیران سی گنگ کھڑی یہ سب تماشا دیکھ رہی۔ بہت کچھ ہوتے ہوتے رہ گیا تھا اور بہت کچھ بگڑ گیا تھا۔ اس کی پیاری بہن کی منگنی ٹوٹ گئی۔ اس پر داغ آ گیا تھا۔ خود اس کا کردار بھی مشکوک ہو گیا تھا۔

یہ اچانک کیسے کایا پلٹ گئی۔ معاملہ چند دنوں کے لیے ہی تو ٹل گیا تھا۔ شاید کلثوم کی اس کہانی کا اختتام ہونے والا تھا۔ پھر بھی اس کے سر سے بلا ابھی نہیں ٹلی تھی۔

وہ ابھی خود کو سنبھال ہی رہی تھی کہ اچانک کنیز نے زور زور سے رونا شروع کر دیا۔ اس نے چارپائی پر رکھے پانی سے بھرے مٹی کے پیالے کو، جو تھوڑی دیر پہلے صائمہ اسے پلانے کی کوشش کر رہی تھی اور ابھی چھوڑ گئی تھی اٹھا کر کے فرش پر پٹخ دیا۔ کلثوم اور میرین بے ساختہ جھرجھری لے کر پیچھے ہو گئیں۔ اس نے خود کو کوسنا پیٹنا شروع کر دیا تھا۔

"ہائے ری میری قسمت۔ کیسی جنم جلی بیٹیاں ہیں۔ ارے نصیبوں جلی کچھ تو خیال کر اپنی چھوٹی بہنوں کا۔ ہماری عزت کی تو دھجیاں اڑا دیں۔ کم سے کم ان کا ہی سوچ لے۔ خود غرض۔"

کنیز رو رو کر کلثوم کو دہائیاں دے رہی تھیں۔

کلثوم سے ماں کا رونا دیکھا نہ گیا۔ وہ اس کی گالیوں کے باوجود پاس جا کر ماں کے قریب فرش پر بیٹھ گئی۔ میرین نے بھی اس کی تقلید کی۔

اس نے ماں کے گھٹنوں پہ ہاتھ رکھ دیا۔ اس سے پہلے کہ وہ سر اٹھاتی....

"کنیز نے اسے دھتکارا، جا نحوست! دفع ہو، پرے ہٹ یہاں سے۔" وہ پیچھے کو گر گئی۔ مگر پھر سنبھل کر ماں کے اور نزدیک ہو گئی۔

"مار لے مجھے جتنا جی چاہے، جان لے لے میری۔ پر مجھے خود غرض نہ بول.... خدا گواہ ہے میرا۔ میرے کردار کا۔ میں خود غرض نہیں ہوں۔" اس نے اپنے سر پر قسم کھانے والے انداز میں ہاتھ رکھ لیا۔ "حرام ہے اگلی سانس بھی مجھ پر جو میرے دامن پر ایک داغ بھی لگا ہو۔" وہ اپنی صفائیاں دینے لگی۔ مگر کنیز نے اس سے منہ پھیر لیا اور مسلسل روئے جا رہی تھی۔ آج پہلی بار اسے اپنی ماں میں بڑھاپا نظر آیا تھا۔ اس کا دل کٹنے لگا....

"مت رو اماں مجھ سے بات کر۔" وہ تڑپ کر بچوں کی طرح ضد کرنے لگی۔

"لے جان لے لے میری۔ پر مجھے ایسے الزام نہ دے۔" اس نے زبردستی کنیز کے ہاتھ اپنی گردن کے گرد رکھ لیے۔ اس کے دباؤ سے کنیز کے ناتواں ہاتھوں کا دباؤ اس کے گلے پر پڑنے لگا۔

کنیز نے گھبرا کر چیخنا شروع کر دیا۔ "چھوڑ! میرے ہاتھ چھوڑ۔" اس نے بڑی مشکل سے اپنے ہاتھوں کو کلثوم کی گرفت سے باہر نکالا۔

کلثوم بے بسی سے اپنے ہاتھ فرش پر پٹخنے لگی۔

"کیا ہو گیا باجی، خود کو سنبھال۔" میرین روتے ہوئے جلدی سے کلثوم سے لپٹ گئی۔

کنیز سے بھی رہا نہ گیا۔ آخر تو وہ ان کی بیٹی تھی۔ اس نے کلثوم کو اپنے قریب کر لیا۔ کلثوم اس کے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

گھٹنوں میں منہ دے کر بیٹھ گئی۔ شاید آج پہلی بار اس نے ماں کا درد محسوس کیا تھا۔ تھوڑی دیر میں صائمہ اور صبرین بھی ماں کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئیں۔

"جنم جلی! تو کیا سمجھتی ہے۔ مجھے تم لوگوں سے نفرت ہے۔ ارے اولاد سے بھی کوئی نفرت کرتا ہے"۔ وہ روتے ہوئے بولی۔

"پر یہ تو بیٹی کا نصیب ہے ناں.... ماں باپ کو وہ جیسے نکال دیتا۔ جب تک بڑی نہیں ہوتی ٹھیک ہی غم رہتا ہے کہ اس کا نصیب اچھا ہو۔ عزت سے گھر کو جائے۔ اور جب گھر کو چلی جاتی ہے تو ایک ہی دعا ہر سانس میں ہوتی ہے کہ سکھ سے رہے.... یہاں عورت کا کردار باریک ململ سے بھی زیادہ نازک ہوتا ہے۔ اس کا کردار دودھ سے زیادہ اجلا ہے یا رات کی سیاہی جتنا کالا اس کا فیصلہ اس کا مرد کرتا ہے.... اور تو تو احسان مان جبار کا کہ تجھے داغ دار ہوتے ہوئے بھی بیاہ کر لے گیا"۔ ماں نے احسان یاد دلایا۔

"ماں میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ میرے کردار کو داغ دار تو نہ بول میں نے ایسا کچھ نہیں کیا"۔ کلثوم ماں کے داغ دار کہنے پر تڑپ گئی۔

"ارے بے! تو نے یہ لفظ محبت ہی تیرے کردار کی دھجیاں اڑانے کے لئے کافی ہے۔" کنیز سنجیدگی سے بولی۔

"تیرا نام کسی اور مرد کے ساتھ آگیا۔ اس سے بڑا داغ اور کیا ہوگا ہمارے خاندان پر۔ برادری تو زندہ جلا دے گی اور یہ گاؤں والے.... یہ گاؤں والے زندہ تجھے زندہ چھوڑیں گے؟".... وہ اسے ڈراتے ہوئے بولی۔

"نہیں ماں ایسے مت بول".... کلثوم سے ماں کی باتیں برداشت نہیں ہورہی تھیں۔ "میں اس کی ماں قسم سچ میں سچی جاوید سے ہو۔ اور میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ میری محبت بالکل پاک تھی اور ہے۔ اماں میرا یقین کر۔" اس نے کنیز کو جھنجھوڑ ڈالا۔ مگر وہ ساکت پتھری اپنی بات بولتی چلی گئی۔

"خراب چلتے قرآن پر بھی ہاتھ رکھے گی تو کوئی یقین نہیں کرے گا اور تیرا شوہر مارتا ہے تو کیا۔ کھانے کو روٹی بھی تو دیتا ہے۔ سر پہ چھت بھی تو دی ہے اس نے۔ یہ تو اس کا حق ہے.... پر محبت کے نام پر جو تو نے روگ لگایا ہے وہ اب تیرے ساتھ تیری بہنوں کا نصیب بھی چاٹ جائے گا۔" وہ اس کی سیاہ بختی سے بولی۔

کلثوم سے برداشت نہ ہوا، وہ سسک پڑی۔ "نہیں نہیں ایسا مت بول"۔

"تو یہی چاہتی ہے ناں کہ میں واپس چلی جاؤں۔ تو بلالے اس جبار کو۔ میں چلی جاتی ہوں۔ وہ جان سے بھی مار دے گا تو ایک لفظ زبان پر نہ لاؤں گی۔" کلثوم تڑپ کر بولی۔

"میں مر جاؤں گی۔ پلٹ کر نہ آؤں گی۔" وہ روتی دھائی کرتے ہوئے بھاگ گئی۔ کنیز بے بسی سے اسے جاتے دیکھتی رہی۔ کرتی بھی کیا۔ اس کے آگے اور بیٹیاں بھی تو تھیں۔ اس نے جان بوجھ کر آنکھیں بند کرلیں۔

کلثوم کی سانسیں رکنے لگی تھی۔ کیا وہ جبار کو پھر سے برداشت کرپائے گی۔ اپنی حالت کا سوچ کر ہی اسے جھرجھری آنے لگی۔ اس کا دل چاہا وہ دوڑ کر پارس کے پاس چلی جائے۔ اس سے کہے کہ وہ اللہ سے اس کے لئے دعا کرے۔

مگر پھر سکینہ کے الفاظ اس کے کانوں میں گونجنے لگے۔ وہ اسے جھڑک رہی تھی۔ پارس سے دور رہنے کے لیے خبردار کر رہی تھی اور پارس نے بھی تو کہہ دیا تھا کہ وہ کوئی مدد نہیں کر سکتی۔

وہ بلک بلک کر رونے لگی۔ خود کو کوسنے کے سوا کچھ نہیں رہ گیا تھا اس کے پاس۔ کاش میں مر جاؤں۔ اس نے کمرے میں نگاہ ڈالی کہ شاید کوئی چیز جو اس کی جان چھڑانے میں مددگار ثابت ہو۔ مگر پھر جیسے مبین اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی ہو۔ اسے الزام دیتی کہ باجی میری وجہ سے میرا گھر بسنے سے پہلے اجڑ گیا....

اسے لگا جیسے وہ پوچھ رہی ہو کہ بتا باجی....!

میرے اس پڑھنے لکھنے کے پاگل پن میں میرا قصور کیا تھا۔ آخر کیا بگاڑا تھا میں نے.... کلثوم نے کانوں پر ہاتھ رکھ لیے۔ آنکھیں بند کر لیں۔

میں کیا کروں کہاں جاؤں۔ اس کا اپنا آپ اس سے پوچھنے لگا۔

"اف پارس"....اسے پارس کی یاد آئی مگر پھر یہ بھی یاد آیا کہ اس نے کہا تھا کہ میں تیری کوئی مدد نہیں کر سکتی۔ تو اللہ سے باتیں کیا کر.... پارس کی آوازیں اس کے کانوں میں گونج رہی تھیں اور پھر بے اختیار اس کے دل سے آہ نکلی،

"اللہ"....

"میں پریشان ہوں اللہ"....اسے کچھ سمجھ نہ آیا وہ کیا کہے.... اللہ سے کیسے مانگے کہ کبھی گھر میں نمازیں نہ ہوئی تھیں اور نہ کبھی سکھائی گئی تھیں۔ اس نے ڈرتے ڈرتے کہا.... "اللہ تجھ تک میری آواز جاتی ہے.... میری حالت کو دیکھ اللہ"....وہ ہچکیاں لینے لگی۔

"مدد.... مدد"....کلثوم کی ہچکیوں میں اضافہ ہو گیا اور پھر شاید.... اس سے زیادہ کچھ بولنے کی اس کے اعصاب میں تاب نہ تھی۔ وہ بے سدھ سی وہیں فرش پر ڈھیر ہو گئی۔ اس کی سانس بھی اکھڑنے لگی تھی۔ وہ ہوش میں تھی کہ بے ہوش تھی۔ اس کے دل کی رفتار سست ہو رہی تھی۔ وہ شاید روتے روتے تھک گئی تھی۔ وہ اس اعصاب شکن مقابلے میں ہار گئی تھی، ایک جنگ تھی جو یکایک رک گئی تھی۔ شاید اس نے اپنی ہار تسلیم کر لی تھی یا شاید وہ اپنے پالن ہار کے سامنے جھک گئی تھی۔

❖❖❖

"اف!"....پارس کے سر میں درد کی ایک لہر سی اٹھی۔ اس نے ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھ لیا۔

نیند کا خمار اسے اٹھنے نہیں دے رہا تھا۔ وہ یونہی تھوڑی دیر آنکھیں بند کیے ہتھیلی سے پیشانی دباتے لیٹی رہی۔ کیا وقت ہوا ہو گا۔ اس نے آنکھیں بند کیے اندازہ لگانے کی کوشش کی۔ چڑیاں جاگ چکی تھیں اپنے معمول کے مطابق ان کی چہچہاہٹ نئی صبح کو خوش آمدید کہہ چکی تھی۔ باری تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد اب رزق کی تلاش میں اڑ چکی تھیں۔

پارس نے پٹ سے آنکھیں کھول دیں۔ باہر جھانکنے کی کوشش کی چارپائی خالی تھی۔ مطلب اماں اٹھ چکی ہیں۔

"اوہ"....اس کی نیند اب پوری طرح غائب ہو چکی تھی۔ "سویرا ہو گیا"۔

"میری نماز"....وہ ہڑبڑا کر جلدی سے پلنگ سے اتری۔ کمرے سے باہر آئی۔ سکینہ باورچی خانے میں شاید پراٹھا بنا رہی تھی۔ آسمان کی سرمئی نیلگوں

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

سیاہی اب صبح کی سفیدی میں داخل ہو چکی تھی۔

"اماں مجھے اٹھایا کیوں نہیں۔" وہ روتے ہوئے بولتی ماں کے پاس پہنچی۔ "میری نماز قضا ہو گئی۔" اس کے لہجے میں تاسف تھا۔

"میں سمجھی شاید تو نماز پڑھ کر لیٹ گئی ہے۔ ہو سکتا ہے تجھے نیند آرہی ہو۔"

"نہیں اماں، ایسا کبھی ہوا ہے۔"

"آپ کو پتا ہے ناں یہ میری عادت ہے نا میرا معمول... تو پھر اٹھایا کیوں نہیں۔" وہ لڑنے لگی جیسے سارا قصور سکینہ کا ہو۔ وہ اندر چلی گئی تھی۔ ہنڈیا چولہے پر چڑھی تھی سکینہ اسے دیکھنے میں لگ گئی۔

مگر پارس کا دل بری طرح گھبرا رہا تھا۔ اس کے سر میں بھی درد ہو رہا تھا۔ آج پہلی بار اس کی کوئی نماز قضا ہوئی تھی۔ اس کا دل رنج سے بھر گیا۔

اس نے وضو کر کے قضا کی نیت باندھ لی تھی۔

سکینہ سب کام ختم کر کے ہاتھوں کو دوپٹے سے سکھاتی باہر نکل آئی۔ گھر میں ابھی تک گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ لگتا ہے آج پارس کی طبیعت صحیح نہیں۔ وہ پریشان سی اس کے کمرے کی طرف بڑھی۔ وہ سجدے میں گری ہوئی تھی۔ اس کی سسکیوں سے کمرہ گونج رہا تھا۔

سکینہ خاموشی سے وہیں بیٹھ گئی۔ اس نے آہستہ سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"پتر..." اس پکار میں جہاں بھر کی شیرینی تھی۔

پارس نے سجدے سے سر اٹھا دیا۔ آنسوؤں سے تر گلابی چہرہ اداس ہو رہا تھا۔ رو رو کر آنکھیں سوج گئیں تھیں۔ سکینہ نے اسے گلے لگا لیا۔

پہلی بار پارس بہت تڑپ کر ماں سے چمٹ گئی۔

سکینہ کچھ کہے بنا اسے خود سے چمٹائے بیٹھی اس کے بولنے کا انتظار کرتی رہی۔

"اماں"... وہ بولی

"ہاں پتر بول" بیٹی کو روتا دیکھ کر جیسے اس کا ضبط ٹوٹ رہا تھا

"مجھے بابا شمس کی بہت یاد آرہی ہے۔"

"لے، تو اس میں اتنا رونے والی کیا بات ہوئی۔ تو تو کہتی ہے کہ بابا سے روز مراقبے میں ملاقات ہو جاتی ہے۔"

"ہاں پر، پھر بھی بے چینی سی ہے۔ بار بار دل گھبرا رہا ہے جیسے کچھ ہونے والا ہے یا کچھ ہو گیا ہے۔"

وہ کچھ الجھی الجھی سی بولی

اماں نے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔ "ادھر قریب آ..." تو وہ اسے اپنے قریب لا کر آنکھیں کھول کر چہروں کا رنگ دیکھنے لگی جیسے بچپن میں جب وہ مچلتی تو روزانہ سکینہ پارس کو پکڑ کر اسی طرح اچھی طرح دیکھتی اور پھر پتا نہیں کیا کیا پڑھ کر پھونکتی۔ تب ہی اسے چین آتا تھا۔

اس وقت بھی بڑی سنجیدگی سے اس کی آنکھیں کھول کھول کر اس کی بے چینی کی وجہ ڈھونڈنے لگی۔

"اماں" اس نے پوچھا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

چیخ کرنے کی مبہم سی کوشش کی۔

"میں ٹھیک ہوں۔"

"اچھا اگر تو ٹھیک ہے تو پھر اتنا چپ کیوں رہتی ہے۔"

"پتا نہیں"..... وہ اٹھ کر بے مطلب کتابیں الٹنے پلٹنے لگی۔

"میرا کہیں دل نہیں لگ رہا ہے۔ جیسے کچھ کھو گیا ہے۔" یہ کہتے اس کی آنکھوں میں پھر پانی اترنے لگا۔ پارس کی آنکھوں میں آنسو۔ سکینہ کا تو دل ہی تڑپ گیا۔

"ہائے میری بچی۔ کیا ہوا تجھے؟"

"دیکھ جانتی تجھے"..... پارس کے آنسو گرنے سے پہلے اس کی آنکھوں سے سیلاب رواں ہو گیا۔

"چل تجھے بڑے حکیم صاحب کو دکھاؤں۔" وہ جلدی سے چادر اوڑھ کر کھڑی ہو گئی۔

"اماں نہیں ناں میری طبیعت ٹھیک ہے۔ مجھے حکیم کے پاس نہیں جانا۔" وہ رونے لگی

"ایویں ٹھیک ہے۔ ذرا دیکھ تو سہی..... کیسی پیلی ہو گئی ایک دم۔ آنکھیں کیسی خالی خالی ویران جیسے خشک ہو گئے چل۔ ذرا دکھاؤں تو حکیم جی کیا کہتے ہیں۔" سکینہ نے بھی ضد پکڑ لی

پارس نے سکینہ کی یہ حالت دیکھی تو پریشان ہو گئی۔ اسے پتہ تھا سکینہ اس کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتی اور ابھی بابا بھی شہر میں ہیں۔ اس نے خود کو سنبھالا اور ماں کو تسلی دینے لگی۔

"اماں میری بات سنیں۔" اس نے زبردستی ماں کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بٹھایا۔

"میں ٹھیک ہوں بالکل۔ مجھے کچھ نہیں ہوا ہے۔ ہو رہا ہے اس کا علاج حکیم صاحب کے پاس نہیں ہے۔" وہ دوا سے سمجھانے لگی۔

"اچھا..... تو پھر چل تیار ہو جا..... ہم درگاہ چلتے ہیں۔" سکینہ جلدی سے بولی

"مجھے پتا ہے وہاں جا کر تو بالکل ٹھیک ہو جائے گی۔ یہ تو منظور ہے ناں تجھے.....؟ اور کیا پتا ہاشم بابا بھی مل جائیں۔" سکینہ جلدی جلدی بولی۔

"ہاں چلتی ہوں۔ مجھے بھی بابا سے ملنا ہے۔" پارس روہانسی سی ہو گئی۔

"مجھے تو لگتا ہے سب کی نظر اتارتے اتارتے تجھے ہی نظر لگ گئی ہے۔ تجھے تو پتا ہی نہیں۔ بانو جاتی ہے ایک عامل کے پاس۔ اس سے پھونک پھونک کروا دوں گی تجھ پر۔" سکینہ نے خدشات کا ایک نیا پنڈورا کھول لیا۔

"اماں وہم مت پالیں۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔ اور ویسے بھی خیر جانے بو مجھے کسی پر ایسے ہی شک کرنا اللہ کو پسند نہیں۔" وہ دھیرے سے بولی

"اچھا۔ تو پھر تو چل درگاہ تو۔" سکینہ نے پارس کو جیسے زبردستی اٹھایا۔ پارس خاموشی سے سر جھکائے ماں کے پیچھے پیچھے کمرے سے باہر نکل آئی۔ ابھی گھر کا بیرونی دروازہ بند کر رہے تھے کہ خالہ خیراں اپنے پوتے کو گود میں لئے کھڑی تھی۔ پارس نے ان کو دیکھ کر نظریں جھکا لیں۔

"خالہ..... اگر آپ بعد میں آ جائیں پارس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔" سکینہ نے عذر پیش کیا۔

خالہ خیراں کے چہرے پر مایوسی چھا گئی مگر وہ خاموشی سے کچھ کہے بغیر جانے کے لئے پلٹ گئی۔ اسے مایوس جاتا دیکھ کر پارس کو تھوڑا قلق ہوا۔ اس

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

نے بلندی سے آواز دی

"رکیے۔"

"اور پھر آگے بڑھ کر اس معصوم نو سوار کے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔ آپ کل آ بیٹھے گا۔" اس نے نرمی سے کہا۔ خالہ خیرن مسکرا دی۔

دونوں ماں بیٹی درگاہ جانے والے تانگے میں سوار تھیں۔ ان کے علاوہ کوئی اور سواری نہ تھی۔ شاید اس لیے بھی تانگہ بہت سستی سے آگے بڑھ رہا تھا۔ آدھا راستہ طے ہو چکا تھا۔ وہ اس سست رفتاری سے اور زیادہ الجھن محسوس کر رہی تھی۔

نہ جانے یہ کیسی بے قراری تھی۔ ایک طرف بابا سے ملنے کی تڑپ دوسری جانب ایک انجانا سا ورد۔ آج آنکھ کھلتے ہی بابا سے ملاقات کی خواہش اتنی شدت سے پیدا ہوئی تھی کہ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اڑ کر اپنے مرشد کے پاس پہنچ جائے۔

مگر شاید ابھی یہ اس کے اختیار میں نہ تھا اور اسے آج بھی یقین نہیں تھا کہ بابا درگاہ پہ موجود ہوں گے۔ اس کا دل گھبرانے لگا۔ اس نے دل بہلانے کے لیے راستے میں کھیت کھلیان پہ نظر ڈالنا شروع کر دی۔ اچانک تانگے کی رفتار مزید سست ہوئی پھر وہ رک ہی گیا۔

ان کے پوچھنے سے پہلے ہی تانگے والا اچک کر نیچے اترا اور گھوڑے کو پچکارتے ہوئے ایک طرف لے کر بڑھنے لگا۔ "باجی گھوڑا پیاسا ہے آج جلدی نکلا تھا۔ اسے پانی پلانا ضروری ہے ورنہ آگے نہیں جائے گا۔" سکینہ نے خاموشی سے سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ پر ذرا جلدی....."

پارس نے ایک نگاہ پھر کھیتوں کی جانب موڑ دی۔ وہ اب بے چینی کو دبانے کے لیے ہر منظر کو بہت غور سے ٹھہر ٹھہر کر دیکھ رہی تھی۔ کھیتوں کے پاس ایک ڈھابہ تھا۔ تانگہ وہیں رکا تھا۔ پارس نے بھی ادھر ادھر بے مقصد دیکھنا شروع کر دیا۔ نہ جانے کیوں اس کے دل میں بابا سے ملنے کی تڑپ بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ تانگے میں بھی بے چینی محسوس کرنے لگی۔ اس کا دل چاہا کہ وہ تانگے سے اتر جائے مگر خود پر ضبط کیے بیٹھی رہی۔

اتنے میں ایک اور عورت رکے ہوئے تانگے میں آ کر بیٹھ گئی تھی۔ شکل سے ہی باتونی لگ رہی تھی۔ سلام دعا کیے بغیر ادھر ادھر کا حال سنانے بیٹھ گئی۔ وہ سکینہ سے کچھ ادھر ادھر کی باتیں کر رہی تھی اور سکینہ اس کی ہاں میں ہاں ملا رہی تھی۔

پارس نے بے اختیاری سے تانگے والے کی کھوج میں نگاہ دوڑائی۔ مگر شاید اسے بھی مزید سواریوں کا لالچ روکے ہوئے تھا۔ ڈھابے کے پیچھے ہی ذرا دور اس کی نگاہ ایک مجمع پر پڑی جہاں دور سے اسے ایک بوڑھا کبڑا گندمی ہوئی چلن سی اور چاکی لئے بیٹھا نظر آیا۔ اس کے پاس لوگوں کا ایک مجمع اکٹھا تھا۔ پارس کو اس میں ایک عجیب سی کشش محسوس ہوئی۔ وہ تانگے سے اتر کر مجمع کے قریب چلی آئی۔

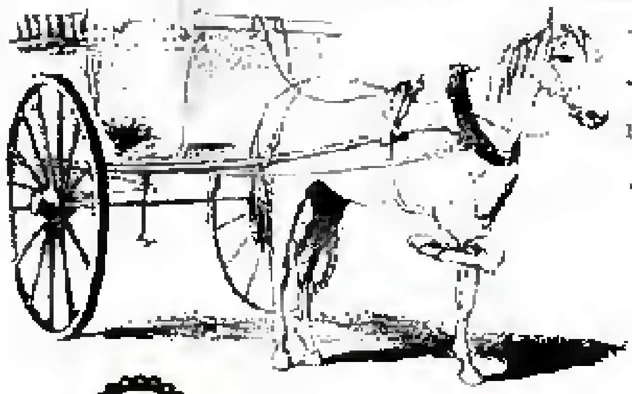

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

بچے چلا چلا کر بوڑھے کمہار کو اپنی جانب متوجہ کر رہے تھے جس کی وجہ یہ تھی کہ وہ انھیں ان کی مرضی کے مطابق کھلونے بنا بنا کر دے رہا تھا۔ بچے جس شکل کے کھلونے کی خواہش کرتا تو وہ مٹی کا ایک چھوٹا سا حصہ اٹھا کر چاکی پہ ڈال دیتا اور اس نے پیروں کی ایک جنبش سے چاک گول گول گھومنے لگتی اور اس پر پڑی مٹی کو بچے کی مرضی کے مطابق کوئی بھی شکل دے دیتا۔

کچھ تو بڑا شور مچا رہے تھے اور کچھ بچے بڑے شوق سے کمہار کو گھیرے بیٹھے تھے۔ اور اپنی باری کا انتظار کر رہے تھے۔ اسی انتظار میں اپنے ہاتھ سے بھی کچھ نہ کچھ بنا رہے تھے۔ جب ان کے ہاتھ میں پسندیدہ کھلونا آ جاتا تو بچے اپنے ہاتھ سے بنے ٹیڑھے میڑھے سے پیالے اور کھلونے ہاتھ میں لے کر فاتحانہ انداز میں سب کو دکھاتے۔ جن کے ذرا بہتر شکل میں تھے وہ ٹوٹے پھوٹے پیالوں اور ٹیڑھے میڑھے سے بنے کھلونوں والے بچوں کو دکھا دکھا کر چڑا رہے تھے۔

مگر اس بوڑھے کمہار کے چہرے پر مسلسل ایک گہری مسکان تھی۔ وہ بچوں کے بے ہنگم شور سے بالکل بھی نہیں ناراض نہیں ہو رہا تھا بلکہ ان کی باتوں سے محظوظ ہو رہا تھا۔ ان کی بے مطلب کی خواہشوں کو پورا کر رہا تھا۔ کوئی بچہ ضد پہ اڑ جاتا تو بوڑھا کمہار اسے گود میں بٹھا لیتا اور پھر اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھام کر چاکی سے گھومتے پہیے کے گرد تاثر کر دیتا۔ اس کے ارتعاش سے ایک عجیب سی سرخی بچے کے چہرے پر دوڑ جاتی۔ وہ جلدی سے اپنا ہاتھ کھینچنے کی کوشش کرتا مگر بوڑھا بڑے تحمل سے اپنے ہاتھوں کی گرفت برقرار رکھتا اور اس کے ہاتھوں کو تھامے رکھتا اور پھر مٹی کا ڈھیر جب تک مطلوبہ شکل میں نہ آ جاتا بچہ کی نگاہیں اس کے ساتھ گول گول گھومتی رہتی۔ چہرے پر متغیر رنگ بکھرتے رہتے وہ اسے یوں مسحور کر رہا تھا جیسے کوئی جادو ہو رہا ہے۔ مطلوبہ چیز کے بن جانے پر اسے ہاتھوں میں لینے کی کوشش کرتا۔ اور بابا پیچھے سے ٹوکتا۔

"ابھی رہنے دو بچے ابھی گیلا ہے نازک ہے۔ اسے سوکھنے دے۔"

مگر بچے کہاں دھیان دینے والے تھے۔ بچے بہت خوش تھے اور ان کی خوشی کمہار کے چہرے کو چمکا رہی تھی۔ "نادان ہیں۔ پیار سے سمجھانا پڑتا ہے۔" بوڑھا خود سے بولا جیسے اس نے اب تک پارس کو دیکھا ہی نہ ہو۔

اتنے میں ایک بچے کا کھلونا اس کے ہاتھ سے پھسل کر نیچے گر گیا۔ مٹی کا تو تھا سو ٹوٹ گیا۔ وہ بھاں بھاں کر کے رونے لگا۔ وہ ضد کر رہا تھا کہ اسے وہی کھلونا چاہیے۔ بوڑھے کمہار کے چہرے پہ یکدم پریشانی سی آ گئی اس نے جلدی سے بچے کو گود میں بٹھایا اور پھر سے نیا کھلونا بنانے میں جت گیا۔

پارس کو وہاں بیٹھنا اچھا لگ رہا تھا۔ اس کی بے قراری اب کچھ کم ہو رہی تھی۔ اس نے غیر ارادی طور پہ مٹی ہاتھوں میں بھر لی۔ ٹھنڈی ٹھنڈی سوندھی سوندھی سی مٹی۔

"آہ!..." بوڑھے کمہار نے تھکن سے چور کمر کو سیدھا کیا۔ بچہ اب بہت خوش تھا اس کے ہاتھوں میں ایک نیا مگر ویسا ہی کھلونا جو تھا۔

کمہار کا چہرہ پھر سے سکون کا سمندر بن چکا تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

"رب راکھا، خوش قسمت میرا رابا خوش ہو، رب سب اکا دت۔" بوڑھا بابا پارس کی جانب منہ کر کے بولا

"جی بابا..." پارس اس کے اچانک متوجہ ہونے پر چونک پڑی جیسے کسی اور ہی دنیا میں تھی

"میں کسی خاک ہے میری خدمت بھی خاک۔" وہ پھر بولا

پارس کو کچھ سمجھ نہیں آیا۔

"جی بابا بے شک..." کمہار نے اب کے اسے مسکرا کر دیکھا

"پتر!" ...پارس کے لب ہلکے سے ہلے، پر نگاہ جھک گئی۔

"دل دی اس مٹی کے کمہار نے جتنا نازک بنایا اسے، ذرا سی ٹھیس سے مٹی کا ڈھیر ہو جائے۔" اس نے دونوں ہاتھوں سے ڈھیر بنا کر سمجھانے والے انداز میں کہا۔

"جی!" ... اس نے کچھ کہنا چاہا مگر رک گئی جیسے لبوں کو کسی نے سی دیا ہو۔ وہ بس سن رہی تھی۔ اسے لگا جیسے بوڑھا کمہار اسے کچھ سمجھانا چاہ رہا ہو۔ اسے محسوس ہوا جیسے کہ اس کا دل کمہار کی باتیں سن رہا ہے مگر ذہن جیسے بالکل سو گیا ہو۔ اس کا دل بھی نہیں چاہ رہا تھا کہ وہ کچھ زیادہ سوچے۔ وہ تو بس بابا کو ایک نظر دیکھنا چاہتی تھی۔ دیدار کی پیاس بڑھتی جا رہی تھی۔

اب غور سے دیکھنے کی باری بوڑھے کمہار کی تھی۔ پارس نے ہاتھ بدستور مٹی میں الجھائے ہوئے تھے۔ اس نے گیلی ٹھنڈی مٹی ہاتھوں میں اٹھا کر ناک سے قریب کر لی اور ایک گہری سانس اندر کھینچی۔

مٹی کی سوندھی خوشبو تو جیسے اس پر نشہ سا طاری کر رہی تھی۔ اب کے بوڑھے کمہار نے اسے بہت پیار سے دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں بے تحاشا شفقت تھی، بے انتہا پیار تھا۔

"او کڑیئے!" اس نے بڑے پیار سے پارس کو پکارا۔ اپنی خوشی میں آنسو پونچھتا ہوا "خدا رب تو سب اکا دت۔" اس نے مٹی کی چند ڈھیریاں اس کے ہاتھوں میں بھر دیں۔

پارس تو جیسے کھو گئی، وہ تو تھی جیسے کوئی کھو چکی۔

اس نے کمہار کی جانب دیکھا مگر نظر ٹک نہیں پائی۔

بے اختیار اس نے ان ڈھیریوں کو ناک کے قریب کر لیا اور پھر ایک گہری لمبی سانس کھینچی۔ اس بار تو جیسے سرور چھا گیا تھا۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں وہ اس سرور سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔ اس نے ایک اور گہری سانس لی اب کے ایک جانی پہچانی سی خوشبو اس کے رگ و پے میں سرایت کرنے لگی۔ وہ بے چین ہو گئی۔ ذرا دیر پہلے قرار پانے والی بے قراری دوبارہ جاگنے لگی۔

"بابا!" ... وہ بے اختیار پکار اٹھی۔

بابا کی خوشبو وہ کیسے نہ پہچانتی۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

وہ اس کے پاس تھے۔ شاید وہ یہاں سے گزر رہے تھے۔ "رب راضی بندہ خوش تے میرا بابا خوش وڈے سب اکارت۔" اس کے کانوں میں گونجا۔ "آنسو پونچھ تے خوشیاں پا....."

اس نے جلدی سے آنکھیں کھول دیں۔ مگر..... مگر یہ کیا ہوا؟ وہ گھبرائی۔ وہاں تو کوئی نہیں تھا۔

نہ کوئی بچہ نہ کوئی مٹی اور نہ ہی کوئی بابا۔ نہ وہ بوڑھا کمہار بس ان دیکھی کشش اسے کھینچ رہی تھی۔

وہ بے قراری کے عالم میں کھڑی ہو گئی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا جہاں تک نظر جاتی گھور گھور کر دیکھتی۔ مگر وہاں سب کچھ پہلے جیسا تھا۔ بس نہیں تھا تو اس کے آس پاس کوئی نہیں تھا۔

کچھ دور فاصلے پر وہی بہت سارے بچے جگنو پکڑنے اس کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔ اچانک اسے بہت دور ایک بوڑھا بابا دور دکھائی دیا شاید.... وہ..... اسے ابہام ہوا.... شاید بابا....

پارس بے اختیار اس جانب دوڑی مگر اتنی دیر میں پیچھے سے آتی آوازوں نے جیسے اس کے قدم جکڑ لیے۔

"پارس، پارس..... کدھر چلی گئی۔" سکینہ ماسی بے حال پھولی ہوئی سانسوں سے اس کی طرف دوڑی چلی آ رہی تھی۔

"پتر تھک گئے تھے ڈھونڈتے۔ بتا کہاں چلی گئی تھی۔" سکینہ نے اسے جھنجھوڑ دیا۔

سکینہ رونے والی ہو رہی تھی۔ "میری تو سانس رک رہی تھی میری بچی۔" سکینہ نے اسے دبوچ لیا۔

پارس کے پاس کوئی جواب نہ تھا وہ ابھی تک پیچھے اڑتی خاک کو گھور رہی تھی۔ شاید یہ ابہام تھا۔ اسے اب تک یقین نہیں آ رہا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں اماں۔" اس نے سر پر سے اٹھتے دوپٹے کو سیدھا کرنے کے لیے ہاتھ اوپر کیے۔

نظر بند مٹھیوں پہ پڑی تو شاید اس کا دھیان ہی نہیں گیا تھا۔ اس کی مٹھیاں ابھی تک بند تھیں۔ اس نے جلدی سے اپنی مٹھیاں کھول دیں۔

"بابا"..... اس کی آنکھوں میں آنسو بھر گئے۔ دل کی بے قراری مزید بڑھ گئی۔ اس کے ہاتھوں میں مٹی کے ڈھیریوں کی جگہ موتی جیسی سفید ریوڑیاں چمک رہی تھیں۔

"اللہ"..... وہ ماہی بے آب کی تڑپ کر رہ گئی۔ وہ ضبط نہ کر سکی۔

"یہ تو وہ دن تھا بابا۔ مجھ سے مل کر بھی نہیں ملے۔" دو موٹے موٹے آنسو اس کے گالوں پر بہنے لگے۔

اللہ..... یہ کیسا درد تھا۔ جو اس کے دل میں جاگ رہا تھا۔ یہ کیسی دستک تھی جو کہ دل میں ہو رہی تھی۔ "کہیں مجھ سے کوئی غلطی تو نہیں ہو گئی۔" اس نے مٹھیاں بھینچ لیں.....

(جاری ہے)

آپ ..... پڑھتی ہیں..... آپ کا بہت بہت شکریہ..... اپنے عزیزوں اور دوستوں کو اپنے اس پسندیدہ رسالے کا تحفہ دیجیے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

جیتی جاگتی زندگی

زندگی بے شمار رنگوں سے مزین ہے جو کہیں خوبصورت رنگ اوڑھے ہوئے ہے، تو کہیں تلخ حقائق کی اوڑھنی اوڑھے ہوئے ہے۔ کہیں شیریں ہے تو کہیں تلخ، کہیں ہنسی ہے تو کہیں آنسو۔ کہیں دھوپ ہے تو کہیں چھاؤں۔ کہیں سمندر کے شفاف پانی کے جیسی ہے تو کہیں کیچڑ میں کھلے پھول کی مانند۔ کہیں قوس قزح کے رنگ ہیں۔ کبھی اماوس کی رات جیسی لگتی ہے۔ کبھی خواب لگتی ہے، کبھی سراب لگتی ہے، کبھی خار دار جھاڑیاں تو کبھی شبنم کے قطرے کی مانند لگتی ہے۔ زندگی عذاب مسلسل بھی ہے۔ تو راحت جان لگتی ہے۔ زندگی ہر ہر رنگ میں ہے، ہر طرف خاموش پڑی ہے، کہانی کے صفحات کی طرح بکھری پڑی ہے....

کسی مفکر نے کیا خوب کہا ہے کہ ”استاد تو سخت ہوتے ہیں لیکن زندگی استاد سے زیادہ سخت ہوتی ہے، استاد سبق دے کے امتحان لیتا ہے اور زندگی امتحان لے کر سبق دیتی ہے۔“ انسان زندگی کے نشیب و فراز سے بڑے بڑے سبق سیکھتا ہے۔

زندگی انسان کی تربیت کا عملی میدان ہے، اس میں انسان ہر گزرتے لمحے کے ساتھ سیکھتا ہے، کچھ لوگ ٹھوکر کھا کر سیکھتے ہیں اور دوسرے ان کے ناصح ہوتے ہیں۔ کوئی دوسرے کی کھائی ہوئی ٹھوکر سے ہی سیکھ جاتا ہے۔ زندگی کے کسی موڑ پر اسے ماضی میں رونما ہونے والے واقعات بہت عجیب دکھائی دیتے ہیں۔ وہ ان پر دل کھول کر ہنستا ہے یا شرمندہ دکھائی دیتا ہے۔ یوں زندگی انسان کو مختلف انداز میں اپنے رنگ دکھاتی ہے۔

اب تک زندگی کی ان گنت کہانیاں تخلیق کر چکی ہیں، ان میں سے کچھ ہم صفحہ قرطاس پر منتقل کر رہے ہیں۔

دیے سے دیہ جلتا ہے

اکثر سننے میں آتا ہے کہ آج کا دور بہت خراب ہے۔ مصیبت کے وقت اپنے پرائے ہو جاتے ہیں غیروں سے امید تو فضول ہے۔ یہ زندگی کے تلخ حقائق ہیں لیکن آج بھی ہمارے اردگرد کئی اچھے لوگ موجود ہیں۔ صرف محسوس کرنے کی ضرورت ہے۔ ریاست کی یہ آپ بیتی اچھائی اور برائی میں تمیز کرنے میں مدد دے گی۔

ریاست کی اگرچہ کریانے کی دکان تھی لیکن بوقت ضرورت اس میں تبدیلی ہوتی رہتی۔ کبھی وہ آلو کی بوری لے آتا تو کبھی پالتو خرگوش فروخت کرتا نظر آتا۔

کوئی مددگار نہ تھا۔ لہذا گاہک خود ہی سامان اٹھا کر ریاست کے پاس لے آتے۔ بسا اوقات تو ترازو میں سامان بھی خود تولتے۔ ریاست ہر ایک سے خوش اخلاقی سے پیش آتا۔

دکان پر گاہک نہ ہوتے تو وہ مطالعے میں مصروف نظر آتا۔ بچوں سے اسے گہری انسیت تھی۔ جب بچے دکان پر آتے تو وہ ان سے ہنس کر بات کرتا، کبھی لطیفے وغیرہ سناتا۔

ایک دن اس کے پاس ایک نوجوان آیا۔ دکان میں کئی گاہک موجود تھے اور ریاست بہت مصروف تھا۔ نوجوان ادھر ادھر دیکھتا رہا لیکن اس نے کچھ مانگا اور نہ ہی بات کی۔ جب دوسرے گاہک فارغ ہو کر

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY
READING Section

چلے گئے تو وہ ریاست کی طرف متوجہ ہوا۔ وہ ایک دبلا پتلا نوجوان تھا جس کا لباس بہت پرانا تھا۔

"جی فرمائیے.... آپ کو کیا چاہیے....؟"

ریاست نے حسب روایت خوش اخلاقی سے پوچھا۔

نوجوان کچھ توقف کے بعد آہستہ سے بولا "میں کچھ لینے نہیں بلکہ فروخت کرنے آیا ہوں۔"

ریاست نے حیرت سے اسے دیکھا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر دھوپ کا چشمہ نکالا اور ریاست کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔

"دیکھیں بہت عمدہ چیز ہے" "معمولی سا استعمال ہوا ہے۔"

ریاست نے چشمہ لے لیا۔ اس کا فریم سیاہ تھا اور کمانیوں پر چمکدار دھاریاں تھیں۔ "اچھا ہے.... لیکن میں تو یہ استعمال ہی نہیں کرتا۔" ریاست ہنس کر بولا۔

نوجوان ایک دم افسردہ نظر آنے لگا۔ پھر اس نے مایوسی سے چشمہ واپس لے لیا۔

"لیکن تم اسے کیوں بیچنا چاہتے ہو....؟" ریاست نے پوچھا۔

جواب میں نوجوان نے بتایا کہ اسے کل تک امتحان کی فیس جمع کرانی ہے اور اس کے پاس رقم نہیں ہے۔

"لیکن تم طالب علم تو نہیں لگتے۔ ریاست نے حیرت سے کہا۔

وہ کھسیانے لہجے میں بولا "دراصل نامساعد حالات کے باعث کئی سال ضائع ہو گئے ہیں۔"

یہ سنتے ہی ریاست نے چشمہ لے لیا اور اسے پلٹ کر دیکھنے لگا۔ وہ اتنا قیمتی نہ تھا۔

"اچھا اگر آپ خریدتے نہیں تو اسے گروی رکھ لیں، میں جلد آپ کے پیسے واپس کرنے کی کوشش کروں گا۔

"تمہیں کتنے پیسے چاہیے....؟"

"ایک ہزار روپے۔"

"ایک ہزار روپے....؟"

"جی مجھے کچھ اور چیزیں بھی خریدنی ہیں۔"

ریاست نے چشمہ لوٹاتے ہوئے کہا "نہیں بھئی نہیں.... میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔"

وہ سوچ رہا تھا یہ دھوکے باز ہے اور مجھے بے وقوف بنا رہا ہے۔

"جی اچھا...." اس نے مایوسی سے کہا اور چشمہ اٹھا کر بوجھل قدموں سے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ ریاست بغور دیکھ رہا تھا۔ اس کی چال بھی زمانے بھر کی مایوسی تھی۔

"سنو" ریاست نے پکارا۔ آواز سنتے اس کے قدم رک گئے۔

"تم رہتے کہاں ہو....؟" ریاست نے پوچھا۔

اس نے چشمہ ریاست کو دیتے ہوئے بتایا "میں قریب کی آبادی میں رہتا ہوں۔ وہاں کا پتا آپ کو لکھوا دیتا ہوں۔"

غرض ریاست نے وہ پرانا چشمہ جس کی قیمت بہت کم تھی ایک ہزار روپے میں گروی رکھ لیا۔ اس شخص نے انتہائی مسرت سے اس کا شکریہ ادا کیا اور وعدہ کیا جیسے ہی اس کے پاس پیسے آگئے وہ واپس آئے گا۔

کئی سال گزر گئے وہ نہ لوٹا۔ ریاست کو کبھی یہ واقعہ یاد آتا تو وہ ہنستا کہ وہ کس طرح بے وقوف بنا تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

اس کے پاس اس شخص کا نام رہا بھی، وجہ تھا جو زیادہ دور کا بھی نہ تھا، لیکن وہ کبھی وہاں نہ گیا۔

اس کی دکان اب ٹھیک چل رہی تھی۔ قسمت کی ستم ظریفی کہ ایک رات جب تیز ہوائیں چل رہی تھیں، تو بجلی کے تاروں میں سپارکنگ کی وجہ سے دکان میں آگ بھڑک اٹھی، ہوا کے باعث آگ اس تیزی سے پھیلی کہ لوگوں کو بجھانے کا موقع نہ مل سکا اور دیکھتے ہی دیکھتے سب کچھ راکھ ہو گیا۔

نقصان بہت بڑا تھا اور نئے سرے سے کاروبار جمانا ریاست کے بس میں نہ تھا۔ کئی مہینے گزر گئے۔ وہ گزر اوقات کے لیے کچھ مزدوری کر لیتا۔ لوگ اس کی حالت پر افسوس کرتے اور اس کی مدد کرنا چاہتے لیکن وہ منع کر دیتا۔ ایک دن وہ پیپل کے درخت کے نیچے بیٹھا تھا کہ علاقے کا ایک آدمی اس کے پاس آیا اور بولا۔

"ریاست تمہیں کوئی ڈھونڈ رہا ہے۔"

"مجھے کون ڈھونڈے گا....؟" ریاست نے حیرت سے پوچھا۔

"ٹھہرو، میں اسے لے کر آتا ہوں۔" وہ واپس پلٹ گیا۔

کچھ دیر بعد دور سے وہ ایک آدمی کے ساتھ آتا نظر آیا، جس کا لباس بہت عمدہ تھا۔ قریب آنے پر ریاست چونک اٹھا۔ وہ شخص گرمجوشی سے ریاست کے قریب آیا اور اس سے ہاتھ ملایا۔

"مجھے پہچانا"۔ وہ گویا ہوا۔

ہاں غالباً ہم پہلے بھی ایک مرتبہ ملے تھے۔" ریاست آہستہ سے بولا۔

"میرے دوست کئی سال پہلے تم نے میری مدد کی تھی۔ دراصل تعلیم حاصل کرنے کے بعد میں باہر چلا گیا تھا۔ دو دن پہلے ہی لوٹا ہوں۔ تمہیں ڈھونڈ رہا تھا، لوگوں نے بتایا، تمہاری دکان میں آگ لگ گئی تھی۔ بہت افسوس ہوا..... خیر اللہ مالک ہے۔ وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے جلی ہوئی دکان تک آپہنچے۔ ریاست ایک مرتبہ پھر افسردہ ہو گیا۔ وہ شخص بغور دکان کا جائزہ لے رہا تھا۔ پھر بولا "میرے دوست بالکل فکر نہ کرو..... انشاء اللہ کل سے اس پر کام شروع ہو جائے گا۔ پہلے رنگ روغن ہو گا، فرنیچر بنے گا پھر تمام کریانے کا سامان بھروا جائے گا۔"

ریاست آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہا تھا۔

"ہاں..... ہاں تم حیران مت ہو۔" اس نے ریاست کے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا "میں تم پر کوئی احسان نہیں کر رہا بلکہ نیکی کے اس سفر کو آگے بڑھا رہا ہوں جو تم نے کئی سال پہلے میرے ساتھ نیکی کر کے شروع کیا تھا۔ مجھے یاد ہے۔ تم نے فیس کے لیے ایک ہزار روپے دیے تھے۔

پیر

جاڑے کی آخری تاریخیں تھیں، ہر سو گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ حمید کو پروفیسر نیاز نے کہا تھا کہ اگر پڑھائی کے سلسلے میں ہیلپ کی ضرورت ہو تو گھر آ جایا کرو۔ آج جب وہ مولی موٹی میڈیکل کی بکس اٹھائے گھر سے باہر آیا تو گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا۔ موٹر سائیکل اسٹارٹ کی تو اس کی ہیڈ لائٹ سارے راستے کو منور کر گئی۔ اسے بھوک بھی ستا رہی تھی اور یہ خیال بھی آ رہا تھا کہ اماں میرے انتظار میں جاگ رہی ہوں گی۔ ان کی نیند روز خراب ہوتی تھی کیونکہ یہ اس کی روٹین تھی۔ آٹھ بجے تک وہ پروفیسر کے

پاس آتے۔ کئی مرتبہ اماں سے کہا کہ آپ سو جایا کریں، میں خود کھانا نکال کر کھا لیا کروں گا۔ اس کی بات سن کر وہ ہنس دیتیں اور کہتیں۔ بیٹا یہ تو مجھے زحمت نہیں دیتا بلکہ الٹا ثواب کماتا ہے۔ تیری وجہ سے میں اٹھ کر اپنے پروردگار کے حضور جھک کر تہجد بھی ادا کر لیتی ہوں۔ وہ روزے نماز باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں، وظائف اور تسبیح بھی کثرت سے کرتی تھیں۔

اماں اکثر اپنے پیر و مرشد کا ذکر انتہائی عقیدت سے کرتی تھیں۔ ایک دن انہوں نے ایک واقعہ سناتے ہوئے کہا تھا کہ ان کے مرشد کے پاس ایک شخص انتہائی پریشانی کے عالم میں آیا اور پیر صاحب کو بتایا کہ اس کی سات بیٹیاں ہیں، لیکن تنگ دستی کی وجہ سے وہ ابھی تک کسی کی شادی نہیں کر سکا۔ یہ سن کر پیر صاحب نے کہا کہ یہ تو کوئی مسئلہ نہ ہوا، تم ناحق پریشان ہو رہے ہو، جاؤ تم اپنی بیٹیوں کی بھی شادی کرو اور دوسروں کی بھی اس سلسلے میں مدد کرو۔ بس اتنا کرنا کہ راستے میں جو چیز تمہیں سب سے پہلے دکھائی دے اسے اپنے گھر لے جانا۔ وہ شخص وہاں سے نکلا تو راستے میں ایک مردہ بلی نظر آئی جس سے شدید تعفن اٹھ رہا تھا اور اس میں کیڑے کلبلا رہے تھے، لیکن مرشد کا حکم تھا، لہٰذا اس مردہ بلی کو اپنے رومال میں باندھا اور گھر کی راہ لی۔ گھر پہنچ کر اس نے جب وہ رومال کھولا تو اس میں اسی سائز کا سونے کا ٹکڑا موجود تھا، جس سے نا صرف اس نے اپنی بیٹیوں کی شادی بھی کی بلکہ کئی دوسرے لوگوں کی بیٹیوں کو بھی ان کے گھر شان و شوکت سے رخصت کیا۔ یہ واقعہ سنا کر اماں نے حمید سے کہا کہ میں بھی تمہارے والد صاحب کے انتقال کے بعد بہت پریشان تھی، لیکن جب مرشد سے ناتا جوڑا تو اللہ نے بڑا فضل کیا اور میری ساری پریشانیاں ان کی دعاؤں کے طفیل دور ہو گئیں۔ اماں کہتیں حمید بیٹا تمہارے ساتھ بھی میرے مرشد کی دعائیں ہیں۔ اللہ تمہیں ہر پریشانی اور مصیبت سے نجات دلائے گا۔

اس روز وہ اپنے گھر کے قریب قبرستان کے پاس سے گزر رہا تھا کہ ہولناک سناٹے میں اچانک دودھیا سفید رنگ کا بکری کا بچہ ممیں ممیں کرتا قبروں کی اونچ نیچ پر قلانچیں بھرتا اسے اپنی سمت آتا نظر آیا۔ حمید نے بائیک کھڑی کر کے چاروں طرف دیکھا کہ یہ بکری کا بچہ اس وقت کہاں سے آ سکتا ہے۔ حمید نے اسے اٹھا کر بائیک پر آگے بٹھایا اور چل پڑا۔ تھوڑی دور ہی گیا ہو گا کہ اس کے پیر اتنے لمبے ہو گئے کہ موٹر سائیکل رکنے لگی۔ تب اسے اپنے کان میں سرگوشی سنائی دی کہ اس بچے کو نہایت پیار سے اٹھا کر زمین پر رکھ دو۔ حمید نے دھڑکتے دل سے بائیک روکی اور بکری کے بچے کو آرام سے اٹھا کے نیچے اتار دیا اور ڈر کے مارے گاڑی بھگا دی۔ پیچھے سے ایک آواز آ رہی تھی۔ ”حمید..... حمید، ہمیں ساتھ لے جانے والے لوگ ہم سے خوفزدہ ہو کر گاڑی سے اٹھا کے پھینک جاتے ہیں، مگر تم واحد آدمی ہو جس نے بڑے پیار سے نیچے اتارا ہے۔ تم ان شاء اللہ بہت کامیاب ڈاکٹر بنو گے۔ تمہارے ہاتھ میں بڑی شفا ہو گی۔ یہ ہماری دعا ہے۔“

حمید نے گھر آ کر یہ واقعہ اپنی ماں کو سنایا۔ تب انہوں نے کہا کہ وہ غیبی آواز یقیناً میرے پیر و مرشد کی ہو گی۔

آج حمید واقعی ایک کامیاب ڈاکٹر ہے۔ اس کے

ٹھیک پڑے بے اختیار ہی رہتا ہے۔ ان کے ہاتھ میں اللہ نے شفا دی ہے، جو بھی مریض آتا ہے وہ شفا پاتا ہے۔ ان کی ماں تو اب اس دنیا میں نہیں رہیں، لیکن پیر صاحب کے معتقدین میں کئی گنا اضافہ بھی ہو گیا ہے۔

غیبت کا انجام

ہر شخص بیرون ملک اپنے ملک و قوم کا سفیر ہوتا ہے۔ اس کا ہر اچھا کام ملک کی نیک نامی اور برا کام بدنامی کا باعث بنتا ہے۔

میں بھی پاکستان سے باہر رہتا تھا۔ اس دوران لالچ کی وجہ سے ایک بہت غلط قدم اٹھانے لگا تھا مگر ایک شخص نے ہاتھ پکڑ کر لالچ کے اس گرداب سے مجھے نکال لیا۔ میری یہ روداد ایک خلیجی ملک میں ملازمت کے دوران کی ہے۔

اکثر لوگ اس بات سے واقف ہیں کہ عرب ملکوں کا قانون بڑا سخت ہے۔ یہاں چور، ڈاکو اور دیگر مجرم سزا سے نہیں بچ سکتے اور دھوکے باز اور جھوٹے لوگ تو بالکل نہیں بخشے جاتے ہیں۔ میں جو داستان لکھ رہا ہوں، یہ بالکل حقیقت ہے۔ اس کے ذریعے آپ لوگوں کو آگاہ کر رہا ہوں کہ کہیں بھی، کسی کے ساتھ بھی ایسا ہو سکتا ہے۔

دو ایجنٹوں کو بہت خرچہ کرنے اور بے انتہا پاپڑ بیلنے کے بعد جب میں نوکری کرنے کی غرض سے ایک خلیجی ملک پہنچا تو بہت خوش تھا۔

وہاں رہتے ہوئے میرے بہت سے دوست بن گئے جس میں اپنے ملک، شہر اور علاقے کے علاوہ غیر ملکی بھی شامل تھے۔ آہستہ آہستہ میں عربی، انگریزی اور دوسری زبانوں کو بھی سمجھنے لگا۔ میں چونکہ لیبر ویزے پر آیا تھا اس لیے لیبر کا کام کرتا رہا جو یہاں کی گرمی کے لحاظ سے بہت ہی سخت ہوتا ہے۔ امارات میں ڈرائیونگ ایک نسبتاً آسان کام ہے۔ کچھ دوستوں کے مشورے پر میں نے ڈرائیونگ لائسنس کے لیے کوشش کی۔ تقریباً دو سالوں کی محنت اور کوششوں سے ڈرائیونگ لائسنس حاصل کر لیا۔ میں بہت خوش تھا کیونکہ اب میرا گریڈ لیبر سے اوپر ہو گیا تھا اور ظاہر ہے، آمدنی بھی بڑھ گئی تھی۔ میرے گھر والے بھی بہت خوش تھے۔ ماں، باپ، بہن بھائی سب میری ترقی کے لیے دعائیں کرتے تھے۔

میں جس کمپنی میں بھرتی ہوا اس کمپنی میں اور بھی کئی ممالک کے ڈرائیور کام کر رہے تھے۔

یہ کمپنی میڈیسن کا کام کرتی تھی یعنی یورپی ملکوں سے دوائیں خریدنا اور پورے ملک میں میڈیکل اسٹورز میں سپلائی کرنا..... اور ظاہر ہے ڈلیوری ہم ڈرائیور حضرات لے کر جاتے تھے۔ اس کمپنی میں ہمیں بہت سی مراعات حاصل تھیں یعنی میڈیکل، رہائش کے علاوہ جب ہم تین گھنٹے کی مسافت پر جاتے تھے تو پچاس درہم کھانے کے علاوہ ملتے تھے۔ پاکستان آنے جانے کا سالانہ ایئر ٹکٹ فری تھا۔

لیکن میرا ذہن نہ جانے کیوں بے ایمانی کی جانب راغب ہو گیا یعنی اتنی مراعات کے باوجود بھی میں چوری کرنے لگا۔ مطلب یہ کہ چوری کچھ زیادہ کی بھی نہیں لیکن پھر بھی "ککھ اور لکھ کا چور، ایک جیسا" والا معاملہ تھا یعنی جب میں پچاس درہم کا پیٹرول گاڑی میں ڈالتا تھا تو پیٹرول پمپ والا جو میرا دوست بن گیا تھا، اسے بتاتا کہ پیٹرول پچاس درہم کا ڈالا اور بل پچاس درہم کا اسے دو۔ بس میں سے دس درہم میں

تمہیں دوں گا۔ وہ بھی بہ خوشی ایسا کر دیتا تھا۔ ایسا کرتے کرتے مجھے تقریباً اس کمپنی میں پندرہ سال ہو گئے۔ کمپنی کا مالک جو لوکل عربی تھا۔ مجھے سالانہ ایک ماہ کی چھٹی کے ساتھ بونس کے علاوہ بھی پندرہ سو، دو ہزار درہم دیا کرتا تھا۔ کمپنی کا مالک ہم ورکروں کا بہت خیال رکھتا تھا اور سب کی مالی امداد کرتا رہتا تھا۔ کبھی پاکستان میں کوئی ناخوشگوار واقعہ یعنی زلزلہ، طوفان، سیلاب وغیرہ کا اسے پتا چلتا تو مالی امداد بھی کرتا۔

آٹھ نو سال پہلے جب میری شادی کا اسے پتا چلا تھا تو اس نے مجھے ایک مہینہ چھٹی کی جگہ تین مہینے کی چھٹی اور سات ہزار درہم شادی کے لیے دیے جس سے میری شادی کے تقریباً تمام زیورات میں نے خریدے لیکن مجھے اس پر صبر نہیں تھا۔ میں اور زیادہ بٹورنے کے چکر میں تھا۔

زیادہ عرصہ کمپنی میں گزارنے کی وجہ سے اس کمپنی کے گارڈ میری گاڑی کی چیکنگ نہیں کرتے تھے۔ اس وجہ سے اکثر میں کمپنی سے کچھ قیمتی دوائیں چوری کر کے میڈیکل اسٹور والے کو آدھی قیمت پر فروخت کر دیتا تھا۔

ان دنوں ایک پاکستانی جاوید نیا نیا بھرتی ہوا۔ وہ میرا اچھا دوست بن گیا تھا۔ آہستہ آہستہ میں نے جاوید کو بے ایمانی کے تمام گر بتا دیے لیکن اس کا مردہ ضمیر آہستہ آہستہ زندہ ہو رہا تھا۔

اس کے دل لگا کر کام کرنے کی وجہ سے اس کی نوکری پکی ہو گئی اور وہ اب بہت مطمئن تھا۔ جاوید کی نوکری پکی ہوئے تقریباً سات آٹھ مہینے گزر گئے۔ میں نے اسے کئی کام سمجھائے کہاں سے گاڑی میں پیٹرول ڈلواتا ہے، کیسے ڈلواتا ہے۔ فلاں دوائی چوری کر کے کس طرح کس میڈیکل اسٹور پر بیچتا ہے، کس ورکشاپ سے گاڑی کی سروس اور پارٹس چینج کرنے کے بجائے کتنا بل بنواتا ہے، وغیرہ وغیرہ۔

میں اس پر اپنا رعب جمانے کے لیے اور اپنی دانست میں دوستی نبھانے کے لیے اسے سب کچھ بتاتا تھا۔

میرا دوست جاوید انگریزی بھی اچھی بول لیتا تھا کمپیوٹر نالج دیکھیں تو حیران رہ جائیں۔ ہم دونوں کو کمپنی کی طرف سے نئے موبائل فون دیے گئے۔ جس پر اکثر کمپنی سے ہمیں ہدایت دی جاتیں کہ ادھر سے ادھر جاؤ یا اتنے لیٹ کیوں ہو یا واپس جلدی آ جاؤ یا اس فارمیسی سے ہوتے آؤ، وغیرہ وغیرہ۔

لیکن جاوید نے اپنے لیے خود اپنے پیسوں سے ایک جدید ماڈل کا موبائل خریدا تھا جس میں ویڈیو کے علاوہ انٹرنیٹ کی سہولت بھی موجود تھی۔ پتا نہیں اور اس میں کیا کیا تھا لیکن مجھے صرف یہی معلوم تھا اور اس نے بھی یہی بتایا تھا اور میں تو تھا بھی معمولی پڑھا لکھا۔ پھر آہستہ آہستہ میں سمجھ گیا کہ اس سیٹ سے فون کس طرح کیا جاتا ہے اور میسج کس طرح۔ باقی میسج وغیرہ کا مجھے کچھ پتا نہیں تھا کہ کس طرح لکھا جاتا ہے اور کس طرح بھیجا جاتا ہے۔ جبکہ جاوید کا موبائل نہ جانے کیا کیا کام کرتا تھا، نئی نئی گیمز اور فلمیں بھی اس میں تھیں۔

جب میں کام پر جاتا تو وہ اکثر مجھے اپنے موبائل سے فون کرتا اور پوچھتا تھا کہ داور خان بھائی (وہ میرے نام کے ساتھ بھائی ضرور لگاتا تھا) پیٹرول کہاں سے اور کیسے ڈلوانا ہے.....؟ ورکشاپ کا نام کس

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

سے کرواتا ہے اور دیگر چیزیں بھی جو میں بتا بھی چکا تھا لیکن پھر بھی جب وہ مجھے فون کرتا میں اکثر اسے کہتا تھا کہ جاوید، تم تیجو ہو۔ وہ ورکشاپ، میڈیکل اسٹور یا پیٹرول پمپ والے کو موبائل دے دو۔ میں بات کرکے خود اسے سمجھا دیتا ہوں۔ وہ بھی جلدی سے موبائل ان لوگوں کو تھما دیتا، اس طرح وہ لوگ جو بھی ہوتے، جو زبان بھی بولتے، میں انہیں اچھی طرح سمجھاتا کہ ایسا کام کرکے اتنا بل بنا دو اور اپنا کمیشن لے لو اور یہ بھی بتاتا کہ بھائی آپ نے مجھے پہچانا نہیں، میں داور خان ہوں، جو اکثر آپ لوگوں سے کام کرواتا ہوں اور کمیشن دیتا ہوں، وغیرہ وغیرہ۔

وہ لوگ مجھے فون پر بھی پہچان جاتے اور کہتے "ہاں ہاں بھائی داور خان! ہم نے آپ کو پہچان لیا۔ ہم آپ کے آدمی کا آپ کے کہنے کے مطابق کام کریں گے، آپ کوئی فکر نہ کریں۔"

میرے فرشتوں کو بھی خبر نہیں تھی کہ اس طرح جاوید میری کالز ریکارڈ کر رہا ہے اور اس نے منیجر سے اتنے تعلقات بڑھا لیے ہیں کہ جا کے پوری ریکارڈنگ اسے سناتا ہے۔

جب میرے منیجر کو جو ایک خدا ترس آدمی تھے اچھی طرح پوری معلومات حاصل ہو گئیں تو اس نے ایک دن مجھے آفس میں بلایا اور بہت آرام سے مجھ سے کہا کہ "بیٹھ جاؤ۔"

میں بیٹھ گیا پھر آفس بوائے کو چائے لانے کا کہا اور مجھ سے مخاطب ہوا "مسٹر داور خان! ہم سے ایسی کیا غلطی ہوئی تھی کہ تم ہمارے ساتھ اس طرح کرنے لگے، ہماری طرف سے تمہیں کیا کمی محسوس ہوئی....؟ ہم نے ہر طرح سے آپ کا خیال رکھا پھر بھی آپ نے اس طرح سوچا.... آخر کیوں....؟"

میں نے حیرانی سے کہا "سر! مجھ سے کیا غلطی ہوئی ہے، میں تو اپنی ڈیوٹی پوری ایمان داری سے پوری کرتا ہوں۔ پھر مجھ سے آخر آپ کو کیا شکایت ہے....؟"

اس نے طنزیہ لہجے میں کہا "ہاں، واقعی بہت ایمانداری سے کام کیا ہے۔"

پھر اس نے ریکارڈنگ سنانی شروع کر دی۔ میرے تو ہوش اڑ گئے۔ جیل کی سلاخیں نظروں میں گھومنے لگیں۔ میں نے اپنے منیجر سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگی۔

اس کا دل پسیج گیا۔ اس نے کہا ٹھیک ہے۔

ان تمام چوریوں کی ایک اعترافی تحریر لکھ کر ہمیں دے دو اور آئندہ کبھی امارات نہ آنے کا بھی لکھ کر دو۔

اور اپنے اکاؤنٹ سے پچیس ہزار درہم کا ایک چیک دستخط کرکے دو۔

میں نے جیل جانے سے بچنے کی خاطر یہ سب کچھ کر دیا۔ منیجر نے مجھے پاکستان واپس جانے کی اجازت دے دی اور میرا چیک بینک میں جمع کروا دیا۔

میں اگلے ہی دن نوکری سے فارغ ہو کر امارات سے واپس آ گیا۔

منیجر نے میرا دیا ہوا چیک بینک میں جمع کروا دیا تو ظاہر ہے کہ کیش ہو گیا۔

لالچ کے باعث اپنے بہت مہربان منیجر کے معاملات میں خیانت کرتے رہنے اور دستیاب حلال رزق کے بجائے حرام کمانے کی وجہ سے اب میں کبھی بھی امارات واپس جانے کے قابل نہیں رہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY
READING Section

امریکن مارکیٹ میں

اپنے کاروبار کے فروغ کیلئے

ایک بہترین ذریعہ

ہفت روزہ

نیوز پاکستان

امریکہ کا سب سے زیادہ پڑھا جانے والا اردو اخبار

Weekly

NEWS PAKISTAN

Contact:

Ph: 718-558-6080 **Fax:** 718-558-6079

Email: newspakistan@aol.com

248-04 Hookcreek Blvd, Rosedale, New York-11422 USA

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

آپ کی توجہ بچے کے مستقبل کو روشن بنا سکتی ہے

کشور کنول

بچپن ایک معصوم سا دور جس سے ہم سب ہی گزرے ہیں۔ کہتے ہیں کہ بچے اور فرشتے میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ کیونکہ فرشتے بھی پاک اور معصوم ہوتے ہیں ہر برائی سے پاک ہر شر سے محفوظ اسی طرح بچے بھی معصوم ہوتے ہیں۔ مگر جہاں ہوش سنبھالنے میں آئے تو پھر گھر والے بھی کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ایک حد تک تو بچوں کی شرارتوں سے سب ہی خوش ہوتے ہیں مگر جب شرارتیں حد سے زیادہ بڑھنے لگیں تو لوگوں کے ساتھ ساتھ والدین کے لیے بھی تکلیف کا باعث بنتی ہیں۔

چند خاص باتیں ایسی ہیں جن پر والدین عمل کریں تو آپ اپنے بچوں کی بہتر انداز میں تربیت کر سکتی ہیں۔

یہاں دیے گئے چند سوالات کے جوابات ایک صفحے پر لکھتی جائیں۔

❊ .... کیا آپ کے گھر میں سب کو سلام دعا کی عادت ہے...؟

❊ .... دوسرے لوگوں سے آپ کا اور گھر والوں کا برتاؤ کیسا ہے....؟

❊ .... کیا آپ کا اپنے خاندان میں دوستانہ رویہ مشہور ہے.....؟

❊ .... کیا آپ عادتاً جھوٹ زیادہ بولتی ہیں.....؟

❊ .... کسی کا کہنا ماننے کی عادت آپ میں موجود ہے یا نہیں....؟

❊ .... کیا آپ کے گھر کے افراد آپس میں بلند آواز سے گفتگو کرتے ہیں....؟

❊ .... کھانے کے دوران آپ کے افراد خانہ گفتگو سے اجتناب کرتے ہیں یا پھر گفت و شنید

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

جاری رہتی ہے....؟

❋ ....گھر والے آپس میں ادب و احترام سے بات کرتے ہیں....؟

❋ ....کیا آپ کے گھر میں دوسروں کی برائیاں اکثر ہوتی رہتی ہیں۔

یقیناً یہ سوالات پڑھنے میں بہت عجیب سے لگ رہے ہوں گے تو سوچیے جس وقت ایسا ہو رہا ہوتا ہے تو بچے کیا محسوس کرتے ہوں گے۔

یہ تو ہماری ایک معصوم بچہ جو ابھی زندگی کے اسرار و رموز سے بالکل ناواقف ہے وہ جو کچھ دیکھ رہا ہے تو آپ اس بات پر نظر رکھیں کہ وہ یہ سیکھ بھی رہا ہے۔ اب آپ کو اس کے غیر فطری رویے سے پریشان ہونے کی ضرورت ہرگز نہیں ہے کیونکہ جو کچھ ہوا ہے اور جو وہ دیکھ رہا ہے وہی سب کچھ اس میں آہستہ آہستہ منتقل ہو رہا ہے۔

اس کے مناسب حل کے لیے آپ کو فوری طور پر اپنے اندر کچھ تبدیلیاں لانی ہوں گی جو مشکل ضرور ہیں مگر ناممکن نہیں۔

بچوں کی عزت کی جائے

ہماری اور آپ کی طرح بچوں کے بھی احساسات ہوتے ہیں وہ بڑوں سے زیادہ باتیں محسوس کرتے ہیں ان کے احساسات بہت نازک ہوتے ہیں۔ آپ اگر ان کو سب کے سامنے باتیں سنائیں گی تو وہ یقیناً اندر سے ٹوٹ جائیں گے اور کوشش کریں گے کہ کسی کے سامنے آپ کو بھی ایسی ہی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔ وہ سوچ رہے ہوں گے کہ آپ کی ہر بات کو بھی نظر انداز کر دیں اور پہلے سے زیادہ ضد کریں۔ بچوں کی بے عزتی کرنے کے بجائے تنہائی میں بہت پیار سے انہیں ان کی غلطی کا احساس دلایئے۔

بچوں کی اہمیت بتائیں

بڑوں کی طرح بچوں کو بھی ستائش کی اور سراہے جانے کی خواہش ہوتی ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کی اہمیت کو تسلیم کیا جائے۔ بچے اس بات کا بہت برا مانتے ہیں کہ انہیں یہ کہہ کر ٹال دیا جائے "تم ابھی بچے ہو" اور ان کی کہی ہوئی کوئی بات یہ کہہ کر نظر انداز کر دی جائے کہ "جب بڑے ہو جاؤ تو جو دل میں آئے کر لینا" آپ بہت آرام سے انہیں قائل کر سکتی ہیں۔ آپ کا پیار بھرا لمس ان کا سارا غصہ دور کر دے گا۔

اسکول بیگ

بچوں کے اسکول بیگ چیک کرنا اپنا معمول بنا لیجیے۔ ان کے پاس موجود چیزوں کو ذہن میں رکھیے۔ آپ کو کبھی بھی ایسا محسوس ہو کہ ان کے پاس موجود چیزوں سے زائد کوئی ایک بھی چیز ہے تو فوراً پوچھ گچھ کیجیے۔

بچوں کے دوست

والدین کے لیے بے حد ضروری ہے کہ انہیں یہ معلوم ہو کہ ان کے بچوں کی دوستی کیسے بچوں سے ہے کبھی کبھار ان بچوں کے گھر بھی جایا جا سکتا ہے کیونکہ گھر اور گھر والوں سے آپ کو یہ اندازہ ہو جائے گا کہ آپ کے بچے کی صحبت کیسی ہے۔

بے جا مار پیٹ

اب وہ دور ہرگز نہیں ہے جب بچوں کو

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

سدھارنے کے لیے مار پیٹ کا سہارا لیا جاتا تھا۔ اب تو بہت صحت مند ماحول میں بچوں کی تربیت کی جاتی ہے۔ بے جا مار پیٹ سے بچے ضدی اور خود سر ہو جاتے ہیں۔ اس طرح وہ آہستہ آہستہ آپ سے دور ہو جائیں گے۔ پھر آپ چاہیں بھی تو ان کی نظر میں اپنا تاثر بہتر نہیں بنا پائیں گی۔

غیبت سے گریز

بچوں کا ذہن بہت تیز کام کرتا ہے ان کی یادداشت بہت تیز ہوتی ہے اس لیے بچوں کے سامنے کبھی بھی ادھر ادھر کی بات کرنے سے پرہیز کیجیے۔ کئی بچے یہ باتیں دوسروں کو بھی بتا دیتے ہیں۔ مثلاً کبھی آپ کسی کی برائی کر رہی تھیں تو بچے فوراً ان کے سامنے بول دیں گے کہ امی ایسے کہہ رہی تھیں آپ کے بارے میں، اس وقت آپ کی کیا حالت ہوگی۔ مثل تو بہت مشہور ہے کہ "پہلے تولو پھر بولو" مگر بچوں کے سامنے بہت سی باتیں کرنے سے بہتر ہے کہ خاص معاملات سے انہیں دور رکھا جائے۔

خصوصی توجہ

اپنے بچے کی پسند ناپسند، کھانا پینا، لباس غرضیکہ ہر معاملے میں آپ کی توجہ بہت ضروری ہے۔ اس کی پسند کا خیال رکھیے۔ صبح اٹھنے سے لے کر اس کے اسکول سے واپس آنے تک، پھر ہوم ورک کے دوران بھی اسے وقت دیں۔

ٹیوشن بھیج کر آپ کی ذمہ داری ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اور بڑھ جاتی ہے۔

رات کو سوتے وقت بھی آپ بچوں کی معصوم سی خواہشات اور باتیں سنیں۔ ان کے دل میں کوئی الجھن نہیں رہنے پائے۔

زندگی میں ہر پل آپ کی وابستگی اپنے بچوں کے ساتھ بہت ضروری ہے۔ آپ کا یہ عمل ایک مضبوط تعلق اور بندھن کی بنیاد ثابت ہوگا۔

اچھی اور بہترین تربیت ماں سے بہتر اور کون کر سکتا ہے۔

اپنے پھول جیسے بچوں کو پھلتا پھولتا دیکھیے اور ان کے کردار کی بلندی سے خود بھی نیک نامی اور عزت پایئے۔

ترکی میں دفتر دیر سے آنے کی مشروط اجازت

ترکی میں ایک گورنر نے سرکاری ملازمین کو اس شرط پر دیر سے دفتر آنے کی اجازت دے دی ہے کہ وہ یہ اضافی وقت ورزش کرنے میں لگائیں گے۔ ترکی کے مغربی صوبے ایلازیگ کے گورنر [illegible] نے موٹاپے کے خلاف مہم شروع کی ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ بے شک ملازمین کام پر جلدی نہ آئیں لیکن ورزش ضرور کریں۔ انہوں نے دفاتر میں ایک نیا پروگرام متعارف کرایا ہے جس کے تحت ملازمین کو ایک گھنٹہ تاخیر سے دفتر آنے کی اجازت ہوگی۔ گورنر کی جانب سے صحت بہتر کرنے کی یہ پہلی کوشش نہیں ہے۔ جنوری میں انہوں نے عوامی عمارتوں کی پہلی تین منزلوں تک جانے کے لیے لفٹ کے استعمال پر پابندی عائد کر دی تھی۔

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

ساس بہو کا رشتہ قابل احترام ہے

محمد حذیفہ

قدرت نے ہر رشتہ قابل احترام بنایا ہے۔ اگر رشتوں کو عزت و احترام کے ساتھ برتا جائے تو خوشیاں دلوں میں اتر جاتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ساس بہو کا رشتہ ماں بیٹی جیسا ہونا چاہیے مگر دیکھنے میں آیا ہے کہ اکثر ایسا ہوتا نہیں ہے۔ اس کی شاید بنیادی وجہ یہ ہے کہ ساس اپنی بیٹی کی بہت سی غلطیوں کو نظر انداز کر دیتی ہے جبکہ بہو سے اس کا رویہ قدرے مختلف ہوتا ہے۔ اس طرح بیٹی اس کی باتوں پر بھرپور عمل کرتی ہے۔ ساس کی باتوں کو نظر انداز کر دیتی ہے۔

یہ ایک مسلّم شدہ حقیقت ہے کہ ساس اور بہو کا رشتہ ماں اور بیٹی کے رشتے سے کہیں زیادہ حساس ہوتا ہے۔ ماں اور بیٹی ایک دوسرے سے راست گو اور بے باک ہو سکتی ہیں حتیٰ کہ ایک دوسرے سے ناراض بھی ہو سکتی ہیں لیکن ساس اور بہو کے درمیان کوئی بھی ٹکراؤ یا مقابلہ ان دونوں کے درمیان تلخی کا سبب بن جاتا ہے۔

ایک بہو کے لیے اس کی ساس کی جانب سے استقبال کا سب سے پہلا قدم ہی نہایت اہمیت اور نزاکت کا حامل ہوتا ہے۔ (یہ ایک ایسا نکتہ ہے کہ جس کو بعض مائیں اس وقت اس امید کے ساتھ کم اہمیت دیتی ہیں کہ بعد میں اپنے رویے میں تبدیلی لے آئیں گی)۔ اگر بہو کو یہ احساس ہو جائے کہ اسے خوش دلی کے ساتھ قبول نہیں کیا گیا اور اس کا پرتپاک خیر مقدم نہیں کیا گیا تو وہ اس بات کو ہمیشہ کے لیے گرہ میں باندھ لیتی ہے۔

اس بہو کے لیے تو یہ اور بھی مشکل وقت ہوتا ہے کہ جب سماجی اور معاشی زینے پر اس کا مقام اپنے سسرال والوں سے نیچے ہو۔

اگر بہو کا تعلق ایسے طبقے سے ہو جو معاشی اور سماجی طور پر اس کی سسرال سے بہت بلند تر اور خوشحال ہو تو پھر طرز زندگی میں فرق دونوں فریقوں کے درمیان تناؤ کو برقرار رکھتا ہے اور وہ ایک دوسرے سے کھنچی کھنچی رہتی ہیں۔ خاص طور پر نئی نویلی دلہن اگر اپنے شوہر کی خاندانی روایات اور عادات کو چھڑانے کی کوشش

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

کرے تب اس کے سسرالی یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں رد کیا جا رہا ہے۔

ساس اور بہو کے درمیان جو بات اکثر جھگڑے کا سبب بنتی ہے وہ سینئر خاتون کی جانب سے دیے جانے والے "مشوروں" کا مطلب "تنقید" سمجھتی ہے اور یوں بات بگڑ جاتی ہے۔

بہت سی ساسیں اس بات پر یقین رکھتی ہیں کہ وہ صرف ضرورت کے وقت مشورہ دیتی ہیں لیکن اس بات کا فیصلہ کون کرے کہ "ضروری" کیا ہے....؟

مثال کے طور پر ایک "اچھی" ساس کو پوتے پوتیوں کی پرورش کے بارے میں طنزیہ جملے نہیں بولنے چاہئیں، بچوں کی پرورش اور تربیت بنیادی طور پر ان کے والدین کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

اس بات کو بہوئیں عام طور پر بچوں کی پرورش کے معاملے میں بے جا ٹانگ اڑانے سے تعبیر کرتی ہیں....

دادا دادی پر اکثر یہ الزام بھی عائد کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی بے جا شفقت اور دلجوئی سے بچوں کو بگاڑ دیتے ہیں۔

ایک ساس کے لیے ابتدا ہی سے یہ سمجھنا اور سوچنا ان تعلقات کو خوشگوار بنانے میں مدد دیتا ہے کہ اس کا بیٹا اور بہو ایک میاں بیوی ہیں، انہیں تنہا نہیں بلکہ ایک جوڑا سمجھا جائے۔ مطلب یہ کہ اگر کوئی سنجیدہ خاندانی معاملہ بحث طلب ہے تو اس میں صرف بیٹے کو نہیں بلکہ بہو کو بھی گھر کا ایک فرد سمجھ کر شریک گفتگو کیا جائے۔ اس بات سے بہو کو گھر میں اپنی حیثیت اور اہمیت کا احساس رہتا ہے اور وہ اس گھر کو اپنا ہی گھر سمجھنے لگتی ہے جو کہ حقیقت میں اس کا اصل گھر ہی ہے۔

اس طرح ایک بیوی اگر اپنی ساس کو روایتی داستانوں والی ساس سمجھنے کے بجائے اسے اپنے شوہر کی ماں سمجھے تو پھر ان کے تعلقات کا آغاز خوشی خوشی اور حوصلہ افزا ہو سکتا ہے۔

اس کا شوہر چاہے کتنا ہی اپنی ماں کے بارے میں شکایت زبان پر لاتا رہے تو کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن اگر بیوی نے اس کی ماں پر تنقید شروع کر دی تو وہ یقینی طور پر پریشان ہو سکتا ہے۔

ساس کے لیے خوشی اور اطمینان کا سب سے گہرا احساس طلب اور ضرورت کے جذبے میں پنہاں ہوتا ہے۔

لہٰذا ایک بہو کے لیے سب سے عمدہ ترکیب یہی ہوتی ہے کہ وہ روزمرہ کے معاملات میں اپنی ساس سے مدد اور مشورے طلب کرتی رہے۔ اگر ساس خدانخواستہ بیوہ ہے تو اس پر مزید توجہ درکار ہوتی ہے۔ اس لیے کہ زندگی اس احساس کو اور بھی بڑھا دیتی ہے کہ اب اسے پوچھنے اور اس سے مشورہ لینے والا کوئی نہیں رہا اور خود کو بے بس، بے سہارا اور لاتعلق خیال کرنے لگتی ہے۔

بہرحال تعلیم اور خواتین کی ترقی جہاں ہماری گھریلو زندگی میں حقیقی اضافہ تو ختم کر رہی ہے وہاں یہ بات بھی خوش آئند ہے کہ تعلیم یافتہ اکثر گھرانوں میں ساس اور بہو کے درمیان رشتہ زیادہ مخلص اور قابل ستائش رخ اختیار کر رہا ہے۔

❋

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

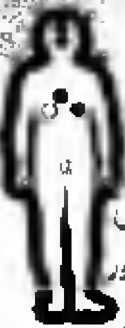

صحت مند زندگی

آج دنیا بھر میں ہزاروں متبادل طریقہ ہائے علاج موجود ہیں۔ ان میں رنگ، روشنی، موسیقی، سانس، مقناطیس، پتھر، جواہرات، پانی، خوشبو اور جڑی بوٹیوں سے علاج وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ یوگا، ریکی، مراقبہ، ایکوپنکچر، ایکوپریشر، ریفلیکسولوجی، ہپنوتھراپی، شیاتسو، الیگزینڈر تکنیک، آیورویدا، فینگ شوئی، تائی چی، آئریڈولوجی، کائنیسولوجی، مساج، کی کونگ وغیرہ بھی متبادل طریقہ علاج میں شامل ہیں۔

فینگ شوئی

Feng Shui 風水

فینگ شوئی ایک قدیم سائنس ہے۔ اس کا تعلق چین سے ہے۔ فینگ شوئی کے ذریعے تزئین و آرائش میں معمولی تبدیلی سے فطرت کے اصول آپ کے گھر یا کام کی جگہ میں روبہ عمل ہو سکتے ہیں۔ اس سے ذہنی یکسوئی کے ساتھ ساتھ آمدنی میں بھی نمایاں اضافہ ہو سکتا ہے۔

شعاع ڈائجسٹ کے قارئین کے لیے ان صفحات پر چین کے معروف طریقے فینگ شوئی پر ایک تحریر۔

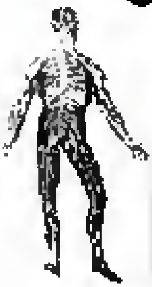

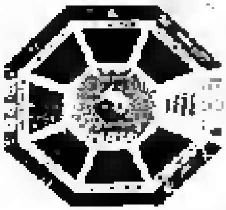

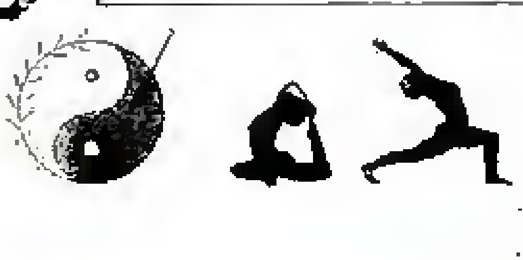

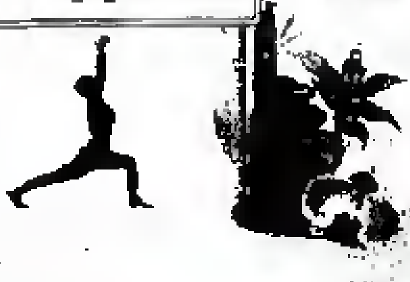

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

گزشتہ سے پیوستہ

ہمارے ایک دوست نے ہم سے پوچھا کہ اسکول سے متعلق فینگ شوئی کے اصول کیا رہنمائی کرتے ہیں۔ تو جناب آج ہم پہلے یہ جان لیتے ہیں کہ اسکولوں میں کس طرح کے مسائل پیش آسکتے ہیں یا آتے ہیں۔ اور پھر اس کے حل پر بات کریں گے انشاءاللہ۔

شاہینہ جمیل

یہ کہانی ہے زبیر صاحب کی جو دبئی میں ایک اچھی کمپنی میں کام کرتے تھے۔ دس سالوں میں دن رات ایک کرکے خوب پیسہ کمایا اور اب اپنے ملک میں بسنے کی خواہش لئے واپس چلے آئے تھے۔ زبیر صاحب کو دبئی سے آئے ہوئے ایک مہینہ ہو چکا تھا۔ تقریباً تمام رشتے داروں سے بھی مل چکے تھے۔ چونکہ وہ اپنی ملازمت کو خیرباد کہہ آئے تھے اس لئے اب وہ اپنے شہر میں اپنا کاروبار شروع کرنا چاہ رہے تھے۔ کچھ قریبی دوستوں اور عزیزوں سے خاص مشورہ کرنے کے بعد اور کچھ اپنے مزاج کو مد نظر رکھتے ہوئے انہوں نے اسکول کھولنے کا فیصلہ کیا۔

ایک نیا اسکول شروع کرنے سے بہتر انہیں یہ لگا کہ وہ ایک چلتا ہوا اسکول خرید لیں اور پھر اسے اپنے حساب سے آگے لے کر چلیں۔ چنانچہ کچھ انہوں نے اخبار کا سہارا لیا اور کچھ قریبی دوستوں کی جان پہچان کام آئی۔

ایک اسکول کے مالک نے ان سے رابطہ کیا۔ وہ اخبار میں اشتہار دینے سے بچ رہے تھے کیونکہ وہ مارکیٹ ریٹ سے انتہائی کم قیمت پر اپنے چھوٹے سے اسکول کو جلد از جلد بیچنا چاہتے تھے۔ اس کے لئے اسی دن کی ملاقات طے کی۔ ان صاحب نے بتایا کہ ان کی بیگم شدید علیل ہیں اور ان کے علاج کے لئے باہر جانا ہے جس کے لئے فوری طور پر خطیر رقم درکار ہے۔ اس لئے انہوں نے اپنی اکثر جائیداد کے ساتھ یہ اسکول بھی بیچنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور دو دن کے اندر انہیں یہ سودا فائنل کرنا ہے۔

سوچنے کے لئے بہت کم وقت تھا۔ مگر مہنگائی کے اس دور میں اتنی کم رقم میں کراچی جیسے شہر میں ایک اسکول مل رہا تھا تو کیوں نہ سوچتے۔ یہی بات انہیں اسکول خریدنے کے علاوہ کوئی اور بات سوچنے نہیں دے رہی تھی۔ اور پھر زبیر صاحب کو ان کی حالت دیکھ کر باتوں میں سچائی کی بو محسوس ہوئی۔ اپنی نرم طبیعت کے باعث انہوں نے بلا حیل و حجت ان کی باتوں کو سچ مان لیا کہ اچھا ہے اگر میری ذات سے کسی کو فائدہ ہو جائے تو اس میں کیا غلط ہے۔ چھوٹا بھائی جو ابھی امریکہ میں تھا اور بڑے بھائی کے اس نئے پراجیکٹ میں پارٹنر بھی تھا، نے مشورہ دیا کہ خریدنے سے پہلے اچھی طرح وزٹ کر لیجئے گا۔

بھائی کے کہنے پر وہ اپنے اسی دوست کے ہمراہ اچانک چلے گئے۔ اسکول شہر کے ایک اچھے علاقے کے ساتھ جڑی آبادی والی پٹی پر تھا۔ پرائمری تک کا ایک چھوٹا سا پراجیکٹ تھا۔ زبیر صاحب کو اسکول اچھا لگا۔ ان کے اندر انسانی خدمت کے جذبات بھی ابھرنے لگے کہ اچھا ہے غریب بچوں کو بھی تعلیم کے مواقع میسر ہو جائیں گے۔ ان کا خیال تھا کہ وہ اپنی نئی آئیڈیالوجی اور کے ساتھ ایک نیا سسٹم متعارف

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

کروائیں گے۔ جس سے کھاتے پیتے گھرانوں کے بچے بھی یہاں زیادہ سے زیادہ ایڈمیشن لیں۔ اور پھر جب آمدنی بڑھ جائے گی تو اس رقم سے شہر کے پوش علاقے میں زمین لے کر ایک بڑے پراجیکٹ کی تعمیر کریں گے۔ بہر حال یہ تو ان کی اپنی پلاننگ تھی جو اسکول کی عمارت اور جگہ کو دیکھ کر ان کے ذہن میں آئی تھی۔ انہیں اسکول باہر سے اتنا اچھا لگا کہ وزٹ کے بغیر ہی واپس آگئے اور اسی دن سودا پکا کر دیا۔ حالانکہ چھوٹے بھائی نے انہیں سمجھایا کہ بہت سوچ سمجھ کر فیصلہ کیجئے گا۔ مگر وہ اپنے آگے کسی کی چلنے دیتے تب نا۔ اور یوں ایک ہفتے کے اندر سارے معاملات طے ہو گئے۔

کاغذات کی منتقلی میں بھی انہوں زیادہ وقت نہ لگا۔ بس سے انہیں اطمینان ہوا کہ واقعی یہ صاحب خاصے ضرورت مند ہیں اور جلد از جلد باہر جانا چاہتے ہیں۔ کاغذات ملنے کے اگلے ہی دن انہوں نے اپنے اسکول کا چارج سنبھال لیا۔ پہلا دن تو اسکول کو دیکھنے، اسٹاف سے ملنے اور اسٹوڈنٹ سے تعارف میں ہی گزر گیا۔ بچوں کی تعداد خاصی کم تھی، ہر کلاس میں چھ، آٹھ سے زیادہ بچے نہ تھے۔

مگر زبیر صاحب کو پھر اپنی ہی حکمت عملی پر پورا بھروسا تھا۔ لہذا ایڈمیشنز کو زیادہ سے زیادہ بڑھانے کے لئے انہوں نے پوری طرح کمر کس لی۔ اسی بات کو تارگٹ رکھتے ہوئے اسٹاف سے فوراً ایک میٹنگ ارینج کی۔ دوران میٹنگ اس بات کو زبیر صاحب نے شدت سے محسوس کیا کہ جتنی لگن اسکول کو بڑھانے کی ان میں ہے کسی اور میں نہیں۔ مشورہ دینے کے بجائے سب ان کی ہاں میں ہاں ملاتے رہے۔ شاید اسی وجہ سے تھی پورے اسکول کے لئے صرف چار ٹیچرز تھیں جنہیں آئے ہوئے ابھی ایک مہینہ ہی ہوا تھا۔ وہ بھی فریش انٹر پاس جو شاید وقت گزاری کے لئے آگئیں تھیں۔ بہر حال انہوں نے پرنسپل کی کرسی خود سنبھال اور ایک اسسٹنٹ کے لئے ایڈ دیا۔ ساتھ ساتھ اسکول کی پبلسٹی کے لئے پمفلٹس چھپوائے۔ گھروں میں ڈلوانے کے لیے الگ سے بندوں کو ہائر کیا۔ اخبار میں ایڈ چھپوایا۔ جس میں اسکول فیس، کتابوں اور یونیفارم تک میں ڈسکاؤنٹ آفرز بھی پیش کی گئیں۔ انہیں اطمینان تھا کہ ڈسکاؤنٹ آفرز کے بعد تو نئے ایڈمیشنز ضرور ہوں گے اور انہوں نے جتنی رقم خرچ کی ہے اگلے ہی ایڈمیشنز سے پوری کرلیں گے۔

مہینہ ختم بھی نہ ہوا تھا کہ اچانک سے دو ٹیچرز جاب چھوڑ کر چلی گئیں۔ وجہ پوچھی تو بتایا کہ دوسری اچھی جگہ جاب مل گئی ہے۔ ہر طرح سے منایا مگر جتنی سیلری بنتی ہے دے دیں۔ اور یوں ٹیچرز کیلیے ایڈ دینا پڑا۔ مہینہ ختم ہونے کچھ ٹیچرز آ بھی گئیں مگر جب اسکول وزٹ کیا تو پھر واپس نہ آئے۔

اسی طرح سے دو مہینے مزید گزر گئے اور اس عرصے میں ایک نئی ٹیچر اپوائنٹ کی تو تین چھوڑ کر گئیں۔ بچوں کی تعداد ابھی جوں کی توں رہی۔ نئے ایڈمیشن ہوتے تو پرانے چلے جاتے۔

زبیر صاحب اس صورتحال سے بڑے پریشان ہوئے۔ تین سال میں جتنا کمایا اس سے زیادہ تو اسکول کو چلانے میں خرچ ہو گیا۔ نوبت یہاں تک آگئی کہ اسٹاف کو سیلری بھی اپنے پاکٹ سے ہی دینا پڑی۔ انہوں نے اسکول کے پرانے مالکان اور ٹیچرز سے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY
READING Section

شروع کیا۔ وہ بھی ہر بار ہمت بڑھا دیتے۔ ایک دن اسی الجھن کی سلجھن ڈھونڈنے میں غرق تھی کہ اسکول کی آیا معمول کے مطابق دس بجے چائے لے کر آگئیں۔ وہ ایک پکی عمر کی خاتون تھی اور اسکول کی واحد قدیم ملازمہ جو ابھی تک موجود تھی۔

وہ زبیر صاحب کو اس قدر پریشان دیکھ کر بولیں کہ صاحب چھوٹا منہ بڑی بات ہے پر کہہ دیتی ہوں کہ آپ اس جگہ کو بیچ دیں ورنہ جتنا پیسہ بھی خرچ ہو جائے گا مگر آپ کو فائدہ نہ ہوگا۔ آیا کا اچانک اس طرح بولنا کسی دھماکے سے کم نہ تھا۔

زبیر صاحب جس پوزیشن میں بیٹھے تھے اسی طرح بیٹھے رہ گئے۔ بس تبدیلی آئی تو اتنی کہ ان کی نگاہیں جو سامنے رکھے اسکول کے بجٹ کو گھور رہی تھیں اب آیا پر جم گئی تھیں۔ انھیں اس طرح خاموش گھورتے دیکھ کر آیا گھبرا گئی اور جلدی سے باہر جانے کے لیے مڑ گئی۔

"نہیں رکیے..." زبیر صاحب ان کی عمر کی وجہ سے بڑا لحاظ کرتے تھے۔

وہ ٹھہر گئی اور بولیں۔ "صاحب آپ کو پریشان دیکھ کر رہا نہ گیا اس لیے..." وہ گھبراہٹ میں صفائیاں دینے لگیں۔ شاید یہ نوکری ہی ان کا اثاثہ تھی۔

"نہیں آیا جی یہ بات نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھ سے کھل کر بات کریں۔" آیا کی ہمت بندھی اور پھر اس نے بولنا شروع کر دیا۔

بات کرنے پر انھوں نے بتایا کہ میں اس اسکول میں پچھلے دس سال سے ہوں۔ آپ چوتھے آدمی ہیں جنھوں نے اس جگہ کو خریدا ہے۔ یہ اسکول چل کر بھی نہیں دیتے معلوم کیا وجہ ہے؟ ایسا کیا ہوتا تھا کسی کے پاس اس کا جواب نہیں۔ آیا یہ کہہ کر چپ ہو گئی۔

زبیر صاحب اچھے خاصے بے چین ہو گئے۔ انھیں لگا یہ بہت کچھ جانتی ہے مگر اگل نہیں رہی۔ بس جیب سے کچھ رقم نکال کر اس کے ہاتھ میں رکھے تو آیا نے ساری بات کھول دی۔ کہ آپ نے جس سے یہ جگہ خریدی تھی انھوں نے جھوٹ بولا تھا کہ ان کی بیگم بیمار تھیں سو ملک سے باہر جا رہا تھا۔ بس انھیں تو یہ جگہ بیچنی تھی کیونکہ ان کا حال بھی کچھ آپ جیسا ہی ہو گیا تھا۔

زبیر صاحب کے مزید پوچھنے پر بتایا کہ اسکول کے پچھلے حصے میں اوپر سے۔ وہاں کوئی ٹیچر زیادہ عرصے تک نہیں ٹکتی۔ سب گھبرا اٹھتی ہیں وہاں کلاس لینے سے۔ "لیکن وہاں تو چھوٹے بچوں کی کلاسز ہیں۔" زبیر صاحب نے کہا

"جی صاحب وہاں تو بچوں کے ساتھ بھی کچھ ایسے واقعات ہو چکے ہیں۔ بچے غریب ماں باپ کے ہیں اس لیے وہ اسکول سے نکالتے بھی نہیں کہ پڑھ سکتے میں انگریزی میڈیم کا ٹھپا لگ گیا ان کے بچوں پر۔ وہ تو ویسے بھی ٹیچر تو ٹکتی ہی نہیں تھے۔ بس اسی آس میں انھوں نے بچوں کو داخل کیا ہوا ہے۔ ورنہ یہاں کون آتے۔"

"کئی بچوں نے عجیب عجیب آوازیں سنی ہیں یہاں۔ وہ ڈر کر بھاگتے انھیں بخار ہو جاتا اور ایک دفعہ تو چوکیدار جو رات کو یہاں سوتا تھا اس کی گردن پر جیسے کوئی دبا رہا تھا۔ بے چارہ زندگی تھی تو بچ گیا۔ ایسا بھاگا کہ پلٹ کر پھر نہ آیا۔"

زبیر صاحب بالکل خاموشی سے اس کی باتیں سنتے رہے۔ اب ان کے چہرے پر کوئی تاثر نہ

تھا۔ انہیں خاموش دیکھ کر آپا زیادہ پر اعتماد ہو گئی، تھوڑے پر اسرار انداز میں بولی صاحب جی آپ کو بتاؤں۔ ابھی پچھلے بیچ ہی اسکول بننے سے تین دن پہلے نرسری کے ایک بچے کو کسی نے گرا دیا تھا۔ وہ تو مس نازلی صاحب کی مہربانی تھی سو فوراً پہنچ گئی۔ بڑی سمجھ دار تھی وہ بچی۔ اس نے جلدی سے اس معصوم پر پڑھ کر پھونکا تب پانی پلایا۔

اور وہ وہ دوسری جماعت کا حسن۔ وہ تو سب ہوش ہی کھو گیا تھا۔ جس کلاس میں انٹرول کے وقت سب باہر گئے اور وہ اکیلا بیٹھا تھا۔ جب انٹرول ختم ہوا اور بچے اندر گئے تو دیکھا حسن اوندھا پڑا تھا۔ کافی دیر تک ہوش نہیں آیا۔ اس کی ماں نے بتایا کہ ہم نے کسی مولوی کو دکھایا تھا اس نے بتایا ہے کہ اس پر آسیب ہو گیا ہے۔ اس لئے اس کے ماں باپ نے بچے کو اسکول سے اٹھا لیا۔

اچھا اور آپ.... زبیر صاحب نے ان کی طرف تنقیدی نظروں سے دیکھا، آپ تو یہاں دس سال سے ہیں کبھی کسی آسیب نے آپ....

ان کے اس سوال پر آپا تھوڑا سا گڑبڑائی مگر پھر بولی۔ میری اللہ توبہ صاحب جی۔ آسیب نے تو مجھے بھی کبھی کچھ نہیں کہا۔ اور اس قدر میں نوکری بھی آسانی سے نہیں ملتی۔ صاحب جی آسیب سے زیادہ زرا وہی جھوٹ ہوتی ہے۔ اور پھر مولوی صاحب نے بتایا ہے کہ یہ آسیب صرف بچوں کو تنگ کرتا ہے۔

اچھا اور وہ چوکیدار.... زبیر صاحب کو کسی طور اس کی کہانی پر یقین نہیں آ رہا تھا۔

ہائے نہیں جی... آپا سمجھ گئی کہ مالک کو اس کی بات کا یقین نہیں۔ آپ کی مرضی صاحب جی میرا کام تھا آپ کو بتانا۔ وہ یہ کہہ کر باہر کی جانب چل دی۔

زبیر صاحب کا سر چکرانے لگا۔

یہ سب کو ان سے ملتے بالکل یقین نہیں۔ وہ خود سے باتیں کرنے لگے۔

اف کیا کروں۔ انہوں نے سر پکڑ لیا۔

زبیر صاحب اس بات سے خاصے پریشان ہو گئے۔ مشکل سے تھوڑی کر کے دو تین اسٹاف ملا تھا۔ اور ان سے اس بارے میں کوئی سوال کرنے کا مطلب ان سے ہاتھ دھونا تھا۔ یہی صورتحال بچوں کے ساتھ تھی۔

اور پھر تفصیل کے لئے انہوں نے خود سے تحقیقات کرنی شروع کر دیں۔ آس پاس کے گوداموں میں جو نظر آیا اس سے کچھ سچائی جاننے کی کوشش کی۔ اسکول کے اندر ہونے والے واقعات تو انہیں اتفاق لگے تھے مگر چوکیدار کے بارے میں سب کی ایک زبان تھی۔ ساتھ ساتھ وہ یہ بھی کہتے کہ صاحب جی.... گھبرانے کی بات نہیں تعویذ بندھوا لو سب ٹھیک ہو جائے گا۔

اب سچائی جاننے کے لئے وہ خود بھی اسکول کے راؤنڈ پر نکل جاتے مگر اب انہیں بھی ایک گھبراہٹ سی ہونے لگی تھی۔ شاید لاشعوری طور پر خوف ان پر سوار ہو گیا تھا۔

بقول آپا کے زبیر صاحب ایک عرصے سے یہاں جو دشمن بستی تھی۔ یہ ان کی جگہ ہے اتنی آسانی سے نہیں جائیں گی۔ آپ بھی پچھلے مالکان کی طرح یہ جگہ بیچ دیں۔ یہ باتیں سن کر زبیر صاحب بھی ہمت ہارنے لگے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

پھر بھی کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے انہوں نے ایک بار چاہا کہ چھوٹے بھائی کو اپنے اس فیصلے سے آگاہ کر دیں کہ وہ اسکول بیچ رہے ہیں۔ اور اپنے ساتھ اس کی رقم بھی ڈبا چکے ہیں۔ مگر پھر ہمت نہ ہوئی۔

انہیں اپنی ناکامی ستانے لگی۔ انہیں خود سے زیادہ چھوٹے بھائی کی رقم ڈوبنے کا قلق تھا۔ وہ کسی بھی صورت اس کے سامنے شرمندہ نہیں ہونا چاہتے تھے۔

(جاری ہے)

نیچے دیئے گئے لنک سے مزید معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں اور ہمیں اپنے تاثرات سے بھی آگاہ کیا جا سکتا ہے۔

facebook.com/FengShui.Pk.AIMS

فیس نہ ہونے پر اسکول سے نکالی جانے والی لڑکی.....

اب امیر ترین خاتون

اگر حوصلہ اور ارادے بلند ہوں تو غربت بھی آپ کی کامیابی میں آڑے نہیں آسکتی اور آپ دنیا کے کامیاب ترین انسان بن سکتے ہیں۔ اس بات کو ایک چینی خاتون نے سچ کر دکھایا۔ انتہائی غربت اور مفلسی میں پیدا ہونے والی چیو چھن فیئی Zhou Qufei اس وقت 7 ارب ڈالر (700 ارب روپے) کی مالک ہے۔ ایک وقت تھا جب اسے اسکول سے مفلسی کی وجہ سے نکال دیا گیا تھا لیکن اس نے کبھی بھی اپنی ترقی کے راستے میں غربت کو آڑے نہ آنے دیا۔ چیو اس وقت Lens Technologies کی چیف ایگزیکٹو ہے۔ یہ وہ کمپنی ہے جو دنیا بھر کے موبائل فونز کے لیے ٹچ اسکرین بناتی ہے۔ ایپل اور سام سنگ بھی اس کے کسٹمرز میں شامل ہیں۔

چیو چین کے ایک دور افتادہ گاؤں میں پیدا ہوئی پانچ سال کی عمر میں اس کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ اس کے والد فیکٹری میں کام کے دوران حادثے میں نابینا ہو گئے۔ اسے اسکول سے سولہ سال کی عمر میں نکال دیا گیا اور اس نے ایک فیکٹری میں کام شروع کر دیا جہاں وہ گھڑیوں کے لینز بنایا کرتے تھے۔ اس کی ایک دن کی آمدنی ایک ڈالر سے بھی کم تھی۔

چیو نے اپنی بچت کے ساتھ تین ہزار ڈالرز کے ساتھ کاروبار کا آغاز کیا اور ایک وقت ایسا بھی آیا کہ اسے اپنا گھر بیچ کر ملازمین کی تنخواہیں دینی پڑیں لیکن اس نے بالکل بھی ہمت نہ ہاری۔

2003ء میں جب اسمارٹ فونز کا سلسلہ شروع ہوا تو اسے بہترین مواقع میسر آئے۔ اس نے فونز کے ٹچ اسکرین بنانے شروع کر دیئے اور یہاں اس کی ترقی کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY
READING Section

Habits that slowly destroy your Health

عادات جو آپ کے لیے تکلیف کا باعث بن سکتی ہیں

ہماری صحت یا فٹنس کے کئی مسائل کی ایک عمومی وجہ ہماری طرزِ زندگی بھی ہو سکتی ہے۔ ماہرین کے مطابق انسان بعض اوقات ایسی عادات اپنا لیتا ہے جو اس کی صحت کے لیے نقصان دہ ہوتی ہیں اور اس سے اسے کئی تکالیف کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے....

ترجمہ: عانیہ خان

ہماری پختہ عادات درحقیقت ہماری فطرت کا ہی دوسرا نام ہے اور یہ مختلف طریقوں سے ہم پر بہت گہرا اثر ڈالتی ہیں۔ اس مفہوم میں عادات کو آگ سے تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ آگ اندھیرے میں اُجالا کرنے کے علاوہ سرد جسموں کو حرارت بخشتی اور ہمارے کھانے کو بھی گرم کرتی ہے۔ تاہم آگ ہماری زندگیوں اور املاک کو تباہ بھی کر سکتی ہے۔ عادات پر بھی یہ بات صادق آتی ہے۔ اگر یہ اچھی ہوں تو بہت مفید ثابت ہوتی ہیں۔ لیکن یہ بری ہوں تو بہت خطرناک بھی ہو سکتی ہیں۔

آپ جو کچھ کرتے ہیں وہ اپنی عادت کے نتیجے میں کرتے ہیں۔ آپ کے گفتگو کرنے کا طریقہ، آپ کے کام کرنے کا طریقہ، آپ کے سوچنے کا طریقہ، چیزوں کے استعمال کا طریقہ، چلنے پھرنے اٹھنے بیٹھنے کا طریقہ اور کھانا کھانے کا طریقہ، یہ سب کچھ آپ کی زندگی میں آپ کی عادات کا نتیجہ ہی ہوتا ہے۔ بعض عادات بہت اچھی بھی ہوتی ہیں جو کہ زندگی کے ہر شعبے میں آپ کی مدد کرتی ہیں، لیکن بعض عادات بری بھی ہوتی ہیں، مثلاً وقت کی پابندی نہ کرنا وغیرہ.....

کیا آپ کو معلوم ہے کہ روزمرہ کی ہماری بعض عادات ہمارے مزاج اور صحت پر اندازوں سے زیادہ اثرات مرتب کرتے ہیں۔

ماہرینِ صحت کے مطابق ہماری صحت یا فٹنس کے کئی مسائل کی ایک عمومی وجہ ہمارا طرزِ زندگی بھی ہے۔ ہر انسان کی کچھ عادتیں اور معمولات ایسے ہوتے ہیں جن کی وجہ سے نا صرف صحت خراب ہوتی ہے بلکہ طبعی عمر میں بھی کمی واقع ہوتی ہے۔ بعض عادتیں خطرناک امراض میں بھی جکڑ دیتی ہیں یا قبل از وقت سے پہلے بوڑھا کر دیتی ہیں۔

انسان بعض اوقات کچھ ایسی عادات اختیار کر لیتا ہے جو اس کی صحت کے لیے نقصان دہ ہوتی ہیں۔ ذیل میں ایسی ہی چند عادات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر نہ بیٹھیں

ایک تحقیق کے مطابق ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھنے سے بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے جب کہ ماہرینِ طب کا کہنا ہے کہ اس طرح مسلسل بیٹھنے سے کم از کم بلڈ پریشر میں 7 فیصد اور زیادہ سے زیادہ بلڈ پریشر میں 2 فیصد تک اضافہ ہو جاتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ ٹانگ

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | PAKSOCIETY

پر ٹانگ (کراس لیگ) رکھ کر 15 منٹ سے زیادہ نہ بیٹھیں۔ ایک آرتھوپیڈک ڈاکٹر نیل کا کہنا ہے کہ ایک ہی جگہ مسلسل نہ بیٹھیں اور ہر 45 منٹ بعد تھوڑی دیر کے لیے چہل قدمی کریں۔

جھک کر چلنا

ہماری ذہنی حالت درست چلنے کے انداز پر بھی منحصر ہوتی ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق جب لوگ چلنے کے دوران اپنے کندھوں اور کمر کو جھکا لیتے ہیں تو انہیں چڑچڑے پن یا ناخوشگوار مزاج کا تجربہ ہوتا ہے۔ اس طرح چلنے کے عادی افراد ذہنی طور پر مثبت تجربات کی بجائے منفی چیزوں کو زیادہ یاد رکھتے ہیں۔ اس طرح چلنے والوں میں [illegible] امراض کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

کمر جھکا کر بیٹھنا

اپنے کمپیوٹر یا لیپ ٹاپ کے کی بورڈ کے سامنے گھٹنوں کو موڑ کر بیٹھے رہنے سے آپ کی ریڑھ کی ہڈی [illegible] کی شکل میں ڈھل جاتی ہے۔ قدرتی محور پر سے ہڈی متوازن انس شکل کے جھکاؤ کی حامل ہوتی ہے تاکہ ہمیں چلنے پھرنے میں مشکل نہ ہو۔ مگر گھٹنوں تک جھکے رہنے سے ریڑھ کی ہڈی کی قدرتی شکل تبدیل ہو جاتی ہے، جس سے پٹھے اور ہڈیاں غیر معمولی دباؤ سے متاثر ہو کر قبل از وقت بوڑھوں کی طرح چلنے پھرنے پر مجبور کر دیتی ہیں۔

زیادہ وقت بیٹھ کر گزارنا

دن کا زیادہ وقت بیٹھ کر گزارنے یا سست طرز زندگی کے عادی افراد میں موٹاپا کا خطرہ تو ہوتا ہی ہے گردوں، دل کے امراض اور ذیابیطس کا امکان بھی بڑھ جاتا ہے۔

زیادہ دیر بیٹھنے کی عادت پٹھوں کے لیے تباہ کن ہوتی ہے کیونکہ یہ جسم میں دوران خون کی گردش کو متاثر کرتی ہے۔ اس طرح جسمانی ورم کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اگر خود کو صحت مند رکھنا ہو تو کام کے دوران وقفے لیں اور ہو سکے تو کچھ دیر کھڑے رہ کر کام کریں۔ روزانہ ورزش کی عادت اپنانا سب سے زیادہ فائدہ مند ہوگا۔

پیٹ کے بل نہ سوئیں

بہت سے لوگ پیٹ کے بل سوتے ہیں۔ اس

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

سے پیٹ بڑھ جاتا ہے۔ ان کی گردن غیر فطری انداز میں رہتی ہے اور خون کی گردش کو متاثر کر سکتی ہے۔

پیٹ کے بل سونے سے آپ کا چہرہ تکیے میں دب کر رہ جاتا ہے اور جھریاں ابھرنے کے ساتھ جلد بڑھاپے کا سبب بنتا ہے۔

بہت زیادہ ٹی وی دیکھنا

آج کل لوگوں کا کافی وقت ٹی وی پروگرامز دیکھتے ہوئے گزرتا ہے مگر برٹش جرنل آف اسپورٹس میڈیسن کی ایک تحقیق کے مطابق ایک گھنٹے تک لگاتار ٹی وی دیکھنا بائیس منٹ کی زندگی کم کر دیتا ہے۔ ٹی وی

دیکھنے کیلئے آپ زیادہ تر بیٹھے کے باعث جسم شوگر کو ہمارے خلیات میں جمع کرنا شروع کر دیتا ہے جس سے موٹاپے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اس سے بچنے کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ اگر آپ ٹی وی دیکھ رہے ہوں تو ہر تیس منٹ بعد بیٹھے رہنے کے بجائے اٹھ کر چہل قدمی بھی کریں۔

حد سے زیادہ یا حد سے کم سونا

ماہرین کے نزدیک حد سے زیادہ سونا بھی خطرناک ہے اور حد سے کم سونا بھی نقصان دہ۔ اگر آپ خوش رہنا چاہتے ہیں تو آپ کے لیے ضروری ہے کہ آپ 8 گھنٹے کی نیند مکمل کریں۔ مکمل آرام نہ کرنے کے باعث جہاں ایک طرف آپ کی ذہنی صلاحیتیں متاثر ہوتی ہیں وہیں دوسری جانب آپ کے مزاج میں چڑچڑاپن اور اکتاہٹ بھی در آتی ہے

کیلی فورنیا یونیورسٹی کے محققوں نے تجربات سے دریافت کیا ہے کہ جو مرد و زن پانچ گھنٹے سے کم سوئیں، ان کے شکم پر "احشائی کثیف" زیادہ چربی چڑھ جاتی ہے۔ جب کہ جو آٹھ گھنٹے سے زیادہ نیند لیں، ان کے بدن پر بھی تقریباً اتنی ہی چربی چڑھتی ہے۔ لہذا اگر آپ کو اپنا وزن کنٹرول کرنا ہے تو رات کو چھ سات گھنٹے ضرور سوئیے۔

ٹیکنالوجی کا عادی ہو جانا

آج کل ہر دیکھو ہر کوئی فون پر سیلفی لیتا نظر آتا ہے، ایک تحقیق کے اپنی مطابق زندگی کے ہر لمحے کی تصاویر لینے کی عادت لوگوں کے اندر اہم لمحات کو یاد کرنے کی صلاحیت کو ختم کر کے رکھ دیتی ہے۔

فیئرفیلڈ یونیورسٹی کی تحقیق کے مطابق ہر وقت کیمرے کی آنکھ سے اہم لمحات کو دیکھنے کی عادت یادداشت میں اس منظر کی جزئیات کو سکیڑ کر رکھ دیتی ہے۔ محقق لنڈا ہینکل کے مطابق تصاویر لینے کی عادت یادداشت پر اثر انداز ہوتی ہے اور لوگ اپنی زندگی کے اہم لمحات کی بہت کم باتیں ہی یاد رکھ پاتے ہیں۔ محقق نے جتنی تصاویر لیتے ہوئے لوگوں کی

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

توجہ صرف ایک خاص چیز یا منظر پر مرکوز ہوتی ہے جس کی وجہ سے ان کی یادداشت زوم کرنے کی صلاحیت سے محروم ہو جاتی ہے۔

اسی طرح چھوٹے معمولی حساب کتاب کے لئے ہر وقت کیلکولیٹر کا استعمال کرنا بھی ذہن کو متاثر کرتا ہے۔ اسی طرح اکثر لوگ لوگوں کے کانٹیکٹ نمبر، ایڈریس، کام کرنے کے شیڈول، ٹائم ٹیبل سب چیزوں کے لیے موبائل فون کے محتاج بن گئے ہیں۔

ہماری یادداشت ہمارے حواس سے تعلق رکھتی ہیں۔ جب ہم کچھ سوچتے، دیکھتے یا چھوتے ہیں تو یہ بات ہماری یادداشت میں محفوظ ہو جاتی ہے۔ البتہ کسی چیز کو محسوس کرنے کے بجائے مشینی مشینی تبادل کا استعمال ہماری یادداشت پر برا اثر ڈالتا ہے۔

موبائل فون کے بغیر جینا مشکل

کیا آپ کو یاد ہے کہ آخری بار کونسا دن تھا جب آپ اپنے موبائل سے مکمل طور پر دور رہے تھے؟ کچھ یاد نہیں تو یہ کوئی اچھی عادت نہیں۔

سائنسی تحقیق کے مطابق موبائل ڈیوائسز نے انسانوں کو اپنا دیوانہ بنا رکھا ہے اور ہم انہیں ہیڈ آن رکھ کر درحقیقت اپنے جسم کو کبھی حقیقی آرام کرنے نہیں دیتے جس کی وجہ سے ہمارے جسم و ذہن باسی کی طرح توانائی سے بھرپور نہیں رہتے، بھی چیز آگے بڑھ کر ذہنی پریشانیوں کا گڑھ بن کر رہ جاتی ہے۔

ماڈرن طرز زندگی اور ٹیکنالوجی کا بے جا استعمال بڑھتے ہوئے بچوں کی صحت پر منفی اثرات مرتب کر رہا ہے، تحقیق کے مطابق امریکی ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ کمپیوٹرز اور سمارٹ فونز کے استعمال سے بچے گردن اور پیٹھ کے درد میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ اگر اس مسئلے کے حل پر توجہ نہ دی گئی تو خدشہ ہے کہ مستقبل کے معماروں کی صحت کے لیے یہ ایک بڑا خطرہ ثابت ہو سکتا ہے۔ بچوں کو معذوری اور زندگی بھر کے دکھ سے بچانے کے لیے یہ ضروری ہے کہ رفتہ رفتہ ہم اپنی عادتیں بدلیں طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر ورزش کرنے والا شخص بھی ہر روز کئی گھنٹے ایک ہی جگہ بیٹھ کر کام کرتا ہے تو اسے بھی گردن اور پیٹھ کے درد کا مرض لاحق ہو سکتا ہے۔

ٹال مٹول کی عادت

کسی کام کے دوران آپ اسے کرنے کی بجائے ٹال مٹول سے کام لیتے ہیں جس کی وجہ خوف یا یہ پریشانی ہوتی ہے کہ آپ کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے تو اس عادت کو مستقل طور پر اپنا لینے کے نتیجے میں متعدد ذہنی امراض آپ کو شکار بنا سکتے ہیں اور یہ امراض کسی کام میں ناکامی سے زیادہ اعصاب شکن تھا۔

لوگوں سے ملنا

کئی لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ اسکول یا دفتر سے آتے ہی یا تو ٹی وی دیکھنے لگ جاتے ہیں یا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

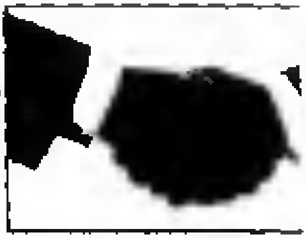

موبائل اور کمپیوٹر میں خود کو مصروف کر دیتے ہیں، اگر آپ دن بھر کی تھکان دور کرنا چاہتے ہیں اور سکون حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس عادت کو بدلیے اور کچھ وقت اپنے خاندان کے افراد یا اچھے دوستوں کے ساتھ گزاریں۔ آپ کی یہ صرف چند منٹوں کی ملاقات آپ میں نمایاں مثبت تبدیلی لائے گی اور یہی تبدیلی آپ کے موڈ کو خوشگوار بنائے گی۔

مسلسل ببل گم نہ چبائیے

ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ ببل گم کو مسلسل چبانے کی عادت کو ختم کریں کیوں کہ اس عادت کی وجہ سے آپ کے دانت اور جبڑوں کے پٹھوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

جلدی جلدی کھانا

شاید آپ کو علم نہ ہو، ہمارا جسم ایک بڑی خامی رکھتا ہے۔ یہ کہ ہمارا معدہ دماغ تک یہ پیغام پہنچانے میں پورے 20 منٹ لگاتا ہے کہ وہ بھر چکا۔ یہی وجہ ہے کہ جلدی جلدی کھانا کھانے کی عادت والے مرد و زن عموماً ضرورت سے زیادہ کھانا ہڑپ کر جاتے ہیں۔ جبکہ آہستہ آہستہ کھانے کی عادت والے نسبتاً کم کھاتے اور موٹاپے سے بچ جاتے ہیں۔

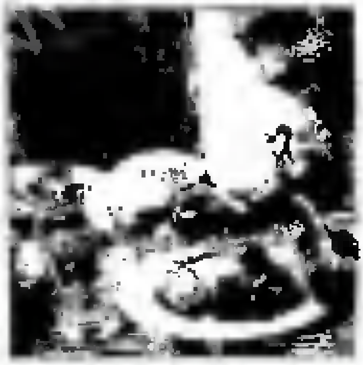

کھانے کے فوراً بعد پانی پینا

اگر آپ کو کھانا کھانے کے بعد ٹھنڈا پانی پینے کی عادت ہے تو فوری طور پر اپنی اس عادت سے چھٹکارا حاصل کرلیں۔

ماہرین صحت کا کہنا ہے کہ جب ہم کھانے کے بعد پانی پیتے ہیں معدے میں موجود چکنائیاں سخت اور ٹھوس ہو جاتی ہیں اور انہیں ہضم کرنا بہت ہی زیادہ مشکل ہو جاتا ہے۔ کوشش کریں کہ کھانے کے فوراً بعد پانی کی عادت کو ترک کر دیا جائے۔

تمباکو نوشی

تمباکو نوشی کی بری عادت جہاں دل کی بیماریوں، کینسر اور پھیپھڑوں کے لیے خطرناک ثابت ہوتی ہے وہیں یہ ہڈیوں کے جوڑوں کو بھی بہت نقصان پہنچاتی ہے۔

اس کی وجہ سے آپ جوڑوں کے درد میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ تمباکو نوشی دماغ کے سکڑنے کی بہت سی وجوہات کا باعث بنتی ہے جس سے آپ کو بھولنے کی بیماری بھی ہو سکتی ہے۔ اس لیے بہتر ہے کہ تمباکو نوشی کی بری عادت فوراً ترک کر دیں۔

❋

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

عظیمی کا گروویل شیر خوار اور بچوں کی پیٹ کی تکالیف مثلاً گیس، پیٹ کا درد، دست اور قے میں آرام پہنچاتا ہے۔ بچے کے نظامِ ہضم کو بہتر کرتا ہے اور دانت نکلنے کے دنوں میں تکلیف میں آرام پہنچاتا ہے۔

عظیمی دواخانے میں برسہا برس سے بچوں کے لیے تجویز کیا جانے والا ایک آزمودہ نسخہ اب دیدہ زیب پیکنگ میں بھی دستیاب ہے۔

AZEEMI LABORATORIES Ph:021-36604127

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Raashda Iffat Memorial
Campaign for Health & Hygiene

بچوں کے حادثات میں فوری طبی امداد

اچانک سنگین صورت حال پیش آنے پر اکثر لوگ اپنے حواس پر قابو نہیں رکھ پاتے، بوکھلا جاتے ہیں اور خواہ ابتدائی طبی امداد (فرسٹ ایڈ) کی تربیت ہی کیوں نہ حاصل کیا ہوا ہو، یہ بھول جاتا ہے کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ حقیقت یہ ہے کہ فوری طبی امداد کی معلومات دہراتے نہ رہنے کے باعث بہت ہی کم یاد رہ پاتی ہیں۔

رضیہ اپنے سات ماہ کے بچے کو کچھ کھلا رہی تھی کہ اچانک بچے کو پھندا لگا اور اس نے کھانسنا شروع کر دیا۔ غذا میں شامل کوئی چیز بچے کے حلق میں پھنس گئی تھی۔ رضیہ اگرچہ پڑھی لکھی خاتون تھی، لیکن اس وقت وہ گھبرا گئی۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے.....؟

کسی حادثے کے موقع پر اکثر ہر شخص اسی قسم کے ردعمل کا اظہار کرتا ہے۔ بات یہ ہے کہ اچانک سنگین صورت حال پیش آنے پر اکثر لوگ اپنے حواس پر قابو نہیں رکھ پاتے، بوکھلا جاتے ہیں اور خواہ ابتدائی طبی امداد (فرسٹ ایڈ) کی تربیت ہی کیوں نہ حاصل کیا ہوا ہو، یہ بھول جاتا ہے کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ حقیقت یہ ہے کہ فوری طبی امداد کی معلومات دہراتے نہ رہنے کے باعث بہت ہی کم یاد رہ پاتی ہیں۔

محض فوری طبی امداد کے اصول اور طریقے پڑھ لینا ہی نہیں بلکہ ان کا اچھی طرح مطالعہ اور ان پر غور کرنا بھی ضروری ہے۔ اس سلسلے میں ایسی حاصل کردہ معلومات پر اگر آپ کو بھروسا ہو تو ایمرجنسی کی صورت میں آپ ضروری عملی اقدام کر سکیں گے۔

جو والدین (اور دیگر افراد بھی) ایمرجنسی کی صورت میں درست طریقے پر طبی امداد بہم پہنچانا چاہتے ہیں، ان کے لیے اس مضمون میں چند ضروری باتیں بتائی گئی ہیں۔

جلد چھلنا اور زخم

زخم کو صاف اور نیم گرم پانی سے دھویے اور خون روکنے کے لیے زخم پر صاف پٹی باندھ دیجیے۔ اگر زخم میں سوجن ہو گئی ہے تو گرم پانی کی ٹکور کیجیے (اس پانی میں تھوڑا سا نمک ڈال دیا جائے تاکہ وہ جراثیم کش ہو جائے) زیادہ معاون ہوگی۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

لیکن اگر جلد معمولی نہ چھلی ہو یا معمولی سی کٹ گئی ہو تو زخم کو صاف کرنے کے بعد اس پر کوئی اینٹی سیپٹک (Antiseptic) مرہم لگا کر پٹی باندھ دیجیے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ بچوں کو ڈاکٹر کے پاس لے جا کر مانع تشنج ٹیکے لگوا لیے جائیں۔

جانوروں کا کاٹنا

زخم کو صابن کے ساتھ بہتے پانی سے تقریباً پانچ منٹ تک دھوئیے۔ اس کے بعد جراثیم سے محفوظ پٹی باندھ دیجیے اور جتنی جلدی ممکن ہو سکے، معالج سے رابطہ کیجیے، جانوروں کے کاٹنے میں یہ دیکھنا بہت اہم ہے کہ کس جانور نے کاٹا ہے۔ خاص طور پر اگر کتا کاٹ لے تو یہ دیکھنا چاہیے کہ خدانخواستہ وہ پاگل تو نہیں تھا۔

جریانِ خون

جسم کے کسی بھی حصے سے خون نکل رہا ہو تو اسے روکنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس پر دباؤ ڈالا جائے۔ اس مقصد کے لیے جراثیم سے محفوظ کپڑے کو کئی تہوں میں لپیٹ کر ایک گدی سی بنا لیجیے اور جب تک خون رک نہ جائے، اس گدی سے خون بہنے والی جگہ پر دباؤ ڈالتے رہیے۔ اگر جراثیم سے محفوظ گدی دستیاب نہ ہو تو ایک صاف رومال یا صاف تولیے کی مدد سے زخم پر دباؤ ڈالا جا سکتا ہے۔ ایمرجنسی میں بہتے خون پر کچھ نہ رکھنے سے بہتر ہے کہ کسی بھی صاف کپڑے سے زخم کو دبا کر خون روکا جائے۔ انفیکشن کے خطرے کے مقابلے میں خون بہہ جانے کا خطرہ زیادہ شدید ہوتا ہے۔

رگڑ اور خراش

اگر بازو یا ٹانگ میں رگڑ یا خراش لگ گئی ہو تو انہیں اونچا کر لینے سے درد میں کمی ہو جاتی ہے۔ چوٹ لگنے کے ابتدائی چند گھنٹے برف یا ٹھنڈے یخ پانی کی پٹی زخم پر لگائیے۔ اس کے بعد بھی اگر بے چینی برقرار رہے تو نیم گرم پانی استعمال کیجیے۔ جلد از جلد معالج سے رجوع کیجیے۔

آگ سے جلنا

اگر معمولی جل گیا ہو تو درد ختم کرنے کے لیے زخم پر کوئی ہلکا مرہم لگا کر پٹی باندھ دیجیے، لیکن اگر شدید جل گیا ہو تو فوراً معالج سے رابطہ کیجیے اور جلے ہوئے حصے کو ہوا اور گرد سے بچانے کے لیے صاف کپڑے سے ڈھک دیجیے۔ متاثرہ جلد اور آبلوں کو ہرگز نہ توڑیے نہ پونچھیے، متاثرہ فرد کا جسم گرم رکھنے کی کوشش کیجیے اور اسے لٹا دیجیے۔

غشی یا بے ہوشی

اگر بچے پر کسی وجہ سے غشی طاری ہو رہی ہو تو اسے لٹا دیجیے یا اس طرح بٹھائیے کہ اس کا سر اس کے گھٹنوں کے درمیان ہو۔ اگر کوئی بچہ بے ہوش ہو ہی چکا ہے تو اسے پہلو کے بل لٹا دیجیے اور اس کے کولہوں کے نیچے کمبل یا چادر وغیرہ تہہ کر کے رکھ دیجیے۔ اس کے کپڑے ڈھیلے کر دیجیے اور تازہ ہوا پہنچائیے۔ اس کے چہرے پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریے۔ فوراً معالج سے رابطہ کیجیے۔

ہچکیاں

اگر ہچکیاں آنا شروع ہو جائیں تو جتنی دیر ممکن ہو سکے، گہرا سانس لے کر اسے روک لیجیے۔ اکثر ایک گلاس ٹھنڈا پانی پی لینے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ یا پھر کاغذ کا ایک بڑا لفافہ لے کر اس میں منہ سے ہوا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

بھر لیے اور پھر اسی ہوا میں منہ ہی سے سانس لیتے رہے۔ ناک سے سانس نہ لیجیے۔ پھیپھڑوں میں آکسیجن کی جگہ کاربن ڈائی آکسائیڈ جانے سے ڈایا فرام اور ہوا کی نالی کے عضلات کو سکون پہنچ کر ہچکی رک جاتی ہے۔ تاہم اگر ہچکیاں پھر بھی جاری رہیں تو معالج سے رجوع کیجیے۔

کیڑے مکوڑوں کا کاٹنا

اکثر کیڑے مکوڑوں کا کاٹنا خطرناک نہیں ہوتا۔ عموماً متاثرہ مقام پر برف کی ڈلی رکھنے سے درد کو آرام آجاتا ہے اور مناسب مرہم لگانے سے کھجلی کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ اگر گھر میں کسی بچے کو کوئی کیڑا کاٹ لے تو اسے زخم کھجانے سے منع کیجیے، کیونکہ اس طرح زخم باآسانی چھوت میں مبتلا ہوسکتا ہے۔ ہمارے ہاں عام طور پر شہد کی مکھی یا بھڑ کاٹتی ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو سب سے پہلے ڈنک نکالنے کی کوشش کیجیے۔ پھر اس پر کوئی بام یا مرہم لگائیے۔

نکسیر پھوٹنا

کسی کی نکسیر چھوٹ جائے تو اسے اس طرح بٹھایئے کہ اس کا سر تھوڑا سا آگے کو جھکا ہو۔ اسے ناک کے بجائے منہ سے سانس لینے کو کہیے۔ چند منٹ کے لیے اس کی ناک کو دبا کر بند کیجیے اور ناک پر برف کی ڈلی یا ٹھنڈے پانی کا کپڑا رکھیے۔ اگر نکسیر جاری رہے تو اسے نتھنے کے اندر صاف ستھری پٹی داخل کرکے اس پٹی کو نکسیر بند ہونے تک نتھنے میں رہنے دیجیے۔ نکسیر رک جانے کے بعد اس پٹی کو نہایت آہستگی سے الگ کیجیے تاکہ زخم پھر سے چھل نہ جائے۔ بچے کو کہیے کہ کئی گھنٹے تک اپنا سر بہت نیچے نہ جھکائے۔

گھاؤ

سوئی، چاقو کی نوک، لکڑی وغیرہ کے لمبے ٹکڑے جسم میں گھسنے سے سوراخ دار زخم بن جاتے ہیں۔ اگرچہ اس قسم کے زخموں میں سے زیادہ خون نہیں نکلتا لیکن ان میں چھوت کا امکان بہت زیادہ ہوتا ہے۔ ایسے زخموں پر بھی ہلکا دباؤ ڈال کر خون کے بہاؤ کو روکا جائے اور پھر کوئی جراثیم کش مرہم اس پر لگا دیا جائے۔ ایسے زخم کا معالج سے معائنہ ضرور کرا لینا چاہیے تاکہ خدانخواستہ تشنج (Tetanus) کا امکان ہو تو اسے رفع کیا جاسکے۔

کان میں کوئی چیز چلی جانا

اکثر اوقات کان میں کوئی چیز بھی چلی جاتی ہے جس کا اگر بروقت تدارک نہ کیا جائے تو سماعت متاثر ہوسکتی ہے۔ اگر کان میں کوئی کیڑا گھس کر پھڑپھڑا رہا ہو تو کان پر کوئی روشن چیز مثلاً ٹارچ کی روشنی ڈالنے سے کیڑا فوراً باہر آجاتا ہے، کیونکہ یہ کیڑے چمکتی روشنی کی طرف کھنچتے ہیں۔ اگر اس طرح کیڑا باہر نہ نکلے تو صاف ستھرے تیل کے ایک یا دو قطرے کان میں ٹپکانے سے وہ فوراً مر جائے گا۔ اب آپ نیم گرم پانی سے کان کو دھو سکتے ہیں۔ ہیئر کلپ، بالوں کی کلپ، کاغذ کی نلی، سوئی وغیرہ جیسی اشیاء سے کبھی کان صاف نہیں کرنا چاہیے۔ ان چیزوں سے کان زخمی ہوکر سماعت متاثر ہوسکتی ہے۔

آنکھ میں کسی چیز کا پڑ جانا

آنکھ میں کوئی چیز پڑ جائے تو آنکھ چھونے سے پہلے ہاتھ دھو لیجیے۔ اگر آنکھ میں پڑی چیز نظر آرہی ہو

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

تو بڑی آسانی سے آپ گیلے رومال یا صاف روئی وغیرہ سے اسے آنکھ سے علیحدہ کر سکتے ہیں۔ لیکن کوئی چیز آنکھ میں نظر نہ آئے اور چبھن بھی محسوس ہو رہی ہو تو فوراً معالج سے رجوع کرنا چاہیے۔ آنکھ میں کوئی چیز پڑ جائے یا چبھن یا جلن محسوس ہونے پر آنکھ کو کبھی رگڑنا نہیں چاہیے۔ کیونکہ اس طرح آنکھ میں موجود چیز آنکھ کی نرم بافتوں (ٹشوز) میں مزید گہرائی تک اندر چلی جائے گی۔

حلق میں کسی چیز کا پھنس جانا

حلق میں کسی چیز کے پھنسنے سے پھندا لگ گیا ہو اور کھانسی اٹھنے لگے تو بچے کو پلنگ پر اس طرح الٹا لٹائیے کہ سر اور کندھے نیچے کو لٹکے ہوئے ہوں۔ پھر بچے کے کندھوں کے درمیان تھپتھپائیے یہاں تک کہ حلق میں پھنسی ہوئی چیز نکل جائے۔ اگر بچہ بہت چھوٹا ہو تو اس کی ایڑھیاں پکڑ کر اسے الٹا کیجیے اور کندھوں کے درمیان تھپتھپائیے۔ بلا کسی تاخیر کے فوراً اسپتال کا رخ کیجیے۔

پھانس لگنا

گھروں میں اکثر بان کے پلنگ ہوتے ہیں جن پر کھیلنے کودنے اٹھنے بیٹھنے سے پھانس چبھ جاتی ہے۔ اگر پلنگ کی پھانس چبھ جائے یا لکڑی یا شیشے کا نہایت ہی باریک ٹکڑا جلد میں چبھ جائے تو اسے جلد از جلد نکالنے کی کوشش کیجیے۔ سوئی یا چمٹی کو گرم کر کے جراثیم کش ڈیٹال سے دھو کر یہ ٹکڑا اس احتیاط کے ساتھ نکالنا چاہیے کہ وہ پورا کا پورا نکل جائے۔ اس کے بعد اس حصے کو صابن اور پانی سے اچھی طرح دھو کر اس پر کوئی جراثیم کش مرہم لگا دیجیے۔ اگر یہ ٹکڑا اندر جلد میں زیادہ گہرائی تک چلا گیا ہو یا متاثرہ حصے پر سوجن، درد یا سرخی کی علامت ہو تو فوراً معالج سے رجوع کیجیے۔

❋

دنیا کا سب سے اچھا باس

اخبار "ٹرکش ڈیلی نیوز" کی ایک رپورٹ کے مطابق Yemeksepeti کی مشہور فوڈ ڈلیوری کمپنی کے ترک مالک نوزات ایدن نے اپنی کمپنی 578 ملین پاؤنڈ میں ایک جرمن کمپنی کو فروخت کر دی۔ اس رقم میں سے 17 ملین پاؤنڈ (تقریباً پونے تین ارب پاکستانی روپے) اپنے 114 ترک ملازمین میں بانٹنے کا اعلان کر دیا۔ یعنی ہر ملازم کو تقریباً 152000 پاؤنڈ (تقریباً ڈھائی کروڑ پاکستانی روپے) ملیں گے۔

نیوزات ایدن نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا "آج میں جو کچھ ہوں وہ اصل میں یہ مقام ہم سب نے مل کر حاصل کیا ہے۔ یہ بہت اچھی بات تھی۔ میری خواہش تھی کہ ہم انہیں اس سے بھی زیادہ دے پاتے۔"

ترکی میڈیا کے مطابق ترکی کی تاریخ میں اس سے پہلے کسی کمپنی یا ادارے نے اپنے ملازمین کو اتنا بڑا بونس نہیں دیا۔ ایدن کے ملازمین ان کا فیصلہ سن کر خوشی سے رو اٹھے، بلکہ جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور خوشی کے آنسو بہاتے نظر آئے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

ناریل فربہ کرتا ہے

اس کا پانی متلی، قے اور گھبراہٹ میں مفید ہے

طوبیٰ دانش

[illegible]

شخص آسانی سے ہرے ناریل [illegible] لیکن [illegible] کے بے شمار فوائد بھی [illegible] جاسکتے۔ ناریل غذائیت بخش اور فربہ کرنے والی [illegible] ہے۔ اس میں [illegible] ہوتا ہے [illegible] ہے۔ ناریل میں اعلیٰ درجے کی پروٹین [illegible] اور کئی [illegible] پائے جاتے ہیں۔ خشک ناریل میں [illegible] غذائیت [illegible] ہوتی ہے۔

[illegible] خشک ناریل [illegible] [illegible] ہوتے ہیں۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کرتے ہیں۔

[illegible] کے علاوہ [illegible] [illegible] [illegible] ہوتا ہے۔ [illegible] ہے۔ اسی لیے ناریل [illegible] ہے۔

ناریل مٹھائیوں اور کھانوں میں شامل کیا جاتا ہے۔ اسے کئی مقوی دواؤں میں ڈالا جاتا ہے۔

ناریل کا پانی فرحت بخش مشروب ہے۔ ایک درمیانی سائز کا ناریل اپنے اندر تقریباً ایک کپ

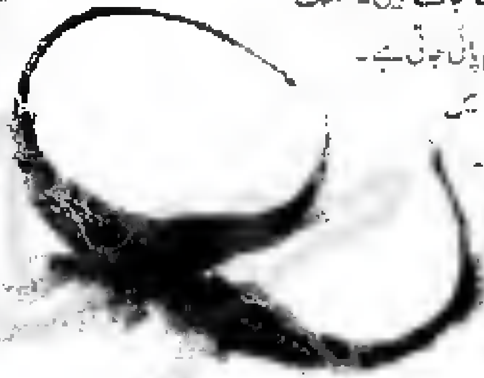

پانی رکھتا ہے جو صاف [illegible] جسم کے [illegible] ہوتا ہے۔ [illegible] کا پانی پیا اور [illegible] خشک ناریل [illegible] پیتا رہا جائے۔ ناریل کا پانی پینے سے متلی، قے اور گھبراہٹ میں کمی واقع ہوتی ہے۔ اسہال سے [illegible] والی خواتین [illegible] [illegible] [illegible] کے ساتھ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہوتی ہے۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

مائیں جب تک اپنے بچوں کو دودھ پلائیں اس وقت تک وہ ناریل کا استعمال کا جاری رکھیں تو انہیں فائدہ ہوگا۔ البتہ ایسی خواتین جنہیں ان کے معالجوں نے وزن بڑھانے سے منع کیا ہو، انہیں ناریل کے زیادہ استعمال میں احتیاط سے کام لینا چاہیے۔

دماغ اور بینائی کو بھی اس کے استعمال سے تقویت ملتی ہے۔ ایسے افراد جن کے گردے کمزور ہوں، وہ بھی ناریل سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ناریل کو دماغی امراض کے علاج اور فالج کے بعد اعضاء کو طاقت دینے کے لیے بھی استعمال کروایا جاتا ہے۔ جنسی کمزوری میں مبتلا افراد کی شکایت ناریل کے استعمال سے بڑی حد تک دور ہو جاتی ہے۔

پیٹ کے کیڑوں کو ہلاک کرنے اور انہیں جسم سے خارج کرنے کے لیے بھی ناریل کھلایا جاتا ہے، خاص طور پر کدو دانے (ٹیپ ورمز) کو ہلاک کرنے میں یہ بہت مفید ہے۔ مچھلی اور تازہ ناریل ملا کر جو سالن پکایا جاتا ہے وہ بہت ذائقہ دار ہوتا ہے۔

پیٹ کے کیڑوں کو ہلاک کرنے کی غرض سے ناریل کو تنہا حالت میں بھی استعمال کروایا جاتا ہے اور اسے مزید پر اثر بنانے کے لیے اس میں پلاس پاپڑہ شامل کر دیتے ہیں۔ پلاس پاپڑہ، ایک درخت "ڈھاک" کے بیجوں کو کہتے ہیں۔ پلاس پاپڑہ اور ناریل برابر مقدار میں ملا کر پیس لیتے ہیں۔ اس دوا کی چھ گرام مقدار میں ایک چائے کے چمچ کے برابر شہد ملا کر، تین چار دن تک صبح نہار منہ کھلایا جاتا ہے۔ مرض اگر شدید ہو تو یہ دوا دن میں تین مرتبہ بھی دی جا سکتی ہے۔ یہی فوائد ناریل کے پانی میں بھی پائے جاتے ہیں۔ تیز بخار میں مبتلا مریضوں اور معدے یا آنتوں کے زخم میں مبتلا افراد کو بھی اس کے استعمال کا مشورہ دیا جاتا ہے ناریل کا پانی، جسم میں پانی اور نمکیات کی کمی کو بھی دور کر دیتا ہے۔

ناریل کے چند طبی خواص درج کیے جا رہے ہیں۔

انتڑیوں کے کیڑے

ہر قسم کے کیڑے ہلاک اور خارج کرنے کے لیے ناریل موثر علاج بتایا جاتا ہے۔ تازہ پسا ہوا ناریل ایک چمچ، اگر ناشتے کے وقت لیا جائے اور اس کے بعد ہر تین گھنٹے کے وقفے سے کسٹر آئل کی ایک خوراک لی جائے، تو اجابت نا صرف کھل کر ہوتی ہے بلکہ کیڑے بھی خارج ہو جاتے ہیں۔

تیزابیت

کچا ناریل تیزابیت کے لیے بہت مفید ہے۔ اس کا تیل معدے سے تیزابیت کا اخراج روک دیتا ہے یوں مریض کو سکون ملتا ہے۔

چوٹ

اطبا کہتے ہیں کہ پرانے ناریل کو باریک کوٹیں اور اس میں چوتھائی حصہ ہلدی ملا کر پوٹلی باندھ لیں۔ اسے گرم کر کے چوٹ والی جگہ سینکیں اور ہلکا گرم ہو تو چوٹ پر باندھ بھی دیں۔

ہیضہ

ناریل کا پانی آدھا گلاس لیں۔ ایک لیموں نچوڑ کر پلانے سے ہیضہ میں افاقہ ملتا ہے۔

نکسیر

سو گرام گری کا تغزارات کو مٹی کے کورے پیالے میں بھگو دیں اور صبح نہار منہ مریض کو

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

کھلائیں۔ چند دنوں کے استعمال سے مرض جاتا رہے گا۔

بینائی

مصری کے ساتھ بارہ گرام ناریل روزانہ کھانا بصارت کو تقویت دیتا ہے۔

مثانہ

ناریل کا پانی پیشاب میں تیزابیت اور رکاوٹ دور کرتا اور مثانے کو تقویت دیتا ہے۔

صفراوی بخار

یہی پانی صفراوی بخار کے علاج میں موثر دوا ہے۔ اسے تھوڑی تھوڑی مقدار میں مسلسل پلائیے۔ اسے پینے کے بعد فوراً عام پانی یا کوئی مشروب نہ دیجیے۔ اگر ضروری ہو تو کچھ وقفے کے بعد پی لیں۔

پیٹ میں پانی پڑنا

معدے میں پانی جمع ہو جائے تو سوجن پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کیفیت میں ناریل کا پانی شفا بخش ہے۔ معالج کے مشورے سے مریض کو دو یا تین گلاس ناریل کا پانی پلایا جائے۔ کیفیت کے مطابق مقدار گھٹائی بڑھائی جا سکتی ہے۔

جلنے کے داغ

کچے ناریل کے گودے سے کشید کیا گیا تیل جلی اور جھلسی ہوئی جلد پر لگانا مفید ہے۔ اس تیل سے بنائے جانے والے مرہم بہت موزوں ثابت ہوتے ہیں کیونکہ یہ تیزی سے جلد میں سرایت کر کے جلنے کے نشان ختم کرتے ہیں۔

متفرق استعمال

ناریل متعدد کھانوں کی تیاری میں استعمال ہوتا ہے۔ بیکری کی اشیاء کا اہم جزو ہونے کے ساتھ ساتھ گھریلو طور پر بھی اس کا استعمال عام ہے۔ اس کا تیل بالوں کو صحت مند بناتا ہے۔ خشک ناریل یا کھوپرے کا برادہ کھانوں اور مٹھائیوں کو لذت بخشتا ہے۔ ناریل کا تیل پکانے کے لیے استعمال کرنا زیادہ موزوں ہے۔ یہ خواتین اور مردوں کے لیے یکساں مفید ہے۔ خاص حالات میں خواتین کے لیے زیادہ فائدہ مند ہے۔

◆ .... اعصابی توانائی کے لیے ناریل اپنے اندر بے پناہ قوت چھپائے ہوئے ہے۔

◆ .... مخصوص ایام میں ناریل کی گری کا استعمال مفید ثابت ہوا ہے۔ یہ ہر قسم کی تکلیف سے نجات دلا کر طبیعت میں چستی پیدا کرتی ہے۔

جن ساحلی علاقوں میں اس کی بہتات ہے وہاں کے باشندوں کی زندگی کا دارومدار زیادہ تر ناریل پر ہی ہوتا ہے۔ اس کی لکڑی سے کشتیاں اور بادبان تیار کیے جاتے ہیں۔ ریشوں سے جال اور رسیاں بنی جاتی ہیں۔ یہ رسیاں بہت مضبوط اور پائیدار ہوتی ہیں۔ ان میں نمکین پانی کی تیزابیت کا مقابلہ کرنے کی خاص قوت پائی جاتی ہے۔ یہ درخت مقامی باشندوں کو

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

خوراک کے علاوہ یہ ایندھن بھی فراہم کرتا ہے۔ اس کے تنوں کی سخت لکڑی سے برتن، کنگھی، چاقو، دستے، کھلونے، چٹائی اور بے شمار اشیاء تیار کی جاتی ہیں۔ رات کے وقت پھولوں کا تیل دیے میں ڈال کر روشنی کی جاتی ہے۔

مقامی باشندے تو اس سے بے شمار کام لیتے ہی ہیں۔ دور دراز کے علاقوں میں بسنے والے لوگ بھی اس پھل اور درخت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ میدانی علاقوں میں پھولوں کے اوپر سے بہنے والی شبنم کے قطرے جمع کیے جاتے ہیں جو بہت مفید ہوتی ہے۔ اس کے گودے سے تیار ہونے والے مشروب صحت بخش ہوتے ہیں۔ اس کے خشک چھلکے سے مختلف دوائیں تیار کی جاتی ہیں۔ اس کا تیل بھی کھانے میں استعمال ہوتا ہے۔

بالوں کی خوبصورتی اور چمک کے لیے اس کا

تیل بڑا کارآمد ہے۔ اس سے بالوں کی کھوئی ہوئی چمک واپس آجاتی ہے۔

معدے کی تکلیف رفع کرنے اور اس کی وجہ سے پیدا ہونے والے درد کو دور کرنے کے لیے اس کے تیل کی مالش کی جاتی ہے۔

مضر اثرات

اتنے سارے فوائد کے باوجود اس پھل کے مضر اثرات بھی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

◆ .... جن لوگوں کو ... کی بیماری ہو ان کے لیے اس کا استعمال مناسب نہیں۔

◆ .... اس کا تیل خراب ہو جائے تو اسے نہ کھائیں۔

◆ .... حاملہ خواتین اور دل کے مریضوں کے لیے بھی اس کا زیادہ استعمال مناسب نہیں۔ بعض لوگوں کو اس سے الرجی ہو تو کھانے سے گریز کریں۔

❋

اسپین میں چرواہوں کو اسکولوں میں تعلیم دی جانے لگی

اسپین کے ... چرواہوں ... ان کے پیشے کی تعلیم ... دی جا رہی ہے۔ ... 1982 سے 2000 کے درمیان 3964 سے کم ہو کر 2088 ... رہ گئی ... چرواہوں کی ... جیسے موضوعات پر لیکچر دیے جاتے ہیں۔ بعد میں ان طالب علموں کو پریکٹیکل کے لیے ... بھیجا جاتا ہے جہاں وہ چرواہوں کے تجربات سے ... حاصل کرتے ہیں۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

سرکہ

خوش ذائقہ غذا بھی اور امراض سے حفاظت کا ذریعہ بھی

حریم یوسف

سرکہ کا استعمال مختلف انداز سے چٹنی بنانے پر کیا جاتا ہے۔ یہ ایک طرف تو ترش سا مصالحہ ہے تو دوسری جانب یہ کھانوں کو ذائقہ دار بنانے اور محفوظ رکھنے کے کام بھی آتا ہے۔

سلاد، سبزیاں، مچھلیوں، سلاد وغیرہ میں سرکہ ڈال کر ان کی لذت بڑھائی جاتی ہے۔

سرکہ طبی لحاظ سے بھی بہت مفید ہے۔

ہاضمے کی خرابیوں اور پیٹ کے کئی امراض کے لیے سرکے کا استعمال مفید پایا گیا ہے۔

لہسن کو سرکے میں بھگو دیں اور اس میں نمک شامل کر کے پیا جائے تو یہ جسم میں موجود فاسد مادوں کو نکالنے میں معاون ہے۔

پانی میں سرکہ ملا کر استعمال کرنا اچھی کلینزنگ کا کام کرتا ہے۔

گلاب کی پتیوں کو سرکے میں ڈبو کر استعمال کرنے سے دھوپ کی تپش اور لو کے اثرات کو دور کیا جا سکتا ہے۔

سرکہ زخموں سے خون کے بہاؤ کو کم کرتا ہے اور زخموں کی سوزش کو ختم کرتا ہے۔

گرم پانی میں ملا کر سرکے کا استعمال جوڑوں کی سوزش کے لیے مفید بتایا جاتا ہے۔

سرکے میں تلسی کی پتیاں ملا کر استعمال کرنا پٹھوں اور جوڑوں کے اکڑ جانے کی تکلیف میں مفید ہے۔

روزانہ صبح نہار منہ ایک گلاس پانی میں ایک چائے کا چمچ سرکہ ملا کر پینا معدے کے لیے فائدہ مند ہے اور اگر غرارہ کر لیا جائے تو گلے کی خراش اور تکلیف کو دور کرتا ہے۔ اس کے علاوہ سانسوں کی گھٹن اور ناک کے بند ہونے کو روکتا ہے۔

اس میں اینٹی سیپٹک مادہ بھی ہوتا ہے۔ لہٰذا دانوں اور خارش وغیرہ کے لیے بے حد مفید ہے۔

سیب کے بنے ہوئے سرکے کا روزانہ استعمال جلد کی صفائی اور اس کی صحت کے لیے بہت مفید ہے۔ اس میں کیلشیم کو جذب کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔

معالج آنتوں اور دانتوں کی صحت کے لیے اس کے استعمال کا مشورہ دیا کرتے ہیں۔ سرکہ جوڑوں کے درد/گٹھیا میں بھی بہت مفید بتایا جاتا ہے۔

اس کی بے شمار خوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس کا استعمال کاسمیٹکس میں بھی ہوتا ہے اور کیا جاتا

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

ہے کہ سرکہ کا فارمولا دراصل دنیا کی اس پہلی کولڈ کریم سے حاصل کیا گیا ہے جو پہلی صدی عیسوی میں تیار کی گئی تھی۔

چونکہ اس میں ٹھنڈا کرنے اور جذب کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ اسی لیے سرکہ بالوں کے مسائل کے لیے بے حد مفید ہے۔

شاور لینے کے بعد سرکہ ملا کر پانی اگر جسم پر ڈال لیا جائے تو پھر جلد ہموار، صاف اور شاداب رہتی ہے۔ اس طرح اس کے اثرات بالوں پر بھی خوشگوار مرتب ہوتے ہیں۔

یہ جسمانی تھکان کو بھی دور کرتا ہے۔

المونیم کے برتنوں اور استری پر لگے نشانات کو سرکے کی مدد سے بآسانی دور کیا جا سکتا ہے۔

سرکے میں ادرک، پودینہ اور سبز مرچیں شامل کر کے اپنی پسند کا ذائقہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

بہت سے لوگ کباب، سبزیوں، سلاد وغیرہ پر سرکے کا چھڑکاؤ کر کے ان کے ذائقے کو بڑھانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ غرض یہ کہ سرکے کے بے شمار فوائد اور بے شمار استعمال ہیں۔

یہاں چند امراض کا تذکرہ کیا جا رہا ہے جس میں سرکہ مفید پایا گیا ہے۔

ذیابیطس

ذیابیطس پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے چکی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق صرف امریکا ہی میں ہر سال 80.000 کے قریب افراد اس بیماری کی وجہ سے انتقال کر جاتے ہیں۔ لیکن ذیابیطس کے مریضوں کے لیے سرکہ زندگی کی نوید بن سکتا ہے۔

ایری زونا اسٹیٹ یونیورسٹی میں ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق سرکہ ذیابیطس کے ٹائپ ٹو مریضوں کے لیے بہت مفید ہے۔ رات کو سوتے وقت سرکہ کا ایک چمچ پی لینے سے بیماری میں نمایاں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ یونیورسٹی کے محققین نے چار مرد اور سات خواتین کے گروپ پر مشاہدات کیے۔ ان مریضوں کی نہار منہ شوگر رپورٹ 130mg/dl سے زیادہ آتی تھی اور کوئی بھی مریض انسولین استعمال نہیں کر رہا تھا۔ سرکے کے استعمال کے بعد ان کی شوگر رپورٹ میں چھ فیصد کمی واقع ہوئی۔

ایک دوسرے تحقیقی مقالے کے مطابق کھانے کے وقت سرکہ کے استعمال سے کھانے میں موجود گلوکوز لیول کو بھی کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ Johnston ایک ریسرچر ہیں ان کی تحقیق کا مرکز ذیابیطس رہا ہے۔ ان کے شائع ہونے والے مقالے کے مطابق سرکہ جسم میں موجود انسولین کو کنٹرول کرتا ہے جس سے ذیابیطس کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔

ڈائٹنگ

ڈائٹنگ آج کے دور کا فیشن ہے اور ہم سب یہ چاہتے ہیں کہ کم کھائیں اور پرکشش جسم کے مالک بن جائیں۔ مگر کیا کیا جائے کہ جب من پسند پکوانوں کی لمبی قطار آپ کے سامنے موجود ہو تو ہاتھ رکتا ہی نہیں اور ہم میں سے اکثر افراد منہ کے ذائقے کی وجہ سے ضرورت سے کچھ زیادہ ہی کھا لیتے ہیں اور ساری ڈائٹنگ دھری کی دھری رہ جاتی ہے۔ سویڈن کی یونیورسٹی میں ہونے والی تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ کھانے کے دوران سرکے کے استعمال سے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

آپ کا پیٹ جلدی بھر جاتا ہے اور کم کھانے کے باوجود بھی آپ اپنے پیٹ کو بھرا ہوا محسوس کرتے ہیں۔ یوں ایک تو آپ کم کھاتے ہیں اور دوسرے آپ کو دیر تک دوبارہ کچھ کھانے کی حاجت بھی نہیں رہتی۔ تحقیق تجویز کرتی ہے کہ دوپہر اور رات کے کھانے میں دو دو چمچ سرکہ استعمال کیا جائے تو ڈائٹ پلان پر عمل کرنا آسان ہو جائے گا اور وزن بھی جلدی کم ہوگا۔ خصوصاً روٹی یا بریڈ کو سرکے میں ڈبو کر کھانے سے نتائج اور بھی بہتر نکلتے ہیں۔

انفیکشن

سرکے کو اینٹی فنگس کمپاؤنڈ کہا جاتا ہے لہٰذا جلد کی بیماریوں اور اندرونی، بیرونی انفکشنز میں اس کا استعمال زمانہ قدیم سے ہوتا آیا ہے۔ بہت دیر تک بند جوتے پہننے اور اس دوران نمی اور پسینے کی وجہ سے ناخنوں میں زخم ہو جاتے ہیں۔ نمی سے پیروں کی حفاظت کے لیے آج کے ماہرین سرکہ تجویز کرتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق تین دنوں میں کم از کم ایک مرتبہ اپنے پاؤں کو سرکے کے محلول میں کچھ دیر کے لیے ضرور بھگونا چاہیے۔ ایسا کرنے سے بیکٹیریا مر جاتے ہیں اور پیر زخم سے محفوظ رہتے ہیں۔

دل کے امراض

سرکے کو دل کی بیماریوں کے لیے بھی شفا بخش قرار دیا جا رہا ہے۔ جرنل آف امریکن کالج آف کارڈیالوجی کے مطابق سرکہ کا باقاعدہ استعمال دل کی شریانوں کی متعدد بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے اور شریانیں لمبے عرصے تک اپنا کام صحیح طریقے سے انجام دیتی ہیں۔ دل کا دورہ پڑنے کا خدشہ کم ہو جاتا ہے۔ اس رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ سگریٹ نوشی سرکہ کے اثرات زائل کرنے کا سبب بن سکتی ہے۔

میڈیکل آلات

اگر آپ کے گھر میں کوئی شخص بیمار ہے اور اسے مسلسل علاج کی ضرورت ہے تو ایسے میں گھر میں بہت سے سرجیکل آلات بھی ہوں گے۔ گھر میں تھرمامیٹر، چمچیاں، وغیرہ بھی عام طور پر رکھی جاتی ہیں ان کے علاوہ زخموں کے علاج کے لیے میڈیکل کے آلات اور اس طرح کی دیگر اشیاء بھی رکھی جاتی ہیں۔ جہاں یہ اشیاء علاج کا باعث ہوتی ہیں وہیں یہ اشیاء بداحتیاطی سے استعمال کے باعث جراثیموں کا گھر بھی بن جاتی ہیں۔ ان آلات کو ایک حصہ سرکہ اور تین حصے نیم گرم پانی میں تین گھنٹے تک بھگو کر رکھ دینا چاہیے۔ امریکہ میں ہونے والی تحقیق اس راز کو افشاں کرتی ہے کہ سرکے کا محلول ایک اینٹی بیکٹیریل جز ہے اور وہ کئی جراثیموں کو مار دیتا ہے۔

فوڈ سپلیمنٹ

بہت سی خواتین ڈائٹنگ کے شوق میں گرفتار نظر آتی ہیں۔ کھانے پینے میں ان کی احتیاط اس قدر بڑھی ہوئی نظر آتی ہے کہ پھر جسم کو طاقت دینے کے لیے مختلف قسم کی گولیاں کھانا پڑتی ہیں۔ وٹامن اور دیگر منرلز ادویات کی شکل میں لینے کا رجحان عام ہوتا جا رہا ہے۔ جسم میں کئی وٹامنز اور منرلز کی کمی دور کرنے میں سرکہ آپ کی مدد کر سکتا ہے۔ آرتھ انسٹی ٹیوٹ آف نیلجھ نے مسلسل تحقیق کے بعد یہ بتایا ہے کہ سرکہ بہترین سپلیمنٹ کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

❋

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

سلاد بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہے

سارہ اسد

ہمارے جسم کی غذائی ضروریات صرف گوشت یا مرغن غذاؤں سے پوری نہیں ہوتیں بلکہ کھانے کے ساتھ سبزیاں، پھل، دالیں وغیرہ لینا بھی ضروری ہیں۔ اس لیے صرف گوشت کے ساتھ سبزیاں بھی ہمارے دسترخوان کی زینت ہونی چاہیے۔ اگر سبزیوں کو سلاد کی صورت میں استعمال کیا جائے تو یہ زیادہ مفید ہے۔ گوشت اور تلی ہوئی مرچ مسالے دار غذائیں ہماری صحت پر گراں گزرتی ہیں، لیکن سلاد کھانے کو زود ہضم بناتی ہے۔

پکی سبزیوں کی نسبت کچی سبزیاں زیادہ فائدے مند ہوتی ہیں۔ سلاد میں کچی سبزیوں کا زیادہ استعمال ہوتا ہے لہٰذا روزانہ سلاد کسی نہ کسی شکل میں ضرور کھانی چاہیے۔ بعض لوگوں کو وقت بے وقت بھوک لگتی ہے۔ ایسے میں سلاد کے استعمال سے پیٹ بھی بھر جاتا ہے اور وزن بڑھنے کا مسئلہ بھی نہیں رہتا، کیونکہ سلاد میں کم کیلوریز پائی جاتی ہیں۔ سلاد صحت کے لیے نقصان دہ نہیں بلکہ سلاد سے بہت سی بیماریاں ختم ہوجاتی ہیں۔ یہ وٹامنز کی کمی کو بھی دور کرتا ہے۔ اس کے استعمال سے وہ تمام وٹامنز حاصل ہوتے ہیں جو سلاد میں شامل سبزیوں میں ہوں گے۔ جن لوگوں کا وزن زیادہ ہو وہ سلاد کو بطور کھانا استعمال کرکے اپنا وزن کنٹرول کرسکتے ہیں۔ سلاد نہ صرف کھانے کے ساتھ بلکہ الگ کھانے کی جگہ بھی کھایا جاتا ہے۔

لفظ سلاد، سالٹ سے نکلا ہے۔ لاطینی زبان میں سال کا مطلب نمک (سالٹ) ہوتا ہے اور سلاد کا مطلب ہے نمک میں ڈوبا ہوا۔ اکثر سلاد میں چقندر، ٹماٹر اور مٹر شامل ہوتے ہیں۔ یہ ذائقہ دار اور غذائیت سے بھرپور ہوتا ہے۔ جسم کو تازگی اور غذائیت دیتا ہے۔ سادہ اور مزیدار سلاد ہماری صحت کے لیے مفید ہے۔ چند کھانوں کی تیاری میں سلاد کی مدد سے بہت زیادہ ذائقہ پیدا کیا جاسکتا ہے۔ سادہ سلاد میں چند سبزیاں جیسے گاجر، کھیرا، مولی، ٹماٹر، آلو، پیاز، چقندر، شملہ مرچ باریک کاٹ کر ڈالتے ہیں۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

ایک اچھی ڈریسنگ نا صرف آپ کے دستر خوان کو جاذب نظر بناتی ہے بلکہ کھانے کا مزہ دوبالا ہو جاتا ہے۔ سلاد چاہے سادہ ہو یا سجاوٹ سے بھرپور ڈریسنگ محفل کی زینت بڑھا دیتا ہے۔ سلاد چاہے کئی قسم کی سبزیوں سے مل کر بنا ہو یا دو تین سبزیوں سے، ہر قسم کا سلاد مزے میں خوب اور غذائیت سے بھرپور ہوتا ہے۔ سلاد چبانے سے بھوک کے احساس کی تسلی ہوتی ہے۔

سلاد سرو (Serve) کرنے سے آدھا گھنٹہ قبل ہی تیار کر لینا چاہیے تاکہ سارے اجزاء اور ذائقہ اچھی طرح مل جائے، ڈریسنگ کو سلاد میں شامل اجزاء کو مد نظر رکھتے ہوئے منتخب کرنا چاہیے اور کھانے سے صرف چند منٹ قبل ڈالنا چاہیے۔

سلاد غذائیت بخش

چونکہ سبزیاں غذائیت سے بھرپور ہوتی ہیں اس لیے مختلف سبزیوں سے بنا سلاد غذائیت اور ذائقے سے بھرپور ہوتا ہے۔ اگر کھانے سے پہلے ایک پیالہ سلاد کھانے کو اپنی عادت بنالیں تو ہمیشہ اسمارٹ رہنے کے علاوہ صحت مند بھی رہیں گی۔

اٹالین سلاد

اشیاء: ٹماٹر باریک کٹے ہوئے ایک کپ، مٹر ابلے ہوئے ایک کپ، ہری پیاز کٹی ہوئی ایک کپ، پیاز دو عدد باریک کٹی ہوئی، شملہ مرچ دو عدد باریک کٹی ہوئی، کالی مرچ پاؤڈر آدھا چائے کا چمچ، چاول ابلے ہوئے دو کپ۔ تمام اشیاء کو سلاد ڈش میں ترتیب سے سجا کر دستر خوان پر رکھیں۔

کولڈ سلاد

اشیاء: سرخ ٹماٹر دو عدد، گاجر دو میانے سائز کی دو عدد، بند گوبھی باریک کٹی ہوئی ایک کپ، کشمش دو کھانے کے چمچ، مایونیز چار کھانے کے چمچ، ونیگر، مرچ پاؤڈر آدھا چائے کا چمچ، نمک حسب ذائقہ۔

ترکیب: ایک پیالے میں گاجر ڈال کر بند گوبھی اور نمک چھڑک دیں۔ مایونیز میں ونیگر، مرچ، کشمش ڈال کر اچھی طرح ملا کر گاجر، گوبھی میں ڈال دیں۔ اب ایک ڈش میں سلاد کے پتے سجا کر گاجر کا آمیزہ ڈال دیں۔ اوپر چند دانے کشمش ڈال کر آدھا گھنٹہ ریفریجریٹر میں رکھ دیں پھر استعمال کریں۔

فرنچ سلاد

اشیاء: مرغی (ابلی ہوئی) ایک کپ، آلو ابلے ہوئے اور کٹے ہوئے ایک کپ، سیب (چھلے ہوئے اور کٹے ہوئے) ایک کپ، کھیرا کٹا ہوا ایک کپ، شکر تین چائے کے چمچ، تیل ایک چوتھائی پیالی، سرکہ چند قطرے، نمک حسب ذائقہ، کالی مرچ پسی ہوئی آدھا چائے کا چمچ، مسٹرڈ پاؤڈر ایک چائے کا چمچ، لیموں کا رس ایک چائے کا چمچ، تازہ کریم ایک پیالی، مایونیز ایک چوتھائی کپ، کشمش ایک چوتھائی پیالی، سلاد کے پتے حسب ضرورت۔

ترکیب: تیل میں ایک چمچ شکر، سرکہ، نمک، کالی مرچ اور مسٹرڈ پاؤڈر ڈال کر پیسٹ بنالیں۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

ایک پیالے میں مرغی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ڈال کر تیار کرلیں۔ کریم اور مایونیز پھینٹ کر مرغی کے آمیزے میں ملا دیں۔ تیل کا آمیزہ بھی مرغی کے آمیزے میں شامل کر دیں۔ اب ڈش میں سلاد کے پتے سجا کر یہ مرغی کا آمیزہ ڈال دیں۔ اوپر گاجر، ٹماٹر وغیرہ کے پھول سجا دیں۔ لیجیے! فرنچ سلاد تیار ہے۔

رشین سلاد

اشیاء: گوشت (ابلا ہوا) 250 گرام (چھوٹی بوٹیاں)، گاجر ایک عدد، شلجم ایک عدد، مٹر کے دانے (ابلے ہوئے) آدھا کپ، انڈا ابلا ہوا ایک عدد، رائی (پسی ہوئی) ایک چائے کا چمچ، شکر ایک چائے کا چمچ، نمک حسب ذائقہ، زیتون کا تیل تین چائے کے چمچ، سرکہ دو چائے کے چمچ، چقندر ایک عدد، سلاد کے پتے حسب ضرورت، تیل دو کھانے کے چمچ۔

ترکیب: تمام سبزیاں کاٹ کر ابال لیں۔ فرائی پین میں تیل گرم کرکے ابلی ہوئی بوٹیاں تل لیں۔ کھلے منہ کے پیالے میں سبزیاں، گوشت اور تمام مسالے ڈال کر اچھی طرح ملالیں۔ آخر میں ابلا ہوا انڈا کاٹ کر سجا دیں۔

میکرونی سلاد

اشیاء: میکرونی ایک پیالہ، بند گوبھی آدھا کپ، گاجر اور شملہ مرچ باریک کٹی ہوئی آدھا آدھا کپ، مٹر (ابلے ہوئے) ایک کپ، ہری پیاز آدھا کپ، چکن (ابلی ہوئی) 250 گرام (باریک ریشے)، نمک حسب ذائقہ، ہری مرچ حسب ضرورت، کالی مرچ (پسی ہوئی) آدھا چائے کا چمچ، مکھن ایک چائے کا چمچ، تیل ایک کھانے کا چمچ۔

ترکیب: میکرونی میں پانی اور نمک ڈال کر ابال لیں۔ ابلی ہوئی میکرونی کو چھان کر اس میں مکھن ملا دیں ایک چمچ تیل گرم کرکے ہری پیاز ہلکی سی تل کر اس میں تمام سبزیاں ڈال کر ہلکا سا تل لیں۔ اب میکرونی ملا کر اچھی طرح ملائیں۔

ایک پیالے میں نکال لیں۔ مزیدار میکرونی سلاد تیار ہے۔

گوبھی اور انڈوں کا سلاد

اشیاء: کھیرا ایک عدد، ٹماٹر چار عدد، گرم مسالا ایک کھانے کا چمچ، کالی مرچیں ایک چائے کا چمچ، انڈے چار عدد، گوبھی ایک پھول، نمک دو چمچ، مٹر ایک کپ، دو تین سبزیاں ایک کپ، سلاد کے پتے ایک گٹھی۔

ترکیب: گوبھی کے پھول دھو کر اور پانی سے بھری پتیلی میں نمک ڈال کر اسے ابال لیں۔ پھر مٹر کو ابال لیں، انڈوں کو بھی ایک الگ برتن میں سخت ابال لیں۔

پلیٹ میں سلاد کے پتے پھیلا دیں۔ درمیان میں گوبھی کا پھول رکھ دیں۔ اردگرد مٹر رکھ دیں اور سبزیاں بھی ابال کر سجا دیں کھیرے کو گول ٹکڑوں کی صورت میں کاٹ کر پلیٹ کے اردگرد لگا دیں انڈوں کو چھیل کر لمبائی کے رخ کاٹ لیں اور چاروں اطراف لگا دیں۔ گوبھی کے اوپر کالی مرچیں اور گرم مسالا چھڑک دیں۔ سلاد تیار ہے۔

✱

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اس میں انسانوں کے لئے شفا ہے۔

شہد کا باقاعدہ استعمال جسم میں بیماریوں کے
خلاف قوت مدافعت میں اضافہ کرتا ہے۔
شہد میں کئی امراض کے لئے شفا ہے۔
بیماری کے بعد ہونے والی کمزوری کو دور کرتا ہے۔
جلد کی حفاظت کرتا ہے۔
دماغ، اعصاب اور نظر کو تقویت دیتا ہے۔
قوت میں اضافہ کرتا ہے۔

AZEEMI's FLORA HONEY

Packed By:
AZEEMI LABORATORIES
Ph:021-36604127

کراچی میں اپنے قریبی اسٹور سے طلب فرمائیں
یا ہوم ڈیلیوری کے لئے ہمیں فون کیجیے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

[illegible]

جلد کو مردہ خلیوں سے پاک کرکے

[illegible]

خوبصورت اور دلکش بنائیے

جاسمین اختر

[illegible]

جئی والا فیس اسکرب

[illegible]

نارمل جلد کے لیے

سنگترے والا فیس اسکرب

[illegible]

جو والا فیس اسکرب

[illegible]

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پانی سے دھوئیں۔

خشک جلد کے لیے

جئی کے آٹے والا فیس اسکرب

لسی تین سے چار بڑے چمچ، جئی کا آٹا دو بڑے چمچ۔

ان دونوں اجزاء کو ملا کر چہرے پر لگائیں۔ تھوڑا خشک ہونے کے بعد رگڑائی کے عمل کے ذریعے اس کو چہرے سے دور کرتے ہوئے چہرے کو بعد میں نیم گرم پانی سے دھو لیں۔

بادام والا فیس اسکرب

روغن بادام ایک بڑا چمچ، نرش کریم دو بڑے چمچ۔

ان دونوں اجزاء کا پیسٹ بنانے کے لیے ان کو اچھی طرح پھینٹیں۔ اس پیسٹ کو خوب اچھی طرح چہرے پر لگائیں۔ اس کو تھوڑا خشک ہونے کے بعد رگڑائی کا عمل شروع کرتے ہوئے اس کو چہرے پر سے دور کریں۔ اس کے بعد چہرے کو نیم گرم پانی سے دھونے کے بعد چہرے کو ٹھنڈے پانی سے دھو لیں۔

چکنی جلد کے لیے

گاجر کا فیس اسکرب

خمیر (ایسٹ پاؤڈر Yeast powder) ایک بڑا چمچ، دہی ڈیڑھ چھوٹا چمچ، لیموں کا رس ایک چھوٹا چمچ، گاجر کا رس ایک چھوٹا چمچ، زیتون یا بادام کا تیل ایک چھوٹا چمچ۔

ان تمام اشیاء کو ملا کر اچھی طرح پھینٹیں۔ اس کو چہرے پر پندرہ منٹ کے لیے لگائیں۔ اس کے بعد نیم گرم پانی سے دھو لیں۔ اگر جلد بہت چکنی ہو تو اسکرب میں تیل نہ ملائیں اگر خشک ہو تو تھوڑا زیادہ ملا لیں۔ اس کو مہاسوں والی جلد پر استعمال نہ کریں۔

شلجم والا فیس اسکرب

گاجر پچاس گرام، شلجم پچاس گرام، دودھ پچیس ملی لیٹر۔

گاجر اور شلجم کو ابال لیں اور ان کا اچھی طرح سے گودا بنا لیں۔ اس میں دودھ ملائیں اور اس کو چہرے پر لگائیں۔ پہلے اس کو رگڑتے ہوئے چہرے پر سے دور کریں اور بعد میں نیم گرم پانی سے دھو لیں۔

مٹر والا فیس اسکرب

مٹر کا پاؤڈر چار سے چھ بڑے چمچ، لیموں کا رس ایک چوتھائی بڑا چمچ، عرق گلاب دو بڑے چمچ۔

مٹر کے پاؤڈر اور لیموں کے رس کو آدھے گھنٹے کے لیے عرق گلاب میں ڈال دیں۔ اس کے بعد اچھی طرح سے پھینٹیں۔ پہلے اس کو رگڑائی کے عمل سے چہرے پر سے دور کریں۔ پھر نیم گرم پانی سے چہرے کو دھو ڈالیں۔

متفرق جلد کے لیے فیس اسکرب

فیس اسکرب کی مدد سے متفرق جلد کے علاج کے لیے جو فیس اسکرب خشک اور چکنی جلد کے لیے تجویز کیے گئے ہیں انھی میں سے اپنی جلد کی نوعیت کے مطابق لگائیں مثال کے طور پر ٹی ایریا کے لیے (ماتھا، ناک، ٹھوڑی) پر چکنی جلد والا فیس اسکرب استعمال کریں اور گالوں پر خشک جلد والا فیس اسکرب استعمال کریں۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ناہموار جلد کے لیے

جئی کے آٹے والا فیس اسکرب

خشک دودھ کا پاؤڈر ایک بڑا چمچ، جئی کا آٹا ایک بڑا چمچ، لیموں کا رس دو بڑے چمچ۔

ان تمام اشیاء کو اچھی طرح ملائیں اور چہرے پر لگائیں۔ جب خشک ہونے لگے تو اس کو رگڑائی کے عمل سے دور کریں۔ پھر نیم گرم پانی سے چہرے کو دھولیں اور اس کے بعد ٹھنڈے پانی سے بھی دھوئیں۔

کیلے والا فیس اسکرب

انڈے کی زردی دو عدد، زیتون یا بادام کا تیل ایک کپ، کیلا ایک عدد بڑا۔

انڈوں کی زردی اور بادام یا زیتون کے تیل کو خوب پھینٹ کر اچھی طرح یکجا کرلیں اس کے بعد ایک پکے ہوئے کیلے کا گودا کرنے کے بعد اس کو انڈے اور تیل میں ملائیں۔ اس آمیزے کو چہرے اور گردن پر مل لیں۔ آدھے گھنٹے کے لیے لگا رہنے دیں پھر چہرے کو تھوڑے سے لیموں ملے ہوئے پانی سے دھولیں۔ بعد میں چہرے کو ٹھنڈے پانی سے دھوئیں۔ یہ داغ دھبے دور کرنے کے لیے بہت موثر ہے۔

ہر قسم کی جلد کے لیے

جئی کے آٹے والا فیس اسکرب

خشک مالٹے یا کینو کے چھلکوں کا پاؤڈر دو بڑے چمچ، جئی کا آٹا دو چھوٹے چمچ، کولڈ کریم دو بڑے چمچ۔

مالٹے یا کینو کے چھلکوں کے پاؤڈر کو جئی کے آٹے میں ملائیں۔ جب یہ اچھی طرح مل جائیں تو اس میں کولڈ کریم ملا دیں۔ اچھی طرح سے پھینٹیں اور اس پیسٹ کو چہرے پر لگائیں

جب یہ تھوڑا سا خشک ہو جائے تو چہرے کو نیم گرم پانی سے دھولیں اور بعد میں ٹھنڈے پانی سے بھی چہرہ دھونا نہ بھولیں۔

عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ جلد کے قدرتی تیل میں کمی آتی جاتی ہے۔ اسکربنگ (Scrubbing) جلد کے کئی مسائل کا ایک عمدہ حل ہے۔ اسکربنگ کے بعد جلد زیادہ صاف، نرم، چکنی اور دلکش محسوس ہونے لگے گی۔

*

عظیمی کی ہوم ڈلیوری اسکیم

عظیمی کی مصنوعات مثلاً وزن کم کرنے کے لیے ہربلین ہربل ٹیبلیٹ، کن ریز ہربل شیمپو، شہد، بالوں کے لیے ہربل آئل، رنگت گورا کرنے والی ہربل کریم شین سم اور دیگر مصنوعات کراچی میں ہوم ڈلیوری اسکیم کے تحت گھر بیٹھے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

مطلوبہ اشیاء منگوانے کے لیے اس نمبر پر رابطہ کیجیے:

021-36604127

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

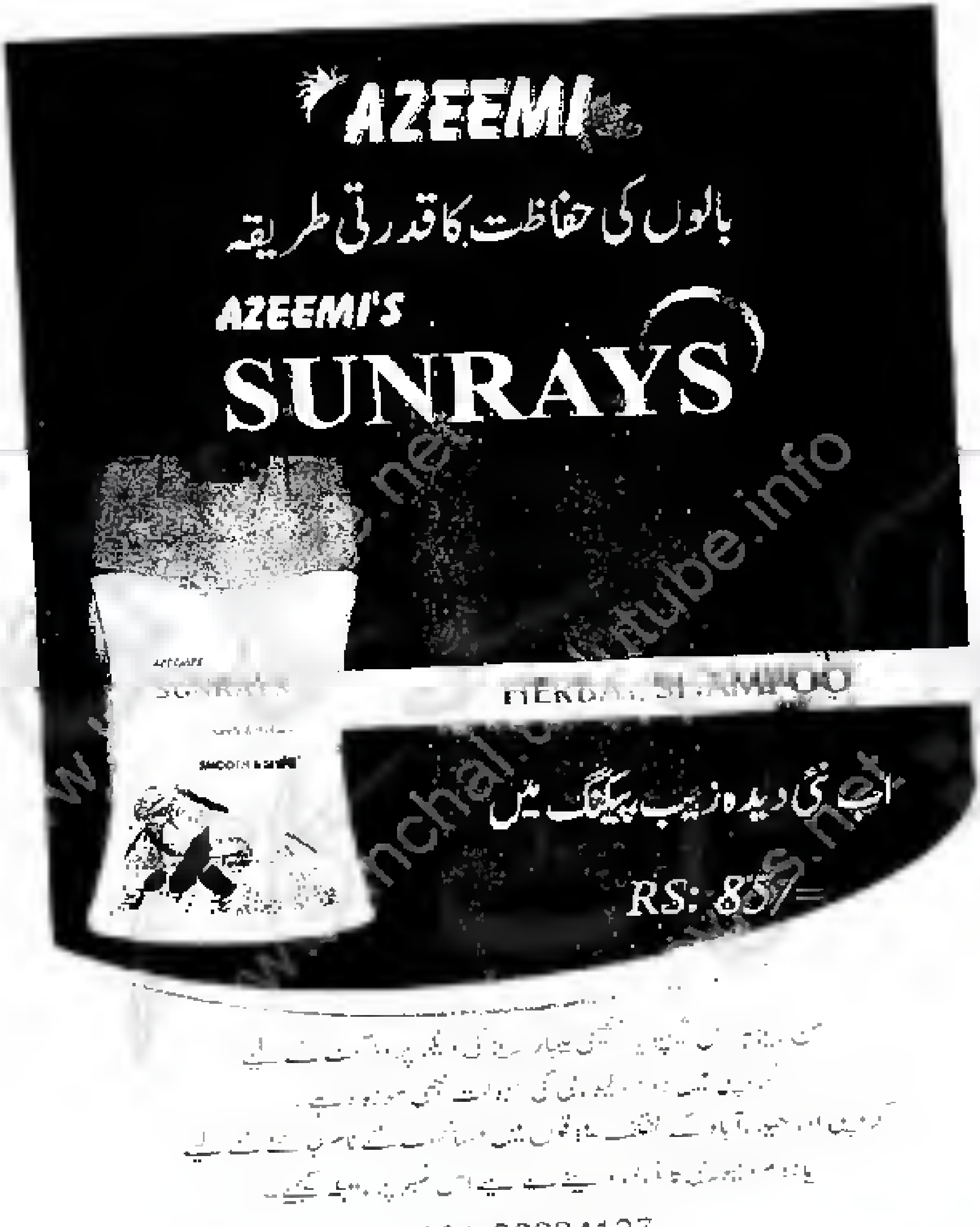

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

دسترخوان

فلک ناز

لذیذ اور غذائیت سے بھرپور مختلف ڈشز کی یہ تراکیب
آپ کے دسترخوان کی رونق میں اضافہ کردیں گی۔

ذیابیطس سے بچیے ذیابیطس کا کنٹرول....
شوگر فری ڈشز

چٹخارہ دار نو گرین پین کیک

اشیاء: بیسن ایک کپ، گیہوں ایک چوتھائی کپ، دہی ایک کپ، انڈا ایک عدد، آٹا تین چوتھائی کپ، بیکنگ پاؤڈر نصف چائے کا چمچ، خشک ادرک پاؤڈر ایک چوتھائی چمچ، نمک حسب ذائقہ، تیل برشنگ کے لیے۔

ترکیب: دال کے سوا تمام اجزا کو بلینڈر میں ڈال کر بلینڈ کرلیں کہ وہ ملائم ہوجائیں۔ ایک نان اسٹک توا گرم کریں کہ پانی کا قطرہ اس پر ڈالنے سے بکھر جائے۔ اس پر برش کی مدد سے تھوڑا سا تیل لگا دیں۔ وقفے وقفے سے بلینڈ کیا ہوا آمیزہ ایک چوتھائی کپ کے برابر توے پر ڈالیں۔ پین کیک کو چمچ کی مدد سے تھوڑا سا پھیلائیں اور اتنا پکائیں کہ توے کی سطح پر بلبلے سے بننے لگیں اور آمیزے کی نچلی سطح براؤن ہوجائے۔ اندازاً دو سے تین منٹ کافی ہوں گے۔ پھر چوڑے فلیٹ چمچ سے پین کیک کو الٹائیں اور مزید ایک منٹ تک اتنا پکائیں کہ سب اجزا اچھی طرح پک جائیں اور آمیزے کا رنگ گولڈن براؤن ہوجائے۔ آپ اسے کسی بھی کری کے ساتھ سرو کرسکتی ہیں۔

ٹماٹو فریٹاٹا

اشیاء: ہری پیاز ایک عدد، ٹماٹر دو عدد (درمیانے سائز کے)، پنیر (کش کیا ہوا) آدھا کپ، انڈے دو عدد، تلسی کے پتے (کٹے ہوئے) چار عدد، نمک حسب ذائقہ، کالی مرچ (پسی ہوئی) حسب ذائقہ، تیل دو چائے کے چمچ۔

ترکیب: ہری پیاز کو اوپر والے سبز حصے سمیت اچھی طرح کاٹ لیں۔ ٹماٹر کو ذرا موٹے سلائس کی صورت میں کاٹ لیں۔ پھر تیل کو فرائنگ پین میں ڈال کر گرم کریں اور ہری پیاز ڈال کر ایک منٹ تک اتنا پکائیں کہ وہ نرم ہوجائے۔ انڈوں کو تھوڑا سا پھینٹ کر برتن میں ڈال دیں۔ آنچ درمیانی کرکے ٹماٹر کے سلائسز کو انڈوں کے اوپر لیئر کی صورت میں ترتیب دیں۔ پھر اس کے اوپر کش کی ہوئی پنیر ڈالیں، اوپر تلسی کے پتے، نمک اور کالی مرچ چھڑک دیں۔ مزید اتنا پکائیں کہ نیچے والا آمیزہ نیم پختہ ہوجائے جبکہ اوپر والی تہہ نمی لیے ہوئے ہو۔ برتن کو گرل (Grill) کے نیچے ایک یا دو منٹ تک رکھیں تاکہ اوپر والی لیئر پھول کر سیٹ ہوجائے۔ اس کے بعد برتن کو آنچ سے دور کرلیں اور ایک چوڑا فلیٹ چمچ سے کر اس "فریٹاٹا" کو سرونگ ڈش پر رکھ

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

لیں۔ پھر اسے چار حصوں میں کاٹ لیں اور فروٹ سلاد کے ساتھ پیش کریں۔ یہ فریٹاٹا ایک ہلکی پھلکی مگر مطمئن کردینے والی غذا ہے۔ اگر آپ کسی کے پتے استعمال نہ کرنا چاہتیں تو ان کی جگہ ہرے دھنیے کے پتے بھی استعمال کر سکتی ہیں۔

اس بیکڈ آملیٹ (فریٹاٹا) کی خوبی یہ ہے کہ اسے گرم پیش کریں یا ٹھنڈا کر کے اس کا ذائقہ دونوں صورتوں میں بہت مزیدار رہتا ہے۔

موسلی

اشیاء: خشک خوبانی ساٹھ گرام، کشمش ساٹھ گرام، جو آدھا کپ، کارن فلیکس آدھا کپ، پفڈ (Puffed) چاول آدھا کپ، کدو کے بیج ساٹھ گرام، پسا مسالہ ایک چوتھائی چائے کا چمچ۔

ترکیب: خوبانی اور کدو کو چھوٹا چھوٹا کاٹ لیں۔ پھر تمام اشیاء کو باہم مکس کریں اور کسی ہوا بند برتن میں ڈال دیں۔ آخر میں دودھ یا دہی کے ساتھ پیش کریں۔ آپ تازہ پھل اور دیگر میوے بھی اس خشک میوے میں شامل کر سکتی ہیں۔ یہ بہترین ناشتہ ہے۔

ماچھر جھول

اشیاء: مچھلی ڈیڑھ کلو، ہلدی (پسی) ایک چائے کا چمچ، آلو (چھوٹے) ایک عدد، گوبھی چار عدد، بینگن ایک عدد (چھوٹا)، بینز (Beans) چار عدد، سونف ایک چائے کا چمچ، ادرک (پیسٹ) ایک انچ کا ٹکڑا، تیل ایک کھانے کا چمچ، پانچ مسالے (میتھی دانہ، کلونجی، زیرہ، رائی اور سونف برابر مقدار میں) آدھا چائے کا چمچ، نمک حسب ذائقہ، ہری مرچیں دو عدد (کٹی ہوئی)۔

ترکیب: مچھلی کو اچھی طرح دھو کر نمک ہلدی مل کر الگ سے رکھ لیں۔ آلو کو چھیل کر انگلی کی طرح کے لمبے ٹکڑوں میں کاٹ لیں۔ گوبھی کو دو حصوں میں کاٹ لیں۔ بینگن کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی شکل میں کاٹیں۔ سونف اور ادرک کو گرائنڈ کریں۔ پھر کڑاہی میں تیل گرم کر کے پانچ پھوڑن ڈال کر براؤن کریں۔ جب وہ اپنی خوشبو چھوڑنے لگے تو سبزیاں ڈال کر چمچ سے ہلاتے ہوئے دو منٹ تک فرائی کریں۔ پھر ہلدی اور گرائنڈ شدہ مسالے ڈال کر مزید دو منٹ تک فرائی کریں۔ اس کے بعد سبزیاں پکانے کے لیے کھولتا پانی ڈال کر نمک بھی ڈال دیں۔ ڈھکن ڈھک کر پکائیں۔ جب سبزیاں تین چوتھائی حد تک گل جائیں تو مچھلی اور ہری مرچیں ڈال دیں۔ اب ڈش کی گریوی (Gravy) سوپ کی طرح کی ہے۔ اسے اسی تناسب سے پانی شامل کریں۔ اتنا پکائیں کہ مچھلی اچھی طرح گل جائے۔

تندوری چکن

اشیاء: چکن لیگ پیس آٹھ عدد، لیموں کا رس ایک عدد (لیموں کا)، دہی ایک پاؤ، دھنیا پاؤڈر ایک چائے کا چمچ، ادرک (پیسٹ) ایک انچ کا ٹکڑا، نمک حسب ذائقہ، کالی مرچ (پسی ہوئی) حسب ذائقہ، پیپریکا پیسٹ ایک کھانے کا چمچ، تیل دو چائے کا چمچ۔

ترکیب: چکن لیگ پیس پر چھری سے کٹ لگائیں اور پانی خشک کر لیں۔ دہی کو ململ کے کپڑے میں باندھ کر دو گھنٹے تک لٹکا رہنے دیں تاکہ پانی نکل جائے۔ تیل کے سوا باقی تمام اشیاء کو مکس کریں اور چکن پیس اس آمیزے میں ڈبو کر کم از کم چار گھنٹے تک میرینیٹ کریں۔ ساری رات فریج میں رکھیں تو اور بھی اچھا ہے۔ پھر ان چکن پیس کو کسی گرم تندور یا گرل میں بیک کریں۔ بیک اس طرح کریں کہ چکن پیس کا رنگ مستقل بدلتا رہے۔ تیل اور دہی کے آمیزے کو وقتاً فوقتاً چکن پر لگاتے رہیں۔ چکن کو مکمل طور پر بیک ہونے میں پندرہ سے بیس منٹ لگتے ہیں۔ آپ اسے دو تین بیچز (Batches) میں تیار کریں۔ اس مقصد کے لیے اوون بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ لیکن تندور سے حاصل ہونے والا مزہ خاص ہوتا ہے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

اشرف باجی کے ٹوٹکے

ٹوٹکوں کا استعمال دنیا بھر میں عام ہے۔ ٹوٹکوں سے مرد بھی فائدہ اٹھاتے ہیں اور خواتین بھی.... تاہم امور خانہ داری میں ٹوٹکوں کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے۔ خانہ داری چونکہ خواتین کا شعبہ سمجھا جاتا ہے اس لیے ٹوٹکوں کا استعمال بھی خواتین زیادہ کرتی ہیں۔

محترمہ اشرف سلطانہ برسہا برس سے مرکزی مراقبہ ہال میں خدمت خلق کے پروگرام سے وابستہ ہیں۔ خاص و عام میں اشرف باجی کے نام سے معروف ہیں۔ آپ ایک کوالیفائیڈ طبیبہ بھی ہیں۔ اگر آپ بھی اپنی آزمودہ کوئی ترکیب قارئین کو بتانا چاہیں تو روحانی ڈائجسٹ کی معرفت اشرف باجی کو لکھ بھیجیے۔

کڑاہی کی صفائی

دیگ یا کڑاہی کو صاف کرنے کے لیے تھوڑے سے پانی میں سوڈا ڈالیں اور اسے آنچ پر گرم کریں اس سے دیگ یا کڑاہی صاف کریں۔ دھونے کے بعد ان پر ذرا سا تیل لگا دیا جائے تو یہ زنگ سے محفوظ رہتے ہیں۔

کپڑوں کی سفیدی

سفید کپڑوں کی پیلاہٹ دور کرنے کے لیے سوتی کپڑوں کو کھنگالتے وقت پانی میں لیموں کا رس ملا کر اور پھر نچوڑ کر سکھائیں۔ جبکہ رنگین کپڑوں کی پیلاہٹ دور کرنے کے لیے انہیں کھنگالتے وقت پانی میں سفید سرکہ شامل کریں۔

پلاسٹک کے برتن

پلاسٹک کے جگ اور گلاس صاف کرنے کے لیے پانی میں نمک ملا کر اس سے پلاسٹک کے برتن دھوئیں۔ برتن صاف ہو جائیں گے۔

کچن کی بو

اگر آپ کے کچن میں کوئی ناگوار بو ہو تو

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

میں رہتی ہے۔ اسے دور کرنے کے لیے کچن میں نارنگی یا لیموں کاٹ کر رکھ دیں۔ سارا کچن مہک اٹھے گا۔

بالوں میں چیونگم

اگر آپ کے بالوں میں چیونگم چپک جائے تو تھوڑا سا شہد لے کر وہاں لگائیں اور کچھ دیر بعد دھو لیں، چیونگم اتر جائے گی۔

چکنائی دور کریں

اگر آپ کے کچن کی دیواریں یا شیلف چکنائی سے اٹے ہوئے ہوں تو پہلے انہیں کپڑے سے صاف کریں پھر ایک نرم تولیہ لے کر اس پر بیکنگ پاؤڈر لگائیں اور دوبارہ صاف کریں، ساری چکنائی صاف ہو جائے گی۔

ہاتھوں سے بو دور کریں

ہاتھوں سے لہسن، پیاز اور مسالوں کی بو دور کرنے کے لیے ہاتھوں پر ٹوتھ پیسٹ مل لیں، بو دور ہو جائے گی۔

نمک دانیاں

چھوٹی نمک دانیاں الگ الگ دھونے کے بجائے پلاسٹک کے شاپر میں گرم پانی اور واشنگ پاؤڈر ڈالیں اور اس میں نمک دانیاں ڈال کر ہلائیں، تمام نمک دانیاں صاف ہو جائیں گی۔

تیز چھری

چھری کو گرم پانی میں ڈبو کر اس سے سلائس کاٹے جائیں تو آسانی سے کٹ جاتے ہیں۔

مکھیوں سے محفوظ کچن

برسات کے موسم میں مکھیاں زیادہ ہو جاتی ہیں۔ کچن میں جو دروازے کھلا رکھیں، اس طرح مکھیاں نہیں آئیں گی۔ کمروں میں تازہ پودینہ کی ٹہنیاں کسی برتن کے اندر پانی میں بھگو کر رکھ دیں۔

تازہ آلو

آلوؤں کو چھیل کر نمک ملے پانی میں دھو دیا جائے تو یہ دیر تک کالے نہیں ہوتے۔

کریم محفوظ کریں

کریم کھٹی ہونے سے بچانے کے لیے اس میں تھوڑی سی چینی ملا کر ٹھنڈی جگہ پر رکھیں۔

دھاگوں کو الجھنے سے بچائیں

دھاگوں کی ریل کو الجھنے سے بچانے کے لیے دھاگے کے سرے پر اسکاچ ٹیپ لپیٹ دیں، اس طرح دھاگے آپس میں الجھیں گے نہیں۔

بستروں کی سیلن

برسات کے موسم میں بستروں کو نمی اور سیلن سے بچانے کے لیے ٹالکم پاؤڈر استعمال کریں۔ میٹرس کے اوپر چادر بچھانے سے پہلے اس پر تھوڑا سا ٹالکم پاؤڈر چھڑک دیں تو بستر نمی سے محفوظ رہے گا۔

ہری چٹنی

ہری چٹنی کا رنگ فریش اور گرین رکھنے کے لیے اسے پیستے وقت اس میں ایک چمچ سرکہ اور ایک چمچ گھی ڈال دیں۔ چٹنی دیر تک ہری رہے گی۔

کیڑوں سے محفوظ کچن

کچن کی درازوں میں تیز پات کے پتے رکھ دیں تو کوئی کیڑا دراز کے اندر نہیں آئے گا۔

پلاسٹک کی بالٹیوں میں کریک کا پڑ جانا

پلاسٹک کی بالٹیاں آج کل تقریباً ہر گھر میں

بقیہ صفحہ 155 پر ملاحظہ کیجئے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

طبی مشورے

گردوں میں پتھری

حکیم عادل اسمعیل

گردے ہمارے جسم میں فلٹر کا کام کرتے ہیں۔ یہ خون سے بے کار اور غیر ضروری مادے پیشاب کے ذریعے خارج کر دیتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ گردے خون میں رطوبت، معدنیات اور نمکیات کا توازن اور بعض کیمیائی مادوں کا تناسب بھی برقرار رکھتے ہیں۔

گردے ہمارے جسم میں چوبیس گھنٹے بغیر تھکے ہوئے اپنا فعل انجام دیتے ہیں۔ ایک دن میں تقریباً اڑتالیس لیٹر خون گردوں سے گزرتا ہے اور اس میں سے ایک لیٹر سے لے کر ڈھائی لیٹر تک مائع چھن کر پیشاب کی صورت میں جسم سے خارج ہوتا ہے۔

گردوں کی تکالیف میں سب سے عام شکایت گردوں میں ریت یا پتھری بننے کی ہے۔ ریت یا پتھریاں ہمارے جسم میں اس وقت بنتی ہیں جب پیشاب کی کیفیت غیر فطری ہو جائے۔ فطری طور پر پیشاب کی کیفیت ایسڈک (ترش) ہوتی ہے اگر پیشاب کی ترشی میں اضافہ ہو جائے یا اس کی کیفیت الکلائن (اساسی) ہو جائے تو وہ جن معدنی اجزاء کو عام طور پر سیال یا مائع کی شکل میں خارج کرتا ہے۔ اب انہیں ٹھوس شکل میں تدریج کرنے لگتا ہے۔ یہ ٹھوس اجزاء اگر الگ رہیں تو انہیں ریتلی سینڈ یا ریگ گردہ کہا جاتا ہے۔ جب یہ ٹھوس اجزاء آپس میں مل جائیں تو پتھری بن جاتی ہے۔ جسے سنگ گردہ کہتے ہیں۔

پتھری کی اقسام

ہمارے گردوں میں عام طور پر دو قسم کی پتھریاں پائی جاتی ہیں۔

✤ .... یورک ایسڈ سے بننے والی پتھری۔

✤ .... اوکزلیٹ آف لائم سے بننے والی پتھری۔

گردوں میں بننے والی پتھریاں باجرے کے دانے سے لے کر مرغی کے انڈے کے برابر ہو سکتی ہیں۔

یورک ایسڈ سے بننے والی پتھری: اس پتھری کی شکایت ان لوگوں کو زیادہ ہوتی ہے جو صرف گوشت خور ہیں۔ پانی کم پیتے ہیں۔ ورزش نہیں کرتے۔ ان پتھریوں کی رنگت کھجوری سرخی مائل ہوتی ہے۔ دبانے میں سخت ہوتی ہے۔ ان کی سطح ہموار ہوتی ہے اور انہیں آسانی سے توڑا نہیں جا سکتا۔

اوکزلیٹ آف لائم سے بننے والی پتھری: اس پتھری کی شکایت عام طور پر سبزی خور افراد میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ خاص طور پر ایسی سبزیاں کھانے پر جن میں فولاد کی مقدار زیادہ ہوتی

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

ہے۔ یہ پتھریاں بہت سخت اور وزنی ہوتی ہیں۔ ان کی رنگت سیاہی مائل اور سطح ناہموار ہوتی ہے۔ سطح کا کٹاؤ نمایاں ہوتا ہے۔

علامات

اگر پتھری گردے میں ہو تو کمر میں پسلیوں کے نیچے ریڑھ کی ہڈی کے دونوں جانب ہلکا ہلکا درد محسوس ہوتا رہتا ہے۔ پیشاب بار بار آتا ہے۔ دوڑنے بھاگنے، کودنے سے درد بڑھ جاتا ہے۔ درد کی ٹیسیں کمر سے سامنے اور نیچے کی طرف اور کبھی کبھی ران میں محسوس ہوتی ہے اور کبھی خصیوں تک جاتی ہیں۔ اگر پتھری اپنی جگہ سے حرکت کرے تو بہت سخت درد اٹھتا ہے۔ کبھی کبھار پیشاب میں خون بھی آسکتا ہے۔ گردے میں کوئی تکلیف ہو تو اس کا سبب معلوم کرنے کے لیے ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ ایکسرے اور الٹرا ساؤنڈ، مختلف خون اور یورین ٹیسٹ کے ذریعے تکلیف کا سبب معلوم کیا جا سکتا ہے۔

درد گردہ اور سنگِ مثانہ کے لیے چند تدابیر اور چند مفید دیسی نسخے:

❖ ... فوری طور پر شدید درد کی صورت میں مریض کو تکلیف سے نجات دلانے کے لیے اسے کمر تک نیم گرم پانی میں بٹھا دیا جائے یا نیم گرم پانی مریض کے گردے اور مثانے کے مقام پر ڈالا جائے...

❖ ... اگر مریض پیشاب نہ آنے کی شکایت کرے تو اسے سیدھا لٹا کر اس کے دونوں پیر اونچے کیے جائیں اور اس کی ناف کے زیریں حصے پر نیم گرم پانی کی دھار ڈالی جائے اس کے ساتھ ایک ہاتھ سے نیچے سے اوپر کی طرف ملا جائے۔

❖ ... گل منڈی پچاس گرام، پوست خشخاش پچاس گرام، پانی پانچ لیٹر، دونوں ادویہ کو پانی میں جوش دینے کے بعد اس پانی کو چھان کر مریض کے گردے اور مثانے کے مقام پر ڈالنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

❖ ... کلتھی بارہ گرام تین پیالی پانی میں پکائیں جب ایک پیالی پانی رہ جائے تو چھان کر صبح نہار منہ اور رات سوتے وقت پئیں۔

❖ ... ست سریاقی ایک گرام، حجر الیہود ایک گرام، جوا کھار ایک گرام (یہ ایک وقت کی خوراک ہے) ہمراہ شربت بزوری ایک گلاس پانی میں حل کرکے صبح نہار منہ اور رات سوتے وقت پئیں۔

پرہیز: چکنائی، نشاستہ اور بہت زیادہ میٹھی چیزوں، انڈوں، پالک، دیگر غذائیں جن میں فولاد زیادہ ہو، گوشت، چاول، ٹماٹر وغیرہ۔ پانی کا استعمال زیادہ کریں۔

❖

رسول ﷺ نے فرمایا:
”کوئی بھی مسلمان جو ایک درخت کا پودا لگائے یا کھیت میں بیج بوئے، پھر اس میں سے پرندے، انسان یا جانور جو بھی کھاتے ہیں وہ اس کی طرف سے صدقہ ہے۔“ (بخاری، مسلم)

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

جب ہم کسی مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو اس کے علاج کے لیے کئی ادویات اور کبھی اینٹی بائیوٹک کا بھی بے دریغ استعمال کرتے ہیں۔ اگر تھوڑی سی احتیاط سے کام لیا جائے تو بہت سے امراض سے محفوظ رہا جا سکتا ہے، بیمار ہونے کی صورت میں کئی عام امراض کا آسان علاج ہمارے کچن میں بھی موجود ہے۔ کچن ہمارا شفاخانہ بھی ہے۔ یہاں ہم ایسے چند طبی مسائل کا ذکر کریں گے جن کا حل آپ کے کچن میں بھی موجود ہے۔

خون میں سرخ ذرات کی عمر 120 دن کی ہوتی ہے۔ کسی وجہ سے اگر ان کی عمر کم ہو جائے، جلدی ختم اور زیادہ مقدار میں ختم ہونے لگیں، تو یرقان کی کیفیت ہونے لگتی ہیں۔ خون میں "بائلی ریوبن" نامی ایک زرد مادہ ہوتا ہے۔ یہ "بائلی ریوبن" سرخ ذرات کے ختم ہونے پر بنتا ہے۔ اس سے جسم میں زردی آنے لگتی ہے۔ جگر کے پوری طرح کام نہ کرنے سے بھی یرقان ہو جاتا ہے۔

صفرا، جسم کے اندر کو تیل ہوتی ہے، جو جگر میں بنتا ہے اور معدے میں داخل ہوتا ہے۔ اس کا رنگ نیلا پن لیے ہوئے زرد ہوتا ہے۔ جگر میں ذخیرہ ہوتا ہے۔ جگر سے آنتوں تک صفرا پہنچنے والی نالیوں میں پتھری کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے جگر کے [illegible] میں پیدا ہونے سے صفرا آنتوں میں پہنچ نہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

خون میں شامل ہونے لگتا ہے۔ جب خون میں صفرا آجاتا ہے، تو جلد زرد ہو جاتی ہے۔ جلد کا زرد پن ہی یرقان کہلاتا ہے۔

یرقان میں نبض کی رفتار کم ہو جاتی ہے۔ یرقان میں گھی، تیل اور چکنی چیزیں ہضم نہیں ہوتیں۔ جسم، آنکھیں، ناخن، پیشاب زرد نظر آتے ہیں۔ جسم میں سوزش سی رہنے لگتی ہے۔ کہیں بھی چوٹ لگنے یا کسی وجہ سے خون بہنے لگے، تو خون بہت زیادہ مقدار میں بہتا ہے۔ رات کو بہت کم نظر آتا ہے۔ نظر آنے والی چیز زرد دکھائی دیتی ہے۔ وزن کم ہونا، پتلے دست آنا، بھوک کم لگنا، پیٹ میں گیس بننا، منہ کا ذائقہ کڑوا، جسم میں کمزوری سی رہنا، بخار سا رہنا، اس کی خاص علامات ہیں۔

طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ سادہ یرقان، مناسب غذاؤں اور ورزشوں سے بھی دور ہو جاتا ہے لیکن اگر سخت نوعیت کا ہو یعنی رطوبت کی نالی میں سخت رکاوٹ یا سخت دباؤ پڑ جانے کی وجہ سے لاحق ہوا ہو تو صحت یابی کا عمل بہت سست ہوتا ہے۔ مریض کو اس وقت تک آرام کرنا چاہیے جب تک علامات میں شدت کم نہ ہو۔

مریض کو ایک ہفتے کا ''مخصوص غذائی فاقہ'' کرنا چاہیے۔ اس دوران لیموں، انگور، ناشپاتی، گاجر، چقندر اور گنے کا جوس خوب استعمال کیا جائے۔

صبح بیدار ہونے پر: گرم پانی کا ایک گلاس، لیموں کا جوس ملا کر پی لیجیے۔

ناشتہ: سیب، پپیتا، انگور مناسب مقدار میں کھائیے۔ ایک کپ گندم کا دلیہ یا ان چھنے آٹے کی بریڈ کا ایک سلائس کھائیے۔

قبل از لنچ: مالٹے یا گیہوں کا جوس

دوپہر کا کھانا (لنچ): ان چھنے آٹے کی دو چپاتیاں، سبز پتوں والی سبزیوں خاص پالک، میتھی یا گاجر کا گرم جوس اور ایک گلاس یا ناریل کا پانی، ایک گلاس پیجیے۔

رات کا کھانا: ان چھنے آٹے کی دو چپاتیاں، پکے ہوئے آلو، میتھی۔ ایک گلاس گرم دودھ بھی حسب خواہش شہد ملا کر پیجیے۔

ہر قسم کے گھی، مکھن اور تیل سے کم از کم دو ہفتوں تک پرہیز کیجیے۔

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل چیزوں کا استعمال کچھ وزن تک کرنے پر مرض جلد ٹھیک ہو سکتا ہے۔

❀.... آٹھ بادام، پانچ چھوٹی الائچی، دو چھوہارے رات کو مٹی کے کٹورے میں بھگو دیں۔ صبح باریک پیس کر 70 گرام مصری ملا کر چاٹیں۔

❀.... املی کو پانی میں بھگو کر، مسل کر اس کا پانی پینا فائدہ مند بتایا جاتا ہے۔

❀.... مولی کو بھی آگ میں دبا کر بھرتہ سا بنا لیں۔ پھر اس کا رس تھوڑی سی مصری میں ملا کر پئیں۔ یہ یرقان میں مفید بتایا جاتا ہے۔

❀.... چنے کی دال پانی میں بھگو دیں۔ پھر دال نکال کر برابر مقدار میں گڑ ملا کر تین دن تک کھائیں۔ پیاس لگنے پر دال کا وہی پانی پلائیں۔

❀.... بارہ گرام سونف گنے کے ساتھ دینے سے یرقان میں مفید ہوتا ہے۔

❀.... تازہ آلو کا رس شہد ملا کر پلانے سے

یرقان میں آرام ملتا ہے۔

⊛ .... پیاز کاٹ کر لیموں کے رس میں ڈال دیں۔ اوپر سے نمک، سیاہ مرچ ڈال دیں۔ اس طرح صبح شام ایک پیاز کھانے سے یرقان میں افاقہ ہوتا ہے۔ سفید پیاز کے رس میں گڑ اور پسی ہوئی ہلدی ملا کر صبح اور شام کو پینا مفید ہوتا ہے۔

⊛ .... چار کلیاں لہسن پیس کر آدھا کپ گرم دودھ میں ملا کر پلائیں۔ اوپر سے دودھ پلائیں۔ اس طرح چند روز پلانے سے یرقان میں افاقہ ہو جاتا ہے۔

⊛ .... گاجر یرقان کی قدرتی دوا ہے۔ یرقان کے مریضوں کو گاجر کا رس روزانہ لے کر ایک ایک گلاس تین مرتبہ پلانا مفید ہے۔

⊛ .... کچی مولی روزانہ صبح اٹھتے ہی کھانے سے چند دنوں میں یرقان بہتر ہونے لگتا ہے۔ مولی کے پتوں کا رس 125 گرام میں تیس گرام چینی ملا کر چھان کر روزانہ پلائیں۔ یہ یرقان میں مفید ہے۔

⊛ .... آدھا کپ گیہوں دھو کر کسی برتن میں ڈال کر اس میں دو کپ پانی بھر کر رکھ دیں۔ بارہ گھنٹے بعد پانی نکال کر صبح شام پلایا جائے۔

⊛ .... جو کے ستو کھلا کر اوپر سے گنے کا رس پلائیں۔ چند روز میں یرقان ٹھیک ہو جائے گا۔ صبح گنا چوسیں۔ گنے کا رس دن میں کئی مرتبہ پئیں۔ رقیق چیزیں زیادہ لیں۔

⊛ .... روزانہ تین مرتبہ ایک ایک چمچ شہد پانی کے گلاس میں ملا کر پلانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

بقیہ: اشرف باجی کے ٹوٹکے

استعمال ہوتی ہیں۔ اگر ان کے پیندے میں کریک آ جائے تو پوری بالٹی ہی ضائع ہو جاتی ہے۔ اس کریک کو بند کرنے کے لیے چبائے ہوئے چیونگم سے اس کو سیل Seal کر دیں۔

قالینوں کی زندگی بڑھانے کے لیے

جب آپ قالین بچھائیں تو ان کے نیچے پرانے کاغذ بچھا دیں۔ اس طرح قالین اور فرش دونوں کی رگڑائی اور گھسائی کم ہوگی۔ گھر میں سیڑھیوں پر بھی اگر قالین فٹ کروانا ہو تو بھی ہر اسٹیپ پر کاغذ بچھا کر پھر قالین لگوائیں اس طرح وہ زیادہ دیر کارآمد رہیں گے۔

اتنی گرمی.... لوگوں نے فرش پر ہی انڈے فرائی کرنا شروع کر دیے

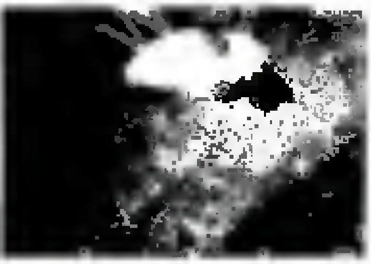

چینی میڈیا کے مطابق ملک کے بیشتر علاقوں میں درجہ حرارت میں اس قدر اضافہ ہو گیا ہے کہ ننگ یانگ میں ساحل سمندر پر جانے والے لوگ ساحل پر ہی فرش کے لیے استعمال ہونے والے پتھر یا ریت پر ہی انڈے فرائی کر لیتے ہیں۔ دوپہر کے وقت فرش کا درجہ حرارت 75 ڈگری سینٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

عظیمی

کے اعتماد کے ساتھ

موٹاپے سے نجات

ہربل ٹیبلٹ

مہزلین

بڑھا ہوا پیٹ گھٹانے وزن کم کرنے کے لئے

قدرتی اجزاء سے تیار کردہ عظیمی کی ہربل ٹیبلٹ مہزلین

عظیمی کی تیار کردہ ہربل پروڈکٹس قریبی اسٹور سے طلب فرمائیں۔

کراچی: فون 021-36604127۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

جسم کی عجائبات

انسانی جسم بظاہر ایک سادہ سی چیز ہے مگر اس کے اندر ایک کائنات چھپی ہوئی ہے۔ یوں تو پورا جسم ایک قدرتی نظام کا پابند ہے مگر ہر عضو کا ایک اپنا قاعدہ واضح نظام بھی ہے۔ ہر نظام ایک نہایت ہی حیرت انگیز طریقے سے ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہے۔

"جسم کے عجائبات" کے عنوان سے محمد علی سید صاحب کی تحقیقی کتاب سے انسانی جسم کے اعضاء کی کہانی ان کی اپنی زبانی قارئین کی دلچسپی کے لیے ہر ماہ شائع کی جا رہی ہے۔

محمد علی سید

خون کے سرخ ذرات جب ان باریک ترین نالیوں سے ایک ایک کر کے گزرتے ہیں تو ایک طرف تو ان میں موجود کاربن ڈائی آکسائیڈ خون کی ان نالیوں کی اندرونی سطح پر بچھی ہوئی جھلی کے اندر جذب ہو جاتی ہے اور عین اسی وقت سانس لی جانے والی خون کے سرخ ذرات ہوائی کے اندر ترو تازہ صاف اور مرطوب ہوا کے ساتھ آنے والی آکسیجن کو اپنے اندر جذب کرتے جاتے اور آگے بڑھتے جاتے ہیں۔

(گزشتہ سے پیوستہ)

اس کے بعد ناک کے اندر موجود مدافعتی کا مائکرو اسکوپ نظام سیلیا (Cilia) جو کہ خوردبینی بالوں پر مشتمل ہے چھلنی کی طرح اس آلودگی کو سمیٹ کر حلق کے اس حصے کے اندر گراتا رہتا ہے جہاں سے یہ آلودگی معدے کے اندر چلی جاتی ہے اور معدے کے اندر موجود تیزابی مادے اس زہریلے فضلے کو چند منٹوں میں مناسب طور پر ٹھکانے لگا دیتے ہیں۔

ناک کے اندر موجود یہ خوردبینی بال ہر وقت آگے پیچھے حرکت کرتے رہتے ہیں بالکل اسی طرح جیسے گندم کا کھیت ہوا کے ساتھ ادھر سے ادھر لہراتا ہے۔ ناک کے اندر ہر تین منٹ کے بعد رطوبت کی ایک نئی تہہ بچھ جاتی ہے۔ جب یہ تہہ جراثیم، گرد، غبار یا دھوئیں کے ذرات سے آلودہ ہو جاتی ہے تو سیلیا

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

(Cilia) نامی خوردبینی نظام اس تہہ کو دوبارہ حلق کے اندر گرا دیتا ہے۔

یہ سلسلہ ساری زندگی اسی طرح چلتا رہتا ہے اور آپ ساری زندگی ان تمام انتظامات سے بے خبر ہی رہتے ہیں جو قدرت آپ کو صاف ہوا، سکون سے سانس اور صحت مند زندگی گزارنے کے لیے ہر لمحے کرتی رہتی ہے۔ خدانخواستہ کسی شخص کو مصنوعی طور پر سانس لینا پڑ جائے، اس وقت جب انسان کو گیس کے سلنڈر اور طبی سہولیات کی قیمت ادا کرنا پڑتی ہے اور ان اخراجات کے باوجود اس کا جینا دو بھر ہونے لگتا ہے تو اسے اپنے جسم کے اندر موجود نظام تنفس کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ ہوتا ہے۔

اگر آپ کسی خوردبین کے ذریعے اپنی ناک کے اندر سیلیا (Cilia) نامی ان خوردبینی بالوں کو کام کرتے ہوئے دیکھ سکیں تو آپ کو پتا چلے گا کہ اگر بہت زیادہ آلودہ ہوا یا سگریٹ کا دھواں ان پر سے گزرے تو ان کی حرکات ختم ہو جاتی ہیں۔ یہ علاقہ عارضی طور پر مفلوج ہو کر رہ جاتا ہے۔ اگر ہوا کی آلودگی اور سگریٹ کا دھواں انہیں مستقل متاثر کرتا رہے تو سیلیا نامی یہ بال بتدریج ختم ہوتے رہتے ہیں اور دوبارہ کبھی پیدا نہیں ہوتے۔

اگر آپ سگریٹ نوشی کرتے رہے ہیں اور اس وقت آپ کی عمر چالیس پینتالیس برس کے لگ بھگ ہے تو امکان یہی ہے کہ آپ سانس کو صاف کرنے اور ناک کے اندر صفائی ستھرائی کے اس نظام یعنی سیلیا (Cilia) کا بیشتر حصہ ضائع کر چکے ہیں۔ ہوا کی نالیوں اور ناک کی اندرونی تہہ میں موجود وہ خاص جھلی جو رطوبت پیدا کرتی ہے اب تین گنا زیادہ ہو چکی ہے۔ تین گنا زیادہ ہونے کا مطلب بالکل واضح ہے یعنی اب یہ جھلی تین گنا زیادہ رطوبت پیدا کر رہی ہے۔

یہ اضافی رطوبت آپ کے لیے بڑے خطرات کا سبب بن سکتی ہے۔ مثلاً اگر ایک متبادل نظام کسی سبب سے اس اضافی رطوبت کو مناسب طور پر ٹھکانے لگانے میں ناکام ہو جائے تو یہ رطوبت کسی بھی دن پھیپھڑوں میں داخل ہو کر گزرگاہوں کو بند کر سکتی ہے۔

سگریٹ نوشی کرنے والے ہر وقت ان خطرات میں گھرے رہتے ہیں۔ بہرحال آپ کے اندر موجود ایک پیدائشی صلاحیت اور ایک نادر و نایاب نظام ہر وقت آپ کو رطوبت کے اندر سے باہر نکالتا رہتا ہے۔ یہ صلاحیت اور نظام آپ کی کھانسی ہے۔ وہ کام جو سیلیا کی موجودگی میں خوردبینی بال سرانجام دیا کرتے تھے سیلیا کے بالوں کی عدم موجودگی میں گندی رطوبت کے اخراج کا کام کھانسی سرانجام دے سکتی ہے۔

کھانسنے کا کام ہر انسان ماں کے پیٹ سے سیکھ کر آتا ہے لیکن زمین سے پیٹ تک پہنچنے تک نہ اس کی قدر و قیمت کو جان پاتا ہے اور نہ ہر بار موت کے منہ سے باہر نکالنے والے اس نظام کو بنانے اور سکھانے والے کا شکر ادا کر پاتا ہے۔

ماحولیاتی آلودگی کے سبب ہم پھیپھڑوں کو ہر وقت طرح طرح کے مضر اثرات میں زندہ رہنا پڑتا ہے۔ گرد و غبار میں موجود چھوٹے ذرات اکثر ہماری ناک کی نالیوں میں پھنس جاتے ہیں کہ کچھ نقصان دہ اجزا تو ہمارے جسم کی نرم بافتوں (Tissues) کے اندر زخم ڈال دیتے ہیں۔ ہماری ہوا کی نالیوں

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY READING Section

الیوولائی (Alveoli) کی بے حد نازک سطح کی لچک ختم ہو جاتی ہے۔

لچک ختم ہونے کے بعد ہوائی یہ تھیلیاں سانس لینے کے عمل میں ہوا سے بھر تو جاتی ہیں لیکن جب سانس باہر نکالنے کا مرحلہ آتا ہے تو یہ تھیلیاں مکمل طور پر پچک نہیں سکتیں اس لیے کاربن ڈائی آکسائیڈ کا اخراج مکمل طور پر نہیں ہو پاتا۔ اس کے نتیجے میں ہوائی تھیلی کے اندر خون کو صاف کرنے والی گیس آکسیجن کو اسٹور کرنے کی گنجائش کم ہوتی جاتی ہے۔ ایسی صورت میں زندگی کا ہر سانس ایک آزمائش بن جاتا ہے۔ پھیپھڑے پھیل جاتے ہیں۔ سانس آ تو جاتا ہے لیکن اس کی واپسی ایک مشکل مرحلہ ہوتی ہے۔ اس بیماری کو ایمفائی سیما (Emphysema) کہا جاتا ہے۔

بدقسمتی یہ ہے کہ سگریٹ نوشی کرنے والے اور صنعتی آلودگی میں روز و شب بسر کرنے والے ان مسائل سے اس وقت تک آگاہ نہیں ہوتے جب تک ان کے نتائج سامنے نہ آ جائیں۔

بہرحال اب تک ہماری کم و بیش پچیس تیس لاکھ الیوولائی یعنی ہوائی تھیلیاں ان خطرات سے دوچار ہو چکی ہیں جن کا تذکرہ میں آپ سے کر چکا ہوں۔ اس کے باوجود ہم اب بھی آپ کی خدمات کے لیے حاضر ہیں۔ دفتر میں کرسی میز پر کام کرنے کے لیے آپ کو ہماری جن خدمات کی ضرورت ہے ہم اس وقت بھی اس سے آٹھ گنا زیادہ کام کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں لیکن آپ نے اگر محسوس کیا ہو گا کہ ذرا زیادہ بھاگ دوڑ سے آپ کا سانس پھولنے لگتا ہے۔ یہ آنے والی مشکلات کی ایک چھوٹی سی علامت ہے۔ آپ اگر اس وقت بھی سگریٹ نوشی چھوڑ دیں۔ صبح سویرے چہل قدمی کرنے اور کھلی ہوا میں لمبے لمبے سانس لینے کی عادت اپنا لیں تو ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا۔

انگریزی کی ایک کہاوت تو آپ نے سنی ہو گی کہ اگر آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے جسم کے اندر پھیپھڑے موجود ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ مشکلات میں مبتلا ہیں۔

اس کہاوت کو یاد رکھیں۔ ہمارے بجائے اپنے پھیپھڑوں کے مسائل کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ ان کی نگہداشت سے صرف نظر نہ کریں کہ ہم پھیپھڑے ہی آپ کی زندگی ہیں۔ سانس نہ آئے تو جسم کے تمام بیش قیمت اعضا و جوارح آخر کار مٹی کا ڈھیر بن جاتے ہیں۔ تازہ ہوا ہماری زندگی ہے۔ آلودہ ہوا سست رفتار موت کا پیغام ہوتی ہے۔ اب اس کے لیے آپ کیا کرتے ہیں یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔

ہلکی پھلکی ورزش، دوڑنا بھاگنا، تازہ ہوا میں چہل قدمی، کھیل کود، گھر یا دفتر کی سیڑھیاں چڑھنا ان سب کاموں کے ذریعے ہمیں "آپ" کو زندہ رکھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ ان کاموں کے دوران آپ معمول سے ہٹ کر گہرے گہرے سانس لیتے ہیں اور تازہ آکسیجن کی زیادہ مقدار ہمارے اندرونی حصوں تک پہنچتی ہے۔

اس کے علاوہ ہم پھیپھڑوں کی مخصوص ورزشیں بھی ہیں۔ گہرے گہرے اور لمبے سانس لینا ہمارے لیے بے حد مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس ورزش کا طریقہ بہت آسان ہے۔ مثلاً آپ تازہ ہوا میں کھڑے ہو کر

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

گہرے گہرے سانس لیں لیکن ناک کے ذریعے اور آہستگی کے ساتھ تھوڑا سانس اندر لیتے رہیں۔ اس طرح کہ آپ کا سینہ نہ پھولے۔ سینے کے اوپری حصے میں ہمارا بھی اوپری حصہ ہوتا ہے۔ ہمارے اس حصے میں تو نارمل طریقے پر سانس لینے سے بھی آکسیجن پہنچتی رہتی ہے۔ اصل مسئلہ ہمارے نچلے حصے کا ہے جو آپ کے پیٹ کے اوپر موجود ہے اور ایک ڈایا فرام (Diaphragm) یعنی پردہ شکم کی جھلی کے ذریعے پیٹ سے علاحدہ لیکن بالکل الگ ہے۔ گہرے گہرے سانس لیتے وقت آپ کوشش کریں کہ تازہ ہوا ہمارے اس نچلے حصے میں بھر جائے۔ ذرا سی پریکٹس کے ذریعے آپ اس ورزش کے ماہر بن سکتے ہیں۔

اسی طرح سانس کی ایک ورزش آپ رات کو سونے سے پہلے بستر پر چت لیٹ کر بھی کر سکتے ہیں۔ بستر پر چت لیٹ جائیں اور سر سے لے کر پاؤں کے انگوٹھے تک خود کو ڈھیلا کرتے جائیں۔ یعنی سارے جسم کو بالکل ڈھیلا چھوڑ دیں۔ پھر یہ چیک کریں کہ جسم کا کوئی حصہ بے آرام تو نہیں۔ دانت بھنچے ہوئے تو نہیں، ہاتھ کہیں سے دبے تو نہیں رہے، گردن بے آرام تو نہیں، پاؤں کی انگلیاں مڑی ہوئی تو نہیں۔ جب آپ دیکھ لیں کہ سارا جسم بے حرکت ہو گیا ہے تو آنکھیں بند کر کے منہ بند کر لیں اور ناک کے ذریعے تھوڑا تھوڑا سانس اندر بھرنا شروع کریں اس طرح کہ سینہ نہ پھولے بلکہ ہمارا اصل پھیپھڑوں کا نچلا حصہ ہوا سے بھرنے لگے۔

اس طرح جتنی زیادہ دیر تک سانس اندر لے سکیں لیتے رہیں اور اسے باہر نہ نکالیں۔ جب برداشت نہ کر سکیں تو اس سانس کو آہستہ آہستہ تھوڑا تھوڑا کر کے منہ کے ذریعے باہر نکالیں اس طرح کہ آپ کے پھیپھڑے ہوا سے بالکل خالی ہو جائیں۔ پھر دوبارہ اسی طرح ناک سے سانس لینا شروع کر دیں جیسے پہلی بار لیا تھا اور پھر اسی طرح باہر نکالیں۔ اگر یہ ورزش پوری توجہ کے ساتھ کی جائے تو تین یا چار مرتبہ سانس لینے اور نکالنے کے درمیان آپ گہری پرسکون نیند میں چلے جائیں گے۔

سانس کی یہ ورزش جسم کو ایک نئی زندگی دے گی۔ اس کے ذریعے ہمارے وہ ایسی بھی ہوا کی آکسیجن تھیلیاں جنہوں نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا ممکن ہے دوبارہ متحرک ہو جائیں اور ہم یقین آپ کے پھیپھڑے خون کے سرخ خلیوں کے اندر موجود زہریلی کاربن ڈائی آکسائیڈ کو بہ آسانی باہر نکال کر ان خلیوں کو آکسیجن کی زیادہ مقدار فراہم کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

آپ جب اپنا سانس باہر نکالتے ہیں تو آپ سمجھتے ہیں پھیپھڑوں میں موجود ساری ہوا باہر نکل گئی لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا۔ چاہیں تو آپ اس کا تجربہ کر کے دیکھیں۔ سانس باہر نکالیں.... اور نکالیں۔ جب مزید سانس باہر نہ نکلے تو اپنے ہونٹوں کو دائرے کی شکل کے بجائے سیٹی کی طرح سکوڑ کر مزید سانس کو باہر نکالیں تو کچھ اور سانس باہر نکلے گا۔

اسی طرح اگر آپ سگریٹ کا کش لے کر اس کا دھواں باہر نکالیں تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ آپ کی کوشش سے جو دھواں باہر نکلا ہے اس دھوئیں کے بعد بھی ہونٹوں سے کچھ دھواں باہر آ رہا ہے گو یہ وہ دھواں ہوتا ہے جو آپ کے پھیپھڑوں کے اندر رہ جاتا

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY READING Section

سے اور ہمارے اندر ہی کہیں جگہ بنالیتا ہے۔

آپ کے کئی دوسرے اعضاء مثلاً آپ کی جلد، جگر اور معدہ مختلف طرح کے نقصان دہ کیمیائی اجزاء سے مقابلہ کرنے کی صلاحیت سے مالا مال ہیں۔ اس کے برعکس ہم پھیپھڑے اس معاملے میں بے حد نازک مزاج واقع ہوئے ہیں۔ اسی لیے بہت سارے قابل علاج بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔ ہماری بیماریوں میں ٹی بی سرفہرست ہے۔ یہ مہلک بیماری جراثیم کے ذریعے پیدا ہوتی ہے۔ یہ بیماری ایک زمانے میں ناقابل علاج تھی لیکن آج کے زمانے میں پرہیز، احتیاط اور مکمل علاج کرنے سے اس کا خاتمہ ممکن ہو گیا ہے۔

نمونیہ بھی ایک اور مسئلہ ہے۔ جراثیم ہمارے اندر داخل ہو کر ایک حصے کو متاثر کر دیتے ہیں۔ جب یہ حصہ کام کرنے کے قابل نہیں رہتا تو سانس لینے میں مشکلات پیدا ہوتی ہیں اور انفیکشن کے سبب بخار رہنے لگتا ہے۔ بروقت علاج سے اس بیماری سے نجات حاصل ہو جاتی ہے۔

کینسر، دمہ اور دائمی کھانسی کا سب سے بڑا سبب سگریٹ نوشی ہے۔ سگریٹ نوشی کے ذریعے دھواں سب سے زیادہ انتہائی نقصان دہ اجزاء ہم پھیپھڑوں تک پہنچتے ہیں اور مستقل رہنے والی کھانسی، دمے حتیٰ کہ کینسر تک کا سبب بنتے ہیں۔ سگریٹ نوشی صرف یہی نہیں آپ کے پھیپھڑوں ہی کو نہیں جسم کے دوسرے اعضاء اور صلاحیتوں کو بھی متاثر کرتی ہے۔ اگر آپ کو بار بار کھانسی آتی ہے۔ ذرا سی بھاگ دوڑ سے سانس پھول جاتا ہے تو ابھی سے ہوشیار ہو جائیں۔ آج ہی سے سگریٹ نوشی ترک کر دیں ورنہ آنے والے کل میں زندگی اتنی آسان اور خوشگوار نہیں رہے گی۔

(حبا رانی سے)

زیادہ کام کرنے والوں کو فالج ہونے کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے، تحقیق

لینسٹ میڈیکل جرنل میں شائع رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ روایتی اوقات صبح نو سے شام پانچ بجے تک کے علاوہ بھی کام کرتے ہیں انہیں فالج ہونے کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ یہ معلومات نئی تو نہیں لیکن تحقیق کے مطابق طویل وقت تک کام آپ کی زندگی پر منفی اثرات مرتب کر سکتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق جو لوگ زیادہ دیر تک کام کرتے ہیں انہیں اپنا بلڈ پریشر چیک کرتے رہنا چاہیے۔

رپورٹ کے مطابق ہفتے میں پینتیس سے چالیس گھنٹے کام کرنے والوں کے مقابلے میں اڑتالیس گھنٹے کام کرنے والوں میں یہ خطرہ دس فیصد تک بڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح چون گھنٹے کام کرنے والوں میں ستائیس فیصد اور پچپن گھنٹوں سے زائد کام کرنے والوں میں اس کا خطرہ تینتیس فیصد تک بڑھ جاتا ہے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

عظیمی

کے اعتماد کے ساتھ

عظیمی لیبارٹریز کا

عرق گلاب

کراچی میں اپنے قریبی اسٹور سے طلب فرمائیں

یا ہوم ڈیلیوری کے لیے رابطہ کریں:

021-36604127

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

کیفیاتِ مراقبہ

ترقی یافتہ ممالک میں مراقبے کے موضوع پر سائنسی بنیادوں پر تحقیقی کام شب و روز جاری ہے۔ جدید سائنسی آلات سے اخذ کیے جانے والے نتائج سے یہ ثابت ہوا ہے کہ مراقبے سے انسان کو ہر جہت فوائد حاصل ہوسکتے ہیں۔ ان تحقیقی نتائج کے پیش نظر مغرب میں تو مراقبہ کو ایک ٹیکنالوجی کی حیثیت دے دی گئی ہے۔ ان تحقیقات سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ مراقبے سے ہماری عام زندگی پر بھی کئی طرح کے خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ مراقبے کے ذریعے کئی جسمانی اور نفسیاتی بیماریوں سے نجات مل سکتی ہے، کارکردگی اور یادداشت میں اضافہ ہوتا ہے اور ذہنی صلاحیتوں کو جلا ملتی ہے۔

ماضی میں مشرق کے اہلِ روحانیت نے ماورائی علوم کے حصول میں مراقبے کے ذریعے کامیابیاں حاصل کیں۔

ان صفحات پر ہم مراقبے کے ذریعہ حاصل ہونے والے مفید اثرات مثلاً ذہنی سکون، پرسکون نیند، بیماریوں کے خلاف قوتِ مدافعت میں اضافہ وغیرہ کے ساتھ روحانی تربیت کے حوالے سے مراقبے کے فوائد بھی قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ اگر آپ نے مراقبے کے ذریعے اپنی شخصیت اور ذہنی کیفیت میں مثبت تبدیلی محسوس کی ہے تو صفحات کے ایک طرف تحریر کرکے روحانی ڈائجسٹ کے ایڈریس پر اپنے نام اور مکمل پتے کے ساتھ ارسال کردیجیے۔ آپ کی ارسال کردہ کیفیات اس کالم میں شائع ہوسکتی ہیں۔

کیفیاتِ مراقبہ۔
روحانی ڈائجسٹ 1/7, D-1 ناظم آباد۔ کراچی 74600

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

میرے والد کا انتقال چھ سال قبل کینسر کے مرض سے ہوا۔ اس وقت میری عمر سولہ برس تھی اور میٹرک میں پڑھتا تھا۔ کالج میں آنے کے بعد دوستوں کے ساتھ سگریٹ پینا شروع کر دی۔ پہلے روزانہ ایک اور پھر یہ تعداد پورے پیکٹ تک جا پہنچی۔ اسی دوران چچا کا انتقال ہو گیا۔ انہیں بھی کینسر کا مرض لاحق تھا۔ والد صاحب اور چچا کے کینسر میں مبتلا ہو کر انتقال کرنے کی وجہ مجھ پر ایک خوف طاری ہو گیا اور میں نے سگریٹ تو چھوڑ دی۔ مگر ہر وقت مہلک امراض میں مبتلا ہونے کا خوف رہتا۔ میں اکثر دوستوں سے اسی موضوع پر بحث کرتا رہتا اور پھر وہی مرض اپنے اندر محسوس کرنے لگتا۔ اکثر اوقات صبح اٹھتے ہوئے سر میں درد ہوتا تھا تو سوچتا کہ کہیں دماغ کی بیماری تو نہیں ہو رہی ہے۔ سر میں درد کے ساتھ ہی دماغ میں رسولی ہونے کا خوف آ گھیرتا تھا۔ سینے میں درد دل کی بیماری کا خوف دلاتا تھا۔ میں سوچتا کہ جلد ہی میں بھی اپنے والد اور چچا کی طرح کسی مہلک مرض میں مبتلا ہو کر دنیا سے رخصت ہو جاؤں گا۔

ایک دن میرے ایک دوست نے ایک واقعہ سنایا کہ کسی یورپی خاتون کو ڈاکٹروں نے مردہ قرار دیا۔ اس خاتون کی شادی کو چھ ماہ کا عرصہ گزرا تھا۔ میت دفن کرنے کے بعد شام کو اس خاتون کا خاوند شدت غم سے نڈھال اس کی قبر پر آیا کچھ دیر بعد اسے محسوس ہوا کہ قبر سے اس کی بیوی کی آواز آ رہی ہے۔ اس نے آس پاس کے لوگوں کے ذریعے قبر کشائی کی جب تابوت کھولا گیا تو ایسا محسوس ہوا کہ دفن کرنے کے بعد اسے ہوش آ گیا تھا اور اس نے قبر سے نکلنے کی کوشش کی۔ پتہ نہیں میرے دوست کی بتائی ہوئی یہ بات کوئی فسانہ تھی یا حقیقت لیکن اس بات نے میرے خوف کو اور شدید کر دیا۔ میں سوچنے لگا کہ اگر مجھے بھی اسی طرح دفنا دیا گیا اور قبر میں مجھے ہوش آ گیا تو کیا ہو گا..... ؟ خوف سے ذہنی حالت بھی خراب ہونے لگی کبھی کوئی سنجیدہ ہو جاتا تو کبھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر سخت غصے کا اظہار کرتا اور کبھی اکیلے میں ہنسنا شروع کر دیتا۔ میری اس کیفیت سے اہل خانہ سخت پریشان تھے۔ دوست احباب بھی مجھ سے ملنے سے کترانے لگے۔ بھوک نہ لگنے کی وجہ سے وزن تیزی سے کم ہو رہا تھا۔ کھانے کو جی نہیں چاہتا تھا۔ ساری ساری رات جاگتا رہتا۔ چیزیں رکھ کر بھولنے لگا۔ یکسوئی اور ارتکاز میں بہت کمی آ گئی۔

بڑے بھائی میری اس کیفیت سے زیادہ پریشان تھے انہوں نے ڈاکٹر، حکیم، نیم حکیم اور نفسیاتی معالج سے علاج بھی کرائے مگر شفا کہیں سے نہ ملی۔ پھر بھائی کے ایک دوست نے مشورہ دیا کہ اسے مثبت جسمانی ورزش کے کسی پروگرام میں حصہ دلاؤ اس سے اس کی توجہ اس خیال سے ہٹ جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس کے لیے میرے خیال میں یوگا کی مشقیں مناسب رہیں گی۔ انہوں نے بتایا کہ میرے ایک دوست ہیں انہیں یوگا پر کافی عبور حاصل ہے۔ آپ اپنے بھائی کو ساتھ لے جا کر ان سے ایک مرتبہ ضرور مل لیں۔

دوسرے دن ہم ان صاحب کے پاس پہنچے۔ انہوں نے میرے حالات زندگی کو غور سے سنا اور بولے "یوگا واقعی ذہنی اور جسمانی صحت کے لیے مفید ہے۔ یوگا کا مطلب ہے..... اپنی ذات اور وجود کو یکجا کرنا۔ ہماری روزمرہ کی زندگی میں یوگا بہت مفید ہے۔ اس کی مشقیں ورزش میں بھی مفید ہیں۔ جسمانی ٹوٹ پھوٹ

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

کو درست کرتی ہیں کیونکہ ان میں جسم کو کئی طرح سے پھیلانے اور سکیڑنے کے ساتھ ساتھ موڑا بھی جاتا ہے۔ کمپیوٹر پر مسلسل بیٹھ کر کام کرنے کی وجہ سے جسم میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ کرسی یا صوفہ کا استعمال جوڑوں کو غیر متحرک کر دیتا ہے۔ یوگا کی مشقوں سے ذہنی اور جسمانی مسائل دور ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ ذہن یکسو ہو، ارتکاز کی قوت بہتر ہو۔ ہم کوئی بھی کام یکسوئی سے کریں تو اس کے نتائج بہتر نکلتے ہیں۔ یکسوئی سکون قلب کا سبب بنتی ہے جو شک اور منفی خیالات سے دور رکھنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یکسوئی اور سکون قلب کے لیے بہترین مشق مراقبہ ہے۔

مراقبہ..... میں نے حیرت سے پوچھا۔

جی ہاں مراقبہ..... مراقبہ انسان کی وہ حالت ہے جب انسان کسی ایک ہی کام میں ذہنی طور پر اتنا زیادہ گم ہو جائے کہ اسے اردگرد کے ماحول یا آس پاس کی تمام باتوں کا بالکل خیال نہیں رہے۔ ارتکاز کا دوسرا نام مراقبہ (Meditation) ہے۔

حالت مراقبہ میں قلب کی رفتار اور سانس دھیمے ہو جاتے ہیں اور دوران خون بہتر ہو جاتا ہے۔ اس طرح جسم کو آکسیجن زیادہ مقدار میں فراہم ہوتی ہے۔

مراقبہ سے ٹینشن اور نفسیاتی عوارض دور ہوتے ہیں اور اعصابی نظام بہتر طور پر کام کرنے لگتا ہے۔

ان صاحب نے مراقبہ کے بارے میں اتنے بہت سے فوائد سے آگاہ کیا کہ میری بھی خواہش ہوئی کہ کیوں نہ میں بھی مراقبہ کے ذریعے اپنے مسائل حل کروں۔ وہاں موجود کئی لوگوں کو دیکھا جو مراقبہ کر رہے تھے۔ میں نے مراقبہ کے فوائد کے بارے میں ان کی آگہی حاصل کی۔ انہوں نے اپنی کامیابیوں سے آگاہ کیا۔ ان کی کامیابیوں نے مجھے کافی متاثر کیا۔ وہاں بیٹھے بیٹھے میں نے ذہنی طور پر خود کو مراقبہ کے لیے آمادہ کیا اور مراقبہ کا طریقہ اچھی طرح ذہن نشین کرنے کے بعد اسی روز سے مراقبہ کا آغاز کر دیا۔

چند روز تک تو یہ مشق عجیب لگی۔ میں نے کئی مرتبہ سوچا کہ یہ میں کیا کر رہا ہوں.....؟ لوگ دیکھیں گے تو مذاق اڑائیں گے۔ پھر ایسا ہی ہوا کئی عزیزوں نے تو یہ کہنا شروع کر دیا کہ مجھ پر جنات کا سایہ ہو گیا ہے۔ ان کی ایسی باتوں سے میں پریشان رہنے لگا۔ کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کروں کیونکہ مراقبہ سے بھی دلی سکون اور قرار نہیں مل رہا تھا۔

میں نے جب ان صاحب سے اپنی کیفیت بیان کی تو انہوں نے مراقبہ جاری رکھنے کو کہا۔

بے قراری کی حالت میں، میں نے مراقبہ دوبارہ شروع کر دیا۔ کئی روز تک مراقبہ میں کوئی خاص کیفیت پیدا نہ ہوئی۔ ایک روز مغرب کی نماز باجماعت ادا کی اور مسجد میں ہی بیٹھ گیا۔ یہاں تک کہ عشاء کا وقت ہو گیا۔ نماز عشاء ادا کی اور اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی ذہنی اور جسمانی بیماری کے لیے دعا کی۔ دعا کے بعد بہت سکون محسوس ہوا۔ پھر مراقبہ میں بیٹھ گیا۔ آج مراقبہ میں بہت سکون کی حالت تھی۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ بارش کا شور سنائی دیا۔ مجھے محسوس ہوا جیسے بارش کے پانی سے پیاسی زمین سیراب ہو رہی ہو۔ چاروں طرف مٹی کی خوشبو بھی پھیلی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

ایک روز مراقبہ میں دفعتاً شام کا وقت ہے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

پرندے اپنے گھروں کو لوٹ رہے ہیں۔ گرمی اور حبس ہے۔ بادل تو آسمان پر ہیں مگر لوٹنے والے سے لوگ آجا رہے ہیں مگر ایک دوسرے سے گفتگو نہیں کر رہے۔ گرمی اور حبس کی وجہ سے ان کے لباس پسینے سے تر ہو چکے ہیں۔ کچھ ہی دیر بعد ٹھنڈی ہوا چلنے لگی اور بادلوں کی گھن گرج سنائی دی۔ آسمان کالے بادلوں سے ڈھک گیا۔ گرج چمک کے ساتھ تیز بارش ہونے لگی۔ بارش رکی تو تمام فضا صاف ستھری اور دھلی ہوئی لگ رہی تھی۔ اب ہر چہرے پر مسکراہٹ دکھائی دے رہی تھی۔

مراقبہ میں دیکھا کہ میرے چاروں طرف روشنیاں بکھری ہوئی ہیں اور روشنیوں کے رنگ الگ الگ ہیں۔ لال، نیلا، سبز اور پیلا۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے قوس قزح زمین پر اتر آئی ہو۔

آج شام سے ہی مراقبہ کی دلی خواہش ہو رہی تھی کافی انتظار کے بعد مقررہ وقت پر مراقبہ کا آغاز کیا ہے۔ ابھی مراقبہ میں بیٹھے کچھ ہی وقت گزرا تھا کہ خود کو ساحل سمندر پر پایا۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔ موسم ابر آلود ہے۔ سمندر کی موجیں جسم سے ٹکرا کر واپس چلی جاتی ہیں۔ ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ جسم کی تمام کثافتیں اور بیماریاں سمندر کے پانی نے دور کر دی ہیں۔

آج مراقبہ میں دیکھا اذان کی صدا گونج رہی ہے۔ صبح کا منظر انتہائی دلکش ہے۔ پرندے فضا میں محو پرواز ہیں۔ سورج آہستہ آہستہ طلوع ہو رہا ہے۔ سورج کی روشنی نے زندگی کا پہیہ دوبارہ رواں دواں کر دیا ہے۔

تین چار مہینے مراقبہ کرنے سے میرے اندر یہ تبدیلی پیدا

خوف کم ہوا ہے۔ مراقبہ سے اعتماد میں اضافہ ہوا ہے۔ لوگوں سے گفتگو کرنا اچھا لگتا ہے۔ بیماری کے خوف میں کمی کی وجہ سے صحت بہتر ہوئی ہے۔ وہم اور شک میں کمی آئی ہے۔ ایک تبدیلی جو میں نے دوران مراقبہ خود میں محسوس کی وہ ہے لوگوں کے کام آنا۔ کسی کو میری مدد کی ضرورت ہو تو میں کوشش کرتا ہوں کہ اس کے کام آؤں۔ مراقبہ سے پہلے اس کا تصور بھی نہ تھا۔ نیند میں بہتری آئی ہے۔

ایسے تمام خواتین و حضرات اور خصوصاً بیرون ممالک کے قارئین کرام جنہیں ای میل کی سہولت

حاصل ہے۔ وہ بچوں کا روحانی ڈائجسٹ، روحانی سوال و جواب، روحانی ڈاک، محفل مراقبہ اور استفسارات کے لیے اپنے خطوط اور تجاویز ڈاک سے متعلق تحریریں، مضامین، ریویوز، ویڈیو، تصاویر اور دیگر فائلوں کی اٹیچمنٹ اپنی ای میل کے ساتھ درج ذیل ایڈریس پر اٹیچ کر کے ارسال کر سکتے ہیں۔

roohanidigest@yahoo.com

اپنی ہر ای میل کے ساتھ اپنا نام، شہر اور ملک کا نام ضرور تحریر کریں۔

مراقبہ سے متعلق استفسارات کے ساتھ اپنا شجرہ بھی ضرور تحریر کریں۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

قرآن پاک رشد و ہدایت کا ایسا سرچشمہ ہے جو ابد تک ہر دور اور ہر زمانے میں انسان کی رہنمائی کرتا رہے گا۔ یہ ایک مکمل دستورِ حیات اور ضابطہ زندگی ہے۔ قرآنی تعلیمات انسان کی انفرادی زندگی کو بھی صراطِ مستقیم دکھاتی ہیں اور معاشرے کو اجتماعی زندگی کے لیے رہنما اصول سے بھی واقف کراتی ہیں۔

اَتْبَعَ

عربی زبان میں لفظ تَبِعَهٗ، اَتْبَعَهٗ کے معنی نقشِ قدم پر چلنا، اطاعت اور فرمانبرداری کے ہیں۔ لغات میں تبع کے معنی کسی کے پیچھے جانے کے ہیں، جیسے کہ عربی میں ہے تتبع الامر کسی چیز کی جستجو کرنا۔ اس کے علاوہ تبع کے معنی کسی کے پیچھے چلنا، نقشِ قدم پر چلنا، پیروی کرنا To Follow, Go After, To Pursue, To Succeed, اور تابع کے معنی ہیں فرمانبردار اور ماتحت، تبعیدار، خادم Subordinate, Follower, Disciple, Attendant کے ہیں۔ قرآن میں یہ لفظ مختلف صورت میں 173 مرتبہ آیا۔ قرآن مجید میں یہ الفاظ زیادہ تر اتباع، اطاعت، پیروی کرنے کے مفہوم میں آئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اتباع کے تین درجے بیان فرمائے ہیں۔ پہلا درجہ اللہ، اس کے رسول اور اس کی نازل کردہ کتاب کی اتباع ہے، دوسرا درجہ ان اصحاب کی اتباع ہے جو اللہ اور رسول کے احکامات پر چلتے ہیں اور تیسرا درجہ ان سب کے بعد اپنی عقل کی اتباع ہے۔ دوسری جانب اللہ نے شیطان اور اپنے نفس کی خواہشات کی اتباع کرنے کا منع فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ترجمہ: "سلامتی اس کے لئے ہے جو ہدایت کا پابند (اتَّبَعَ) ہو جائے۔" [سورۃ طٰہٰ (20) آیت: 47]

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

یعنی ہدایات وسلامتی اس کے لئے ہے جو اللہ کی مرضی پر چلا۔ اللہ کی طرف سے جہاں روکا گیا وہ رکا۔ جو حکم دیا گیا اس نے کیا۔

قرآنی تعلیمات کی روشنی میں جب ہم تفکر کرتے ہیں تو یہ بات روزِ روشن کی طرح سامنے آتی ہے کہ ہر مسلمان اپنی زندگی صحیح خطوط پر اس وقت ترتیب دے سکتا ہے جب وہ انبیائے کرام کی طرح قرآنی تعلیمات کی اتباع کرے اور شیطان کی اتباع سے پرہیز کرے۔

ترجمہ: "آدم نے اپنے پروردگار سے کچھ کلمات سیکھے (اور معافی مانگی) تو اللہ نے ان کا قصور معاف کر دیا بے شک وہ معاف کرنے والا (اور) صاحبِ رحم ہے۔ ہم نے فرمایا کہ تم سب یہاں سے اتر جاؤ جب تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پہنچے تو (اس کی پیروی کرنا کہ) جنہوں نے میری ہدایت کی پیروی (تبع) کی ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔" [سورۃ بقرہ (2) آیت: 37-38]

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے (ابلیس سے) فرمایا کہ یہاں سے ذلیل و خوار ہو کر نکل جا۔ جو لوگ ان میں سے تیری پیروی (تبعک) کریں گے میں ان کو اور تجھ کو جہنم میں ڈال کر تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔" [سورۃ اعراف (7) آیت 18]

اللہ نے اپنی اطاعت کے ساتھ رسول اللہ کی اطاعت کو بھی ضروری قرار دیا ہے۔ ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ کے احکام و اوامر کو پورے اخلاص سے تسلیم نہ کیا جائے۔

ترجمہ: "(اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی (فَاتَّبِعُونِي) کرو خدا بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔" [سورۃ آل عمران (3) آیت: 31]

ترجمہ: "تو جو لوگ ان (رسول اللہ ﷺ) پر ایمان لائے اور ان کی رفاقت کی اور انہیں مدد دی اور جو نور ان کے ساتھ نازل ہوا ہے اس کی پیروی (اتبعوا) کی وہی مراد پانے والے ہیں۔" [سورۃ اعراف 7 آیت: 157]

ترجمہ: "اے نبی ﷺ! خدا تم کو اور مومنوں کو جو تمہارے پیرو (اتبعک) ہیں کافی ہے۔" [سورۃ انفال (8) آیت: 64]

ہر نبی اس لئے مبعوث ہوا کہ ان کی قوم کے لوگ ان کے نقشِ قدم پر چلیں۔ قرآن مجید میں دیگر انبیائے کرام اور ان کے لائے ہوئے دین اور اللہ کی نازل کردہ کتاب کی اتباع کا بھی ذکر ہے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

ترجمہ: "اور جب ابراہیم نے دعا کی کہ میرے پروردگار اس شہر کو (لوگوں کے لیے) امن کی جگہ بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو بچائے رکھ اس بات سے کہ وہ بتوں کی پرستش کرنے لگیں۔ اے پروردگار انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ سو جس شخص نے میری پیروی کی (تَبِعَنِي) وہ میرا ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو تُو بخشنے والا مہربان ہے۔" [سورۃ ابراہیم (14) آیت:35تا36]

ترجمہ: "اور یہ کتاب بھی ہمیں نے اتاری ہے برکت والی۔ تو اس کی پیروی (اتَّبِعُوهُ) کرو اور (خدا سے) ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔" [سورۃ انعام (6) آیت:155]

ترجمہ: "اللہ کی طرف سے جو کتاب نازل ہوئی ہے اسے مانو (اتَّبِعُوا) اور۔" [سورۃ اعراف (7) آیت:3]

ترجمہ: "اور جو شخص میری طرف رجوع لائے اس کے رستے پر چلنا (اتَّبِعْ) پھر تم کو میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔" [سورۃ لقمان (31) آیت:15]

جہاں قرآن میں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی کتاب کی اتباع کا حکم دیا جاتا ہے۔ انسان کو اپنی عقل اور سمجھ اور اس کی اتباع کرنے اور اس سے استنباط لینے کا بھی تذکرہ ملتا ہے۔ اور اپنے نفس کی خواہشات کی اتباع کرنے سے منع کیا گیا۔

ترجمہ: "جو بات کو سنتے اور اچھی (احسن) باتوں کی پیروی (فَيَتَّبِعُونَ) کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے ہدایت دی اور یہی عقل والے ہیں۔" [سورۃ زمر (39) آیت:18]

ترجمہ: "اور اگر تم علم (و دانش) آنے کے بعد ان لوگوں کی خواہشوں کے پیچھے چلو (اتَّبَعْتَ) گے تو خدا کے سامنے کوئی نہ تمہارا مددگار ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا۔" [سورۃ رعد (13) آیت:37]

ترجمہ: "اور جو ظالم تھے وہ انہی باتوں کے پیچھے لگے (اتَّبَعَ) رہے جن میں عیش و آرام تھا اور وہ گناہوں میں ڈوبے ہوئے تھے۔" [سورۃ ہود (11) آیت:116]

تبع کے ایک معنی کسی کے پیچھے جانے، تعاقب کرنے اور کسی چیز کو جمع کرنے کے بھی ہیں۔ جیسا کہ سورۃ کہف میں ذوالقرنین کے تذکرے میں ہے۔

ترجمہ: "اور تم سے ذوالقرنین کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہہ دو

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کر میں اس کا کسی قدر حال تمہیں پڑھ کر سناتا ہوں۔ ہم نے اس کو زمین میں بڑی دسترس دی تھی اور ہر طرح کا سامان عطا کیا تھا۔ پھر پیچھے چلتا رہا (اَتْبَعَ) ایک سبب کے۔" [سورۃ کہف (18) آیت:85]

ترجمہ: "اور ہم ہی نے آسمان میں برج بنائے اور دیکھنے والوں کیلئے اس کو سجا دیا۔ اور ہر شیطان راندۂ درگاہ سے اسے محفوظ کر دیا۔ ہاں اگر کوئی چوری سے سننا چاہے تو چمکتا ہوا انگارہ اس کے پیچھے لپکتا (اَتْبَعَهُ) ہے۔" [سورۃ حجر (15) آیت:18] [سورۃ صافات (37) آیت:10]

ترجمہ: "جس دن زمین کو بھونچال آئے گا۔ پھر اس کے پیچھے (تَتْبَعُهَا) اور (بھونچال) آئے گا۔" [سورۃ نازعات (79) آیت:6-7]

اتبع کے موضوع پر چند مزید آیات:

ترجمہ: "مومنو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے پیچھے نہ چلو (لَا تَتَّبِعُوا) وہ تو تمہارا صریح دشمن ہے۔" [سورۃ بقرہ (2) آیت:208]

ترجمہ: "اے ہمارے پالنے والے معبود! ہم تیری اتاری ہوئی وحی پر ایمان لائے اور ہم نے تیرے رسول کی اتباع (اتَّبَعْنَا) کی، پس ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔" [سورۃ آل عمران (3) آیت:53]

ترجمہ: "اور سوائے تمہارے دین پر چلنے والوں (تَبِعَ) کے اور کسی کا یقین نہ کرنا۔ (اے پیغمبر!) کہہ دو کہ ہدایت تو خدا ہی کی ہدایت ہے۔" [سورۃ آل عمران (3) آیت:73]

ترجمہ: "نرم بات کہنا اور معاف کر دینا اس صدقے سے بہتر ہے جس کے بعد (يَتْبَعُهَا) ایذا رسانی ہو اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور بردبار ہے۔" [سورۃ بقرہ (2) آیت:263]

ترجمہ: "اور ہم نے اس دنیا میں بھی ان (فرعون، آل فرعون) کے پیچھے (اَتْبَعْنَاهُمْ) اپنی لعنت لگا دی اور قیامت کے دن بھی بدحال لوگوں میں سے ہوں گے۔" [سورۃ قصص (28) آیت:42]

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کر دیا تو فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور تعدی سے ان کا تعاقب (اَتْبَعَهُمْ) کیا۔" [سورۃ یونس (10) آیت:90]

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ان صفحات پر روحانی سائنس سے متعلق آپ کے سوالوں کے جوابات نقطۂ نظر پیرومرشد الشیخ خواجہ شمس الدین عظیمی تحریر کرتے ہیں۔ اپنے سوالات ایک سطر چھوڑ کر صفحے کے ایک جانب خوشخط تحریر کرکے درج ذیل پتے پر ارسال فرمائیں۔ برائے مہربانی جوابی لفافہ ارسال نہ کریں کیونکہ روحانی سوالات کے براہ راست جوابات نہیں دیے جاتے۔ سوال کے ساتھ اپنا نام اور مکمل پتہ ضرور تحریر کریں۔

روحانی سوال و جواب-D,1/7-1، ناظم آباد، کراچی 74600

سوال: فیض سے کیا مراد ہے، کوئی روحانی استاد جب اپنے مرید کو فیض کس طرح منتقل کرتا ہے، کیا اس کا تعلق ماورائی لہروں سے ہے۔ ماورائی لہریں اگر منتقل ہوتی ہیں تو مرید کے اوپر کس قسم کے تاثرات قائم ہوتے ہیں؟

(عاصم علی۔ کراچی)

جواب: دوسرے علوم کی طرح روحانیت بھی ایک علم ہے۔ استاد اپنے شاگردوں تک علم کی منتقلی کا ذریعہ بنتا ہے۔ جس طرح دنیاوی علوم کا استاد کسی کو اپنا علم منتقل کرتا ہے اسی طرح روحانی استاد اس کا نام مرشد ہو، پیر ہو، روحانی استاد ہو، بہر حال وہ روحانی استاد ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ دنیاوی علوم میں استاد کی جو طرز فکر ہے اس سے آدمی کافی حد تک متاثر ہوتا ہے اپنے استاد کی جو طرز فکر ہے اس کو قبول کرکے اس کے مطابق چلتا ہے لیکن جب روحانی استاد اور روحانی شاگرد کا تذکرہ آتا ہے تو تربیت کے مختلف مراحل کے ذریعے استاد کی طرز فکر شاگرد کو منتقل ہو جاتی ہے مثلاً ایک روحانی آدمی کے لیے ضروری ہے کہ اس کا توکل اللہ کے اوپر ہو، اس کے اندر استغناء ہو، جب اس بندے کے اچھے حالات ہوتے ہیں تو وہ اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور جب وہ خراب حالات سے گزرتا ہے تو اللہ سے رجوع کرتا ہے، مغفرت، معافی مانگتا ہے، استغفار کرتا ہے اور یہ بھی سوچتا ہے کہ اس میں بھی کوئی بہتری ہے۔ اب جو پریشانی لاحق ہے اس میں بھی اللہ کی طرف سے بہتری ہے لیکن ہم کمزور ہیں، ضعیف ہیں، ان

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

پریشانیوں کو برداشت نہیں کر سکتے۔ آپ ہمیں معاف کر دیں، ہمارے لئے اچھا راستہ کھول دیں۔ مقصد یہ ہے کہ روحانیت ایک طرز فکر ہے، روحانی علوم کا تعلق طرز فکر سے ہے اور وہ طرز فکر یہ ہے کہ روحانی آدمی کا ذہن ہر وقت اللہ کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ یہ طرز فکر بندے کا یقین بن جاتی ہے کہ انسان درحقیقت اللہ کے تابع ہے اس کائنات میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ اللہ کر رہا ہے اور جو بھی کچھ ان کو مل رہا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہی مل رہا ہے۔ قرآن کے مطابق متقی لوگ جن کا ایمان مکمل ہے ان کی یہ پہچان ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ یہاں جو کچھ بھی ہے سب ہمارے رب کی طرف سے ہے۔

روحانی استاد جو علم منتقل کرتا ہے وہ یہ ہے کہ بندہ کا اللہ تعالیٰ سے ایسا ربط اور تعلق قائم ہو جائے کہ بندہ بہترین غذا کھائے، بہترین لباس پہنے، بہترین گھر میں رہے، بہترین خوشبو، بہترین باغ لگائے۔ درختوں کے سائے میں چڑیوں کی آوازیں سنے۔ ہوا کے جھونکے درختوں کے سائے میں لیکن ذہن اللہ سے نہ ہٹے۔ بندہ کبھی کسی تنگی یا تکلیف میں ہو تو اس کا ذہن تسلیم و رضا پر قائم رہے۔

روحانی استاد اپنے شاگرد میں ایسی طرز فکر منتقل کر دیتا ہے کہ وہ چاہے کچھ بھی کرے، شادی کرے، بچوں کی تربیت کرے، کاروبار کرے، یہ بات اس کے ذہن میں رہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی ذات کا احاطہ کیا ہوا ہے۔

ترجمہ: "اللہ ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔"

دنیاوی علوم اور روحانی علوم میں بنیادی فرق یہ ہے کہ روحانی استاد (اگر اس کی روحانیت آگے بڑھ گئی ہو) مرید کو وہ طرز فکر منتقل کر دیتا ہے جس طرز فکر میں بندے کا اور اللہ کا براہ راست تعلق قائم ہے۔

اس دنیا میں آپ اللہ تعالیٰ سے قریب ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے آپ کا تعلق اس طرح جڑ گیا کہ آپ کچھ بھی کر رہے ہیں تو اللہ آپ کے سامنے ہے۔ آپ کچھ بھی کریں، جہاں بھی ہوں، آپ کا ذہن اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہٹے گا اور آپ کے اندر یہ طرز فکر منتقل ہو جائے گی تو ظاہر ہے آپ کو اللہ تعالیٰ سے جتنی قربت کا احساس ہوگا اتنے ہی آپ اللہ کے دوست بن جائیں گے۔

دوستی کسے کہتے ہیں؟ دوستی کا مطلب ہے قربت۔ جب آپ اللہ تعالیٰ سے قریب ہو گئے تو اللہ کے دوست ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ:

ترجمہ: "اللہ کے دوستوں کو غم و خوف نہیں ہوتا۔"

اگر اللہ تعالیٰ سے قربت حاصل ہو جائے تو یہ ساری زندگی جنت بن جائے گی۔

جنت کیا ہے؟....

جنت کی خصوصیت یہ ہے کہ جنت میں تنگی کا وجود نہیں ہوتا۔ اگر جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نہ ہو تو جنت کا کوئی مصرف نہیں رہتا۔ دوزخ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کے نتیجے اور اللہ سے دوری کا نام ہے۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اکتوبر 1990ء کے شمارے کا سرورق

اس ماہ کے مضامین میں قدرتی، بادی عالم، اللہ کی کیوں مانیں، جنگل جنگ یا پاگل پن، خدا اتفاق سے وجود میں آسکتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان، وہ کہاں کی عبادت تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غزوہ کعبہ کی تعمیر، القدر، عہد و منصب، معلم انسانیت کا کامل نظم، عشق رسول، روح کی کہانی، کریمانہ اخلاق، اسماء بنت عمیس، اصلاح اور خواتین، جنگ، سلسلے وار مضامین میں نوٹ، الٰہی نور نبوت، آواز دوست، دبستان، پراسرار آدمی، مشعل مراقبہ، اللہ کی دوا، آپ کے مسائل شامل تھے۔

اس شمارے سے منتخب کردہ تحریر "درود شریف کے فضائل" کی تلخیص قارئین کے ذوق مطالعہ کے لیے پیش کی جا رہی ہے۔

درود شریف کے فضائل (محمد عمران)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

بارگاہ خداوندی میں جلد از جلد پہنچنے کا قریب ترین راستہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا ہے۔ اپنے کلام میں خداوند قدوس نے اس بات کو ظاہر کر دیا ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ [سورۂ احزاب (33) : آیت 56]

(اللہ اور اللہ کے فرشتے درود سلام پڑھتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اے ایمان والو تم بھی خوب درود سلام بھیجو ان پر)۔

یہ ایک عمل ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ بھی کر رہا ہے اور اپنے بندوں کو بھی حکم فرمایا کہ تم بھی یہ کرو۔

درود شریف پڑھنے سے رسول کے رنج و الم

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

مصائب دور ہو جاتے ہیں۔ دین و دنیا میں ترقی ہوتی ہے۔

حدیث شریف ہے کہ صرف ایک درود پڑھنے سے دس گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ دس درجات بلند ہوتے ہیں اور دس نیکیاں اعمال نامے میں لکھی جاتی ہیں۔

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک قیامت میں میرے قریب سب سے زیادہ وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے گا۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرمایا رسول مقبول ﷺ نے کہ جنت پانچ آدمیوں پر عاشق ہے۔

1۔ قرآن پڑھنے والے پر۔
2۔ زبان کو فضول باتوں سے روکنے والے پر۔
3۔ ننگوں کو کپڑے پہنانے والے پر۔
4۔ بھوکوں کو کھانا کھلانے والوں پر۔
5۔ رسول مقبول ﷺ پر درود شریف پڑھنے والے پر۔

حضرت ابو سعید خدریؓ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو تو یوں دعا کیا کرے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔ [ادب المفرد، بخاری: صحیح ابن حبان، شعب الایمان]

حضور اکرم ﷺ کی حدیث شریف ہے کہ کل کوثر پر مجھے ایسی جماعتیں ملیں گی جن کو میں کثرت درود کے سبب سے پہچانوں گا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النُّورِ الذَّاتِي وَالسِّرِّ السَّارِي فِي سَائِرِ الْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ [شیخ ابی الحسن شاذلی]

حضرت ابو الدرداءؓ آقائے نامدار ﷺ کا ارشاد مبارک نقل کرتے ہیں کہ مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود شریف بھیجا کرو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللَّهِ صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللَّهِ

یہ درود بڑا برکت والا ہے۔ حضرت شیخ احمد الصاویؒ فرماتے ہیں کہ جو اس کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے گا وہ دونوں جہانوں کے سعادت مند لوگوں میں شمار ہوگا۔

نزہۃ المجالس میں مذکور ہے کہ ایک بزرگ نے حضرت شیخ شہاب الدین بن ارسلانؒ کی زیارت کی اور ان سے اپنے لاعلاج مرض کی شکایت کی اور تکلیف بیان کی۔

حضرت نے فرمایا۔

تم یہ درود شریف پڑھا کرو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى رُوحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُلُوبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى جَسَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُورِ

جب اس شخص نے درود پڑھا تو اس کا مرض اور تکلیف ختم ہو گئی۔

وہ اس طرح صحت مند ہو گیا جیسے کبھی بیمار ہی نہیں ہوا تھا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

یہ ہے پاکستان

عظیم الشان تہذیبوں کی سرزمین
چولستان

عظیم الشان تہذیبوں کی سرزمین چولستان ترکی اور فارسی کے دو الفاظ "چول" اور "ستان" کا مجموعہ ہے جس کا مطلب ہے صحرائی خطہ۔ مقامی زبان میں اسے "روہی" کہا جاتا ہے۔

پاکستان کا یہ منفرد صحرا بہاول پور ڈویژن کے دو تہائی حصے پر پھیلا ہوا ہے۔ اس کا رقبہ [illegible] ہزار مربع کلو میٹر سے زیادہ ہے۔ تھر کے بعد یہ پاکستان کا دوسرا بڑا صحرا ہے۔ اس کی لمبائی 480 کلو میٹر اور چوڑائی 180 کلو میٹر ہے۔ یہ وسیع و عریض صحرا ایک طرف بھارت کے علاقے راجستھان سے جڑا ہوا ہے اور دوسری طرف سندھ کے ریگستان تھر سے۔ یہ بہاول پور ڈویژن کے تین اضلاع بہاولنگر، رحیم یار خان اور بہاول پور پر پھیلا ہوا ہے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

کی آمد کا ادراک رکھتے ہیں اور صحرائی بانسری بجا کر اپنا ریوڑ اکٹھا کر لینے کا گُر جانتے ہیں۔

تاہم چولستان میں مجموعی طور پر زندگی مصائب سے پُر ہے، کھانے پینے سے لے کر موسم تک ہر چیز کا انحصار قدرت کے مزاج پر ہے۔ پانی ہے تو زندگی ہے، سرسبزی اور شادابی ہے.... اس مقولے کی حقیقت چولستان کے باسیوں سے زیادہ اور کون سمجھ سکتا ہے۔

روہی کے گرم اور بنجر ٹیلوں پر جب بارش کے قطرے گرتے ہیں تو یہاں کے باسیوں کے چہرے کھل اٹھتے ہیں۔ چند دنوں میں نشیب و فراز پر سبز مخملی سبزہ نظر آنے لگتا ہے۔ قدرت مہربان ہو، بارشیں اچھی ہوں تو چولستان میں زندگی گزارنا نسبتاً آسان ہو جاتا ہے اور یہاں کے لوگ خود کو خوش قسمت سمجھتے ہیں۔

چولستان قدرت کا ایک حسین شاہکار ہے۔ صحرائی لوگ ترنم کے زیادہ تر موقع تقاریب پر مدعو کیے جاتے ہیں، پھر جب وہ ٹیلے پر بیٹھ کر مویشی چراتے ہوئے خواجہ غلام فرید کی کافیاں اور دوہڑے گاتے ہیں۔

چولستان میں لسی خشک کرنے کا ایک انوکھا طریقہ ہے۔ سردیوں میں جب لسی وافر مقدار میں ہو تو اسے خشک کر لیا جاتا ہے اور پھر

چولستان فطری حسن سے مالا مال خطہ ہے، یہاں سارا سال ریتیلے ٹیلوں پر خودرو جھاڑیاں اور پودے اگتے ہیں۔ نباتات میں بعض قیمتی جڑی بوٹیاں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ خوبی دنیا کے کسی اور صحرا میں نظر نہیں آتی۔ یہاں ریت کے ٹیلے تیس سے سو فٹ تک اونچے ہیں۔ چٹیل میدان ہونے کے سبب شدید گرمی پڑتی ہے۔ چولستان کی آب و ہوا موسم کی مناسبت سے بدلتی رہتی ہے۔ یہاں کوئی راجباہ یا نالہ نہیں۔ صحرا میں زندگی کی تمام رعنائیاں زیادہ تر بارش ہی کی مرہونِ منت ہیں۔

چولستانیوں کی اپنی مخصوص عادات اور رسوم و رواج ہیں۔ وہ بھیڑ بکریاں اور اونٹ پالتے ہیں۔ [illegible]

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

چولستانی اسے گرمیوں میں استعمال کرتے ہیں۔ لسی خشک کرنے کے لیے گڑھا کھود کر اس پر کپڑا بچھاتے اور اس پر لسی ڈال دیتے ہیں۔ لسی کا پانی آہستہ آہستہ کپڑے سے گزر کر نیچے چلا جاتا ہے اور کپڑے پر صرف وہی رہ جاتا ہے جسے چولستانی خشک لسی کے طور پر استعمال کرتے اور حسب ضرورت صاف پانی میں حل کر لیتے ہیں۔

چولستانی مرد اپنی ڈاڑھی پر خصوصی توجہ دیتے ہیں۔ سر پر پگڑی باندھتے، رومال یا اجرک کندھے پر رکھتے ہیں۔ مردانہ وجاہت اور رعب کے حسن میں مونچھیں لازمی تصور کی جاتی ہیں۔ چولستانی خواتین چولی اور گھگرا پہنتی ہیں۔ سردیوں کے پہناوے میں کڑھائی والے چولے پہنے جاتے ہیں۔ گھگرا عموماً چھینٹ کے کپڑے کا ہوتا ہے یا مقامی سانچے پر ٹھپے لگا کر بنایا گیا کپڑا استعمال ہوتا ہے۔

چولستان میں مختلف قسم کے جانور اور پرندے پائے جاتے ہیں۔ اکثر چولستانی شکار سے لطف اندوز ہوتے ہیں جس میں ہرن اور تیتروں، مرغابیوں، تلور اور تیتر کا شکار شامل ہے۔ چولستانیوں کے لیے چرغ کا شکار کسی حسرت سے کم نہیں کیونکہ یہ قیمتی پرندہ ہے اور اس کی قیمت لاکھوں روپے میں لگتی ہے۔ گرمیوں، خصوصاً ساون میں جب ٹوبے بھر جاتے ہیں تو مرغابی کا شکار کیا جاتا ہے۔

اونٹ یہاں کا خاص جانور ہے جسے ریگستان کا جہاز کہا جاتا ہے۔ یہ لوگ اونٹ سدھاتے ہیں۔ متعدد مقامات پر اونٹوں کی لڑائیاں ہوتی ہیں جن کا باقاعدہ اہتمام کیا جاتا ہے۔

چولستانی زیورات میں پازیب، کڑے، جھول، چوڑیاں، ہار، ہنسلیاں، نتھ، جھمکے، چوڑی، ٹکا اور نتھ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

چولستان کے سینے پر موجود بلند و بالا قلعے آج بھی سیاحوں کو ان تہذیبوں کی کہانیاں سناتے ہوئے برقرار نظر آتے ہیں جو ان کے زیر سایہ پھلتی پھولتی رہیں۔ ان قلعوں نے سکندر اعظم اور محمد بن قاسم کے گھوڑوں کے سموں کی چاپ بھی سنی ہے اور محمود غزنوی اور شہاب الدین غوری جیسے حکمرانوں کا جاہ و جلال بھی

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

دیکھا ہے۔ چولستان میں قلعوں کا جال بچھا ہوا تھا جن میں سے اکثر اب معدوم ہو چکے ہیں۔

ان قلعوں میں موج گڑھ، جام گڑھ، قلعہ مروٹ، پھولڑہ اور دلبر شامل ہیں۔ بہاولپور ڈویژن میں پچاس کے قریب قدیم قلعوں کے آثار پائے جاتے تھے۔ یہ سب قلعے ایک جیسے نہیں بلکہ مختلف طرز تعمیر رکھتے اور چھوٹے بڑے رقبے پر پھیلے ہوئے ہیں۔ وسیع ریگزار میں جب انسان کی نظر ان قلعوں پر پڑتی ہے تو اس پر عجیب سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ جوں جوں ان کے قریب پہنچیں انسانی زندگی کے آثار نمایاں ہوتے جاتے ہیں۔

چولستان کی حدود میں واقع قلعہ مروٹ دریائے ہاکڑہ کی پرانی گزرگاہ پر ایک بلند ٹیلے پر واقع ہے۔ اس قلعہ کا معمار چتوڑ کا حاکم راجہ مہروٹ تھا۔

سینکڑوں کلومیٹر پر پھیلے اس وسیع و عریض صحرا میں واقع ایک لمبے اور گھنے سرسبز جنگل کی موجودگی ناقابل یقین امر ہے۔ اس جنگل میں سانپ، بچھو اور دیگر حشرات الارض کے ساتھ دیگر جنگلی جانور ریچھ، گیدڑ، جنگلی کتے، نیل گائے، ہرن اور سور بھی پائے جاتے ہیں۔

جنگل کے وسط میں ایک انتہائی ویران قلعہ پر دو چھوٹی اور ایک بڑی قبر ہے۔ منت مانگنے آنے والے ایک شخص کرم دو چھینی کا دعویٰ تھا "آج تک آنے والے سیلابوں کا پانی اس دربار کی حدود میں داخل نہیں ہوا البتہ اس کے گردونواح میں تین تین فٹ لمبے درخت ڈوب جاتے ہیں۔"

یاد رہے کہ ان قبروں کی بلندی صرف دو فٹ ہے۔

چولستان میں جسمانی پیاس بھی روح کی گہرائیوں تک سرایت کر جاتی ہے اور روحانی پیاس بھی۔ وقت آن پہنچا ہے کہ دنیا بھر کو روہی کی محبت دینے والے خواجہ غلام فریدؒ کی اس روہی کو زندگی کے حقیقی حسن سے سجا دیا جائے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

بچوں کا حجابی ڈائجسٹ

محمد بلال شاہزادہ

زمر زکاء

حمیدہ واسع، عظمیٰ عاطف، حمیدہ واسع

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

بادشاہ کا لباس

ایک ملک پر ایک بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ یوں تو اللہ نے بادشاہ کو ہر چیز سے نواز رکھا تھا، مگر وہ بہت بے وقوف تھا۔ ایک مرتبہ پڑوس کے ملک سے دو درزی بادشاہ کے پاس آئے اور اسے بتایا کہ ہم آپ کو ایک حیرت انگیز لباس تیار کر کے دیں گے۔ بادشاہ نے پوچھا ”حیرت انگیز سے کیا مطلب ہے تمہارا...؟“

درزیوں نے کہا ”بادشاہ سلامت! ہم آپ کو ایسا لباس تیار کر کے دیں گے جسے صرف عقلمند دیکھ سکیں گے۔ بے وقوف لوگ اسے نہیں دیکھ سکیں گے۔“

بادشاہ خوبصورت کپڑوں کا شوقین تھا۔ وہ فوراً آمادہ ہو گیا۔ اس نے درزیوں کے لیے بہت بڑے کمرے کا انتظام کیا اور انہیں سونے کے دھاگے کے بہت سے گولے بھی فراہم کیے۔ چالاک درزیوں نے تمام دھاگہ جنگل میں لے جا کر چھپا دیا اور خالی مشین چلانے لگے۔ سارا دن باہر مشین چلانے کی آوازیں آتی رہتیں۔ سب یہی سمجھتے کہ درزی بہت محنت سے کام کر رہے ہیں۔ کئی روز گزر گئے۔ بادشاہ نے اپنے سپہ سالار کو بھیجا کہ جاؤ اور جا کر دیکھو کہ میرا حیرت انگیز لباس کس طرح تیار ہو رہا ہے۔

سپہ سالار درزیوں کے کمرے میں داخل ہوا تو اس نے ان کو خالی قینچی اور مشین چلاتے دیکھا۔ وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کسی کپڑے کا نام و نشان تک نہ تھا۔ وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ اسے درزیوں کی وہ بات یاد آ گئی کہ ان کپڑوں کو صرف عقلمند دیکھ سکتے ہیں۔ اس نے سوچا اگر میں کہوں گا کہ مجھے لباس نظر نہیں آ رہا ہے تو لوگ مجھے بے وقوف کہیں گے۔ اس نے درزیوں سے کہا ”بھئی تم تو بہت اچھے کپڑے سی رہے ہو۔ کسی چیز کی ضرورت تو نہیں....؟“

انیلہ حمید۔ ملتان

درزیوں نے اس سے سونے کے مزید دھاگے طلب کیے جو انہیں فوراً دے دیے گئے۔ اب سپہ سالار نے بادشاہ کو جا کر بتایا کہ اس کے بہت شاندار کپڑے تیار ہو رہے ہیں۔

دوسری طرف بے چارے بادشاہ کی نیند اڑ گئی تھی۔ وہ ہر وقت اپنے نئے لباس کے بارے میں سوچتا رہتا تھا۔ ابھی چند ہی روز گزرے تھے کہ بادشاہ نے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اپنے وزیر کو بھیجا کہ تم دیکھ کر آؤ کہ میرے نئے کپڑے کس طرح تیار ہو رہے ہیں۔ وزیر درزیوں کے پاس گیا اور اس نے بھی وہاں پر کوئی کپڑا تو کیا سونے کا ایک تار بھی نہ دیکھا۔ لیکن اسے بھی درزیوں کی بات یاد آگئی۔ وہ فوراً بولا ”تم تو بہت اچھے کپڑے بن رہے ہو۔ کسی چیز کی ضرورت تو نہیں....؟“

درزیوں نے اس سے کچھ اور دھاگہ طلب کیا، سو وہ انہیں دے دیا گیا۔ چالاک درزیوں نے اس کو بھی جنگل میں پہنچا دیا۔ وزیر بادشاہ کے پاس پہنچا اور اسے یقین دلایا کہ درزی تو واقعی اپنے کام میں ماہر ہیں اور بہت خوبصورت کپڑے سی رہے ہیں۔ آخر مقررہ وقت آ پہنچا۔ پورے ملک میں اعلان کرا دیا گیا کہ آج شام بادشاہ سلامت اپنے نئے کپڑوں میں شہر کی سیر کریں گے۔ صبح صبح بادشاہ درزیوں کے پاس پہنچا اور ان سے اپنے نئے کپڑے طلب کیے۔ ایک درزی خالی تھیلا اٹھائے ہوئے آیا۔ اس نے بادشاہ سلامت کی شاہانہ پوشاک اتروائی اور پھر بادشاہ کے آگے پیچھے خالی ہاتھ گھمانے شروع کر دیے۔ تھوڑی دیر یہ کھیل جاری رکھنے کے بعد بادشاہ سلامت سے کہا گیا ”اب آپ تیار ہیں۔“ حالانکہ اس وقت بادشاہ صرف پاجامہ پہنے ہوئے تھا۔

بادشاہ کو تو کوئی کپڑا نظر نہ آیا، لیکن اس نے بھی اپنی عقلمندی کا بھرم رکھتے ہوئے چالاک درزیوں کو بہت ساری دولت سے نوازا اور ان کی خوب تعریف کی۔ اس کے بعد درزیوں نے بادشاہ سے اجازت طلب کی اور اپنے ملک روانہ ہو گئے۔ شام کے وقت بادشاہ کے شہر میں آنے کا اعلان کیا گیا۔ آگے آگے فوجی بینڈ دھنیں بجاتا چل رہا تھا اور اس کے ارد گرد کئی محافظ تھے۔ ان کے درمیان بادشاہ سلامت چل رہے تھے۔ کئی لوگ خود کو عقلمند ظاہر کرنے کے لیے بادشاہ کے انوکھے لباس کی خوب تعریفیں کرتے لیکن اکثر لوگ بادشاہ کو اس حال میں دیکھ کر ہنس رہے تھے۔ آخر بادشاہ نے پورے شہر کا چکر کاٹ لیا۔ سب کے سامنے اس کی بے عزتی ہو چکی تھی۔ لیکن وہ کیا کرتا۔ کیا اپنے آپ کو بے وقوف کہلواتا....؟

❋

مصوّر بنیں

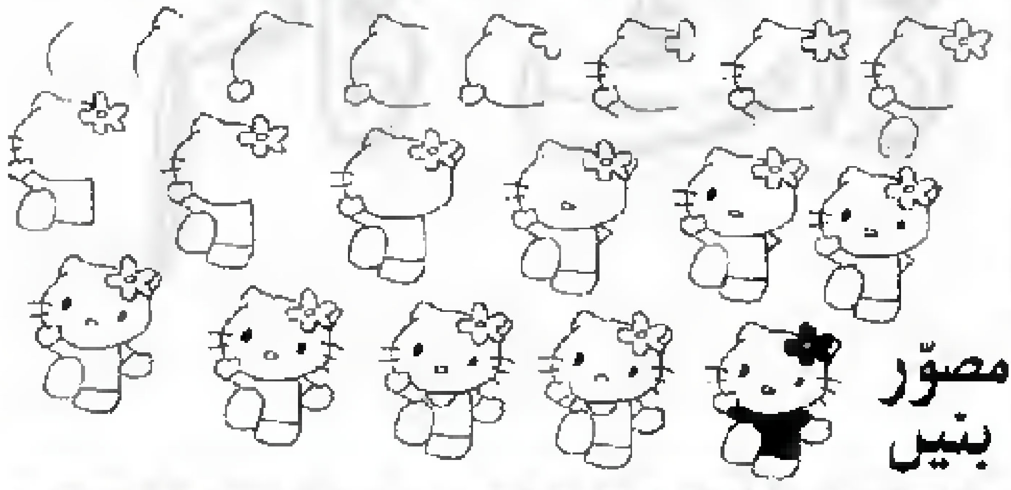

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

دو خواہشیں

محمد عظیم، کراچی

کرمو ایک غریب مچھیرا تھا۔ وہ دن بھر ندی کے کنارے بیٹھا مچھلیاں پکڑتا اور شام کو انھیں لے جا کر شہر میں بیچ کر کھانے پینے کا سامان خرید کر گھر لوٹتا۔ اسی طرح غریب کرمو کے دن گزر رہے تھے۔ ایک دن کرمو ندی کے کنارے بیٹھا مچھلیاں پکڑ رہا تھا کہ اچانک تیز ہوائیں چلنے لگیں۔ سائیں سائیں کرتی ہوئی ہواؤں کے درختوں سے ٹکرانے سے عجیب سا شور پیدا ہو رہا تھا۔ ندی کا پانی ہوا کے زور سے اچھل رہا تھا۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ جیسے خوفناک طوفان آنے والا ہے۔ کرمو بہت فکر مند تھا۔ اس کے تمام ساتھی طوفان سے گھبرا کر اپنے اپنے گھروں کو جا چکے تھے۔ اب وہاں صرف کرمو رہ گیا تھا۔ اس کے ساتھیوں نے اسے بھی گھر چلنے کا مشورہ دیا تھا، لیکن وہ دوڑ کر ایک کھنڈر میں جا پہنچا اور ایک جگہ بیٹھ گیا۔

کسی زمانے میں یہ بڑا محل تھا، جو کسی بادشاہ نے بنوایا تھا۔ اب صرف چار دیواریں باقی تھیں۔ ایک کمرہ تھا جس کی تھوڑی سی چھت تھی۔ اس میں کرمو بارش سے سر چھپائے بیٹھا تھا اور بارش کے ختم ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔ تیز بارش ہو رہی تھی۔ بادل گرج رہے تھے۔ کرمو بڑبڑانے لگا: "اُف! یہ بارش جانے کب ختم ہوگی۔ میرے بچے بھوک سے تڑپ رہے ہوں گے۔ اے اللہ! تو نے مجھے غریب مچھیرا کیوں بنایا...؟ یہ بھی کوئی زندگی ہے کہ خود بھی فاقے کروں اور بچے بھی بھوک سے تڑپیں۔ کاش میں بادشاہ ہوتا اور آرام سے زندگی گزارتا۔"

ابھی اس کی بڑبڑاہٹ ختم ہوئی تھی کہ قدموں کی آواز سن کر وہ چونک پڑا۔ آنے والا ایک بوڑھا آدمی تھا۔ اس کی لمبی داڑھی تھی جو برف کی طرح سفید تھی، لیکن بوڑھے کے کپڑے بارش سے بالکل سوکھے تھے۔ ان پر پانی کا نام و نشان تک نہ تھا۔ بوڑھے نے آتے ہی کرمو سے سوال کیا: "میں بھوکا ہوں، مجھے کچھ کھانے کو دے۔"

کرمو کے پاس دو مچھلیاں تھیں۔ اس نے بوڑھے کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا: "لیجیے جناب! بس یہی ہیں میرے پاس۔"

بوڑھا ایک دم قہقہہ مار کر ہنسنے لگا۔ کرمو کو ایسا لگا جیسے کوئی شیر پوری طاقت سے دھاڑ رہا ہو۔ کھنڈر اس کے قہقہے سے گونج رہا تھا۔ بوڑھے کا قہقہہ ختم ہوا تو اس نے کرمو سے کہا: "تو بڑا قسمت والا ہے۔ اگر تو اس وقت کنجوسی کرتا تو یہ تیری زندگی کی آخری رات ہوتی۔ میں تجھے اپنے ہاتھوں سے ختم کر دیتا۔"

کرمو نے بوڑھے کے ہاتھوں کی طرف دیکھا تو کانپ اٹھا۔ بوڑھے کے ہاتھ شیر کے پنجوں کی طرح تھے۔ ان پر لمبے اور نوکیلے ناخن تھے۔ کرمو [illegible] کانپنے لگا۔ [illegible]

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

کانپتے دیکھ کر بوڑھا پھر ہنسا اور بولا "ڈرتے کیوں ہو..... اب میں تجھے نہیں ماروں گا۔ تو نے مجھے دو مچھلیاں دی ہیں۔ میں تیری دو خواہشیں پوری کروں گا۔ جو چاہے مانگ لے۔"

کریمو خوش ہو کر بولا "مجھے غریب مچھیرے کے بجائے بادشاہ بنا دو تاکہ میں کوئی محنت کیے بغیر محل میں رہ سکوں۔ اچھے اچھے کھانے کھاؤں اور عیش کروں۔"

بوڑھے نے کہا "اچھا تو آنکھیں بند کر لے۔"

کریمو نے جھٹ آنکھیں بند کر لیں۔ اچانک اس کے کان میں آواز آئی "جہاں پناہ! دن چڑھ آیا ہے۔"

کریمو نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو اس کی بیوی قیمتی لباس پہنے اس کے سامنے کھڑی تھی۔ کریمو نے گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا۔ بڑا شاندار محل تھا۔

"جہاں پناہ! آپ کچھ پریشان دکھائی دے رہے ہیں کیا بات ہے.....؟" مہارانی (ملکہ) نے کہا۔

کریمو کے دل میں آیا کہ اس سے کہہ دے کہ میں تو ایک غریب مچھیرا ہوں، مگر پھر اسے بوڑھے کا خیال آگیا۔ وہ خوش ہو کر بولا "اچھا تو میری پہلی خواہش پوری ہو گئی۔ میں کتنا خوش نصیب ہوں۔ کہاں ہے وہ جھونپڑی، پھٹے پرانے کپڑے اور کہاں یہ محل۔ بادشاہ بنتے ہی ساری خوشیاں میرے قدموں میں آگری ہیں۔ زندگی کتنی اچھی ہے۔"

ملکہ بولی "نہ جانے آپ کو کیا ہو گیا ہے۔ فوج آپ کا انتظار کر رہی ہے تاکہ حملہ آور دشمن کے مقابلے کے لیے روانہ ہو سکے۔"

کریمو گھبرا کر بولا "فوج جا سکتی ہے۔"

ملکہ نے جواب دیا "فوج تو آپ کے بغیر نہیں جائے گی۔ ہر لڑائی میں آپ اس کی قیادت کرتے ہیں۔ اب آپ کو کیا ہو گیا ہے.....؟"

کریمو آہستہ سے بولا "بُرے پھنسے! اب تو جان گئی سمجھو۔"

پھر ہتھیاروں سے لیس ہو کر وہ فوج کے ساتھ میدان جنگ پہنچا۔

جنگ شروع ہو گئی۔ دونوں طرف کی فوجیں بہادری سے لڑ رہی تھیں۔ کریمو کی فوج کو شکست ہوئی اور اسے گرفتار کر لیا گیا۔ دشمن ملک کے بادشاہ نے کریمو کو پھانسی پر لٹکانے کا حکم سنا دیا۔ کریمو آنکھیں بند کر کے چلایا "مجھے بادشاہت نہیں چاہیے۔ اے بوڑھے! تو مجھے مچھیرا ہی بنا دے۔"

جب کریمو نے آنکھیں کھولیں تو وہ ندی کے کنارے تھا۔ بارش تھم چکی تھی۔ کریمو خاموشی سے گھر کی طرف جا رہا تھا اور دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ کاش میں پہلے ہی مناسب خواہش کرتا۔

*

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY
READING Section

مسکرائیے....

☺....استاد (ڈانٹتے ہوئے): کلاس میں بیٹھ کر باتیں کرتے شرم نہیں آتی....؟

شاگرد: نہیں جناب میں تو سو رہا تھا مجھے خبر نہیں کہ باتیں کون کر رہا تھا۔

(مرسلہ: ارسلان انصاری۔ کراچی)

☺....ڈاکٹر پہلوان سے: آپ کا کندھا کیسے اتر گیا....؟

پہلوان: وہ جی.... غلطی سے اپنے بچے کا بستہ اٹھا لیا تھا۔

(مرسلہ: کاشان علی۔ میرپور خاص)

☺....ماں: بیٹا جب دودھ میں چوہا گر گیا تو تم نے کیا کیا....؟

بیٹا: میں نے اس میں تو بلی ڈال دی۔

(مرسلہ: رخسار احمد۔ لاہور)

☺....ماں (بیٹے سے): بیٹا! اللہ نے تو تمہاری قسمت میں فیل ہونا ہی لکھا تھا تو تم فیل ہو گئے۔

بیٹا: پھر تو شکر ادا کریں جان کہ میں نے نہیں پڑھا ورنہ ساری محنت ضائع ہو جاتی۔

(مرسلہ: محمد ریحان علی۔ کراچی)

☺....سہیل اپنے دوست عمران سے: کل تو پانی بھی خالص نہیں ملتا۔

عمران: (حیرت سے): وہ کیسے....؟

سہیل: پانی سے بھی بجلی نکال لی جاتی ہے۔

(مرسلہ: وحید احمد۔ سیالکوٹ)

☺....ایک درخت کے نیچے چند دوست بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ ایک آدمی نے کہا: تم میں سے سب سے زیادہ سست اور کاہل کون ہے....؟ میں اسے انعام دوں گا۔

سب لڑکوں نے ہاتھ اٹھایا لیکن ایک لڑکا ویسے ہی بیٹھا رہا۔

آدمی نے کہا: مجھے لگتا ہے تم ہی سب سے زیادہ سست اور کاہل ہو، یہ لو تمہارا انعام پانچ روپے۔

اس پر لڑکے نے کہا: ذرا سے کرم آگے بڑھ کر میری جیب میں ڈال دیں۔

(مرسلہ: معصومہ نیاز۔ اسلام آباد)

☺....ایک دوست دوسرے سے: میں جب تمہارے گھر آتا ہوں، تمہارا کتا بھونکنے لگتا ہے، مجھے ڈر ہے کہ وہ کاٹ نہ لے۔

دوسرا دوست: کبھی تم نے وہ کہاوت نہیں سنی کہ جو بھونکتے ہیں وہ کاٹتے نہیں۔

پہلا دوست: میں نے تو سنی ہے پتا نہیں تمہارے کتے نے سنی ہے یا نہیں۔

(مرسلہ: محمد حمید۔ پشاور)

☺....ایک موٹے آدمی کو ڈاکٹر نے مشورہ دیا کہ گھڑسواری کیا کرو۔

چند دن بعد ڈاکٹر نے اس آدمی سے پوچھا: کیسے کچھ دبلے ہوئے....؟

موٹے آدمی نے جواب دیا: میں تو نہیں البتہ گھوڑا بے حد دبلا ہو گیا ہے۔

(مرسلہ: محمد یاسر۔ راولپنڈی)

☺....استاد شاگرد سے: اچھا یہ بتاؤ دن میں تارے کیوں نہیں نکلتے....؟

شاگرد: سر وہ سورج کے معاملے میں ٹانگ نہیں اڑانا چاہتے۔

(مرسلہ: شہزاد علی۔ فیصل آباد)

☺....مریض ڈاکٹر کے پاس پہنچا اور کراہتا ہوا بولا: ڈاکٹر صاحب! کل سے دانت میں شدید درد ہے۔

ڈاکٹر: ذرا منہ تو کھولیے تاکہ میں معائنہ کر سکوں۔

مریض نے بے تحاشا منہ کھول دیا۔

ڈاکٹر: زیادہ منہ نہ کھولیے۔ میں باہر کھڑے ہو کر ہی معائنہ کر تا ہوں۔

(مرسلہ: محمد فرحان علی۔ سکھر)

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

محفل مراقبہ

مرکزی مراقبہ ہال

سرجانی ٹاؤن کراچی میں جذبہ خدمت خلق کے تحت ہفتے کے روز خواتین و حضرات کو بلا معاوضہ روحانی علاج کی سہولت مہیا کی جاتی ہے۔ خواتین و حضرات کو ہفتے کی صبح 7:45 بجے ملاقات کے لئے نمبر دیے جاتے ہیں اور ملاقات صبح 8 سے 12 بجے دوپہر تک ہوتی ہے اور ہفتے کی دوپہر 3:45 بجے نمبر دیے جاتے ہیں اور ملاقات 4 بجے سے شام 7 بجے تک ہوتی ہے۔ ہر ہفتے بعد نماز جمعہ عظیمیہ جامع مسجد سرجانی ٹاؤن میں اجتماعی محفل مراقبہ منعقد ہوتی ہے جس میں درود شریف، آیت کریمہ کا ختم اور اجتماعی مراقبہ کے بعد دعا کی جاتی ہے۔ ہفتہ اور جمعہ کے علاوہ خواتین و حضرات ملاقات کے لئے زحمت نہ کریں۔ محفل مراقبہ میں دعا کے لئے اپنا نام، والدہ کا نام اور مقصد دعا تحریر کر کے ارسال کیجیے۔ جن خوش نصیبوں کے حق میں اللہ رحیم و کریم نے ہماری دعائیں قبول فرمائی ہیں وہ اپنے گھر میں محفل میلاد کا انعقاد کرائیں اور حسب استطاعت غریبوں میں کھانا تقسیم کریں۔

کراچی۔ ● ایس ایم بیگم، محمد قمر، انیس عثمان، انیس ایاز [illegible]

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

[illegible]

حیدرآباد: [illegible]

فیصل آباد: [illegible]

لاہور: [illegible]

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

[illegible]

اسلام آباد۔ [illegible]

راولپنڈی [illegible]

چنیوٹ [illegible]

[illegible]

ملتان: [illegible]

سیالکوٹ [illegible]

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

شاہد مسعود۔ [illegible]

پشاور

[illegible]

ایبٹ آباد

[illegible]

گوجرانوالہ

[illegible]

جہلم

[illegible]

شیخو پورہ

[illegible]

شاہ کوٹ

[illegible]

سکھر

[illegible]

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

[illegible]

ما تبصرہ: [illegible]

پسلازی: [illegible]

وہاب شاہ: [illegible]

بھرپور خاص — [illegible]

[illegible]

دریاخان: [illegible]

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

[illegible]

اوکاڑہ: [illegible]

اٹک: [illegible]

[illegible]

سانگھڑ: [illegible]

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

دعا، قرآن سے
علاج

بچوں پر نظر
سے حفاظت کے لیے دعائیں

1

ادارہ

انسان کی صحت اور دیگر معاملات پر نظر لگنے کے بارے میں ہمارے معاشرے میں مختلف تصورات پائے جاتے ہیں۔ کچھ لوگ نظر بد پر یقین نہیں رکھتے۔ کچھ لوگ اپنے کاموں میں کسی معمولی رکاوٹ کا سبب بھی نظر کو قرار دے دیتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ''نظر'' کے اثرات ایک حقیقت ہیں۔ صرف پاکستان، ہندوستان یا مشرقی ممالک ہی نہیں بلکہ یورپ اور امریکہ میں بھی لوگ اس کے برے اثرات کو مانتے ہیں۔ دنیا کے ہر خطے میں رہنے والے اور مختلف مذاہب کے ماننے والے نظر بد سے حفاظت کے لیے دعاؤں اور ٹوٹکوں کے سہارے لیتے ہیں۔

نظر سے صحت متاثر ہو سکتی ہے۔ معاشی پر منفی اثرات پڑ سکتے ہیں۔ زندگی کے مختلف معاملات میں رکاوٹیں اور تکلیفیں ہو سکتی ہیں۔ نظر سے صرف انسان ہی نہیں بلکہ دوسری مخلوقات، مصنوعات مثلاً جانور، درخت، فصلیں، مکان، گاڑی اور جگہ یا انسان کی بنائی ہوئی چیزیں وغیرہ بھی متاثر ہو سکتی ہیں۔

واقف اسرار کائنات، حبیب اعظم حضرت محمد ﷺ کا ارشاد ہے۔

اَلْعَیْنُ حَقٌّ

نظر کا لگ جانا حق ہے۔ (بخاری، ابی داؤد)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلْعَیْنُ حَقٌّ وَلَوْ کَانَ شَیْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ

نظر کا لگ جانا برحق ہے۔ اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جانے والی ہوتی تو نظر ہوتی۔ (مسلم)

نظر لگنا عربی لفظ عین کا ترجمہ ہے۔ عربی زبان میں نظر کو عین، نظر لگانے والے کو عائن اور جسے نظر لگ جائے اسے معین یا معیون کہا جاتا ہے۔ نظر لگانے والے کو عربی میں عائن کے علاوہ معیان اور عیون بھی کہا جاتا ہے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

نظر کی تعریف:

نظر، نفس انسانی کی خاص کیفیات کا ایک اصطلاحی نام ہے۔ یہ کیفیات حرکت کرتی ہیں یعنی ایک نفس سے دوسرے نفس کی طرف یا ایک وجود سے دوسرے وجود کی طرف حرکت کرنے والی اثر انداز ہوتی ہیں۔ یہ اثر اندازی عموماً کسی تکلیف یا نقصان کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔

"نظر" کے اسباب زیادہ تر منفی ہی بتائے جاتے ہیں۔ اسے ہمارے ہاں نظر بد بھی کہا جاتا ہے تاہم واضح رہے کہ ہر نظر منفی خصوصیات کی حامل نہیں ہوتی۔ نظر اپنے اثرات رکھتی ہے۔ ان اثرات کے اظہار کے لیے ضروری نہیں کہ وہ نظر بد ہی ہو یا ان کے اثرات برے ہی ہوں۔

یہ بات ہمارے عام مشاہدے میں ہے کہ بری نظر اگر برا اثر ڈالتی ہے تو تحسین، ستائش کی نظر انسان کے لیے خوشی، حوصلہ افزائی اور توانائی کا ذریعہ بنتی ہے لیکن کبھی کسی مخلص ہستی کی نظر بھی لگ سکتی ہے۔ جیسا کہ چھوٹے بچوں کو خود ان کے ماں باپ کی پیار بھری نظر بھی لگ جاتی ہے۔ کبھی کسی کو خود اپنے آپ کی نظر بھی لگ سکتی ہے۔

نظر کیسے لگتی ہے....؟

آئیے! ہم ان کیفیات کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، جنہیں اصطلاحاً نظر یا نظر بد کہا جاتا ہے

علامہ ابن القیم (751ھ) نے اپنی کتاب زاد المعاد میں لکھا ہے:

نظر بد کی اصل یہ ہے کہ نظر لگانے والے کو کوئی چیز اچھی لگتی ہے، تو اس کے نفس کی ایک بری (یعنی منفی) کیفیت اس پر غالب آجاتی ہے۔ کسی اپنے اس زہر (یعنی منفی کیفیت) کو نافذ کرنے کے لیے اس شخص کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتا ہے۔

لوگوں پر نظر کی تاثیر ان کی ذہنی سکت و قوت ارادی کی مضبوطی یا کمزوری کی مناسبت سے مختلف ہوتی ہے لیکن حاسد کی نظر میں پوشیدہ ایک خاص کیفیت محسود پر واضح طور پر اپنا منفی اثر ظاہر کرتی ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی (852ھ) نے نظر کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی ہے:

نظر بد کی حقیقت یہ ہے کہ کوئی شخص کسی چیز کو اچھی سمجھ کر اس کی طرف ایسی نظر اٹھائے جس میں خبث طبیعت (منفی کیفیت = Negativity) کے باعث حسد بھی شامل ہو تو ایسی نظر سے نقصان پہنچتا ہے۔ (فتح الباری)

نظر کے اثرات اور علاج:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

استعیذوا باللہ من العین فإن العین حق

نظر بد سے اللہ کی پناہ طلب کرو کیونکہ نظر بد برحق ہے۔ (ابن ماجہ)

مختلف روایت اور واقعات پر غور کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ نظر بد کی وجہ سے انسان کی صحت، معیشت متاثر ہو سکتی ہے۔ محبت کرنے والے قریبی لوگوں کے درمیان رنجش ہو سکتی ہے اور دیگر انداز سے منفی اثرات پہنچتے ہیں۔ انسانوں کے علاوہ دیگر مخلوقات بھی نظر سے متاثر ہو سکتی ہیں۔

نظر کے منفی اثرات سے بچاؤ یا نظر لگ چکی ہو تو اس سے نجات کے لیے مناسب تدابیر اختیار کی جانی چاہئیں

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا،

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: جعفر کے بیٹوں کو نظر جلدی لگ جاتی ہے، کیا میں ان پر دم کر دیا کروں....؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے سکتی ہے تو وہ نظر ہے۔ (مسلم۔ ترمذی)

بچوں پر نظر:

اولاد اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ بچے ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک، دل کا چین ہوتے ہیں۔ شیر خوار یا نونہال معصوم بھولے بھالے بچوں کو دیکھ کر صرف ماں باپ اور رشتہ دار ہی نہیں بلکہ سب کو ان پر بے ساختہ پیار آتا ہے۔

بچوں پر نظر کے اثرات مختلف انداز سے ظاہر ہوتے ہیں مثلاً نظر لگ جانے سے ہنستے بولتے بچوں کو چپ لگ جاتی ہے۔ کبھی روزے سے ہوئے محسوس ہوتے ہیں، کبھی نظر کی وجہ سے بچے دودھ پینا یا دوسری چیزیں کھانا پینا چھوڑ دیتے ہیں، کبھی بظاہر کوئی تکلیف نہ ہونے پر بھی رونے لگتے ہیں۔

نظر لگنے سے شوخ و چنچل بچے سست اور خاموش ہو جاتے ہیں، کبھی نظر کے اثرات بچے میں چڑچڑے پن اور ضد کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اس چڑچڑے پن میں بچے کبھی خود کو اور کبھی دوسروں کو مارتا اور نوچتا ہے۔ مختصر یہ کہ نظر بچے پر کئی طرح شدید انداز ہو سکتی ہے۔

بچے کو نظر لگ جائے

تو آپ کیا کریں....؟

کسی بچے کو نظر لگ جائے تو

نظر اتارنے کے لیے بتائی گئی قرآنی آیت یا اللہ تعالیٰ کے اسماء، مسنون دعائیں، بزرگوں کی بتائی ہوئی دعائیں اور درود شریف پڑھ کر تازہ پانی پر دم کیا جائے۔

❖ بچے کی طرف سے حسب استطاعت صدقہ کر دیا جائے۔

❖ نظر اتارنے کے لیے بچے کے کپڑے تبدیل کروا دیے جائیں۔

❖ نظر کی شدت زیادہ ہو تو خاص طریقے سے نہلانے کی ضرورت بھی پڑ سکتی ہے۔ اس کا طریقہ آگے بیان ہوگا۔

❖ نظر سے بچاؤ کے لیے بچے کو نہلا دھلا کر کپڑے پہنانے کے بعد تین مرتبہ سورۃ فلق پڑھ کر اس پر دم کر دیں۔ دم سے بچے کو نظر کا تعویذ پہنا دیا جائے۔

❖ گھر میں کوئی تقریب ہو یا باہر کہیں جانے کے لیے بچے کو خوش نما کپڑے پہنانے کے بعد گھر سے روانگی سے پہلے ایک مرتبہ سورۃ فلق پڑھ کر پہلے بچے کے دائیں رخسار پر، پھر بائیں رخسار پر اور پھر سر سے لے کر پیٹ تک دم کر دیا جائے۔

آئیے.... اب نظر سے متاثرہ بچوں کے چند مسائل اور ان کے حل کے لیے دعائیں پڑھتے ہیں۔

❖ **شرارتی بچہ**

اب ہر وقت روتا رہتا ہے:

سوال: میرا دو سالہ بیٹا ماشاء اللہ بہت خوبصورت، صحت مند اور شرارتی ہے۔ اس نے بولنا بھی جلد شروع کر دیا۔ سب گھر والے اسے چھیڑ کر اس کے جواب کے منتظر رہتے۔ جب وہ ناراض ہو جاتا تو اور پیارا لگتا۔ اس کی صحت بہت اچھی تھی۔ اسے بھوک بھی اچھی لگتی اور بو لگا کر شوق سے کھاتا تھا۔ اسی وجہ سے اس کا جسم بھی خوب توانا تھا۔

دو ماہ ہوئے ہیں اس نے اچانک کھانا پینا کم

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

کر دیا ہے۔ مسلسل روتا رہتا ہے۔ ہم نے ڈاکٹر کو بھی دکھایا لیکن کوئی خاص فرق نہیں پڑا۔

چند ہفتوں میں وہ بہت کمزور ہو گیا ہے۔ دبلا بھی بہت ہو گیا ہے۔ اس کی شرارتیں بھی بند ہو گئی ہیں۔ ہر وقت کسی نہ کسی کی گود سے چمٹا رہتا ہے۔ رات گویا لیٹے میں آنکھوں جاتا ہے۔

جواب: بچے پر نظر کے اثرات سے نجات کے لیے صبح اور شام سات سات مرتبہ سورۃ کوثر تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر بچے پر دم کریں۔ یہ عمل اکیس روز تک جاری رکھیں۔

بیٹے کو جب بھی کچھ کھانے یا پینے کو دیں اس پر گیارہ مرتبہ اسم الٰہی یَاحَفِیْظُ تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر دم کر دیں۔ یہ عمل گیارہ دن تک کریں۔

ایک عدد سفید کاغذ پر سیاہ روشنائی سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَارَحِيْمُ يَارَحِيْمُ يَارَحِيْمُ

يَاحَفِيْظُ يَاحَفِيْظُ يَاحَفِيْظُ

لکھ کر تعویذ بنا کر بچے کے گلے میں پہنا دیں۔

نظر سے بچے کی حفاظت اور اس کی صحت کے لیے حسب استطاعت صدقہ بھی کر دیں۔

❖ ننھی بچی بیمار رہنے لگی ہے:

سوال: میری دو بیٹیاں ہیں۔ ایک دو سال اور دوسری چار سال کی ہے۔ چھوٹی بچی سب کی توجہ کا زیادہ مرکز رہتی ہے۔ خاص طور سے سسرال والے اس پر اپنی جان چھڑکتے ہیں۔ میرے سسر تو کہتے ہیں کہ میری پوتی تو بالکل گڑیا ہے گڑیا......

پچھلے کچھ عرصے سے یہ بچی بہت سست و بیمار رہنے لگی ہے۔ اسے کبھی دستوں کی شکایت ہو جاتی ہے تو کبھی بخار ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹروں کو دکھایا تو کوئی خاص بیماری سامنے نہیں آئی۔ دواؤں سے وقتی طور پر ٹھیک ہو جاتی ہے لیکن اس بچی کو مسلسل کوئی نہ کوئی تکلیف رہتی ہے۔ راتوں کو دیر تک جاگتی رہتی ہے۔ غذا بھی کم ہو گیا ہے۔

جواب: گھر میں حفظان صحت کے اصولوں پر زیادہ سے زیادہ عمل کیجیے۔ بچی کو صاف ستھرا رکھنے کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی خیال رکھیے کہ اسے گود میں لینے والے بھی صفائی کا خیال رکھیں۔ گھر میں مچھروں سے بچاؤ کا اہتمام بھی کیجیے۔ نظر سے نجات اور آئندہ حفاظت کے لیے رات کو جب بچی گہری نیند میں ہو تو اس کے سرہانے بیٹھ کر اتنی آواز سے کہ اس کی آنکھ نہ کھلے گیارہ مرتبہ سورۃ نمل (27) کی آیت 19 میں سے

رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ۝

تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر اس بچی پر دم کر دیں۔

اس سے پہلے مسئلے کے جواب میں تجویز کردہ تعویذ بھی اس بچی کو پہنا دیں۔

حسب استطاعت صدقہ بھی کر دیں۔

❖ نئے کپڑے پہننے پر نظر لگ جانا:

سوال: میری بیٹی جس کی عمر دو سال ہے۔ بہت خوبصورت ہے۔ ہر کوئی اسے پیار کرتا ہے۔ جب وہ تیار ہو کر نئے کپڑے پہنتی ہے تو بہت ہی پیاری لگتی

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

بچوں پر نظر کے لیے تعویذ

نظر بد سے حفاظت یا نظر بد سے نجات کے لیے مندرجہ ذیل تعویذ سفید کاغذ پر سیاہ روشنائی سے لکھ کر اس کی چار تہیں کر کے اسے موم جامہ کر لیں یا پلاسٹک میں پیک کر کے نیلے کپڑے میں سی لیں۔ یہ تعویذ بچے کے گلے میں ڈال دیں۔

نوٹ: تعویذ لکھتے وقت باوضو ہوں۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ
كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ يَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ فِيْ دَيْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَائِهٖ يَا حَيُّ ط
حَسْبِيَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط

ہے۔ ایسے دو تین ... اسے نظر ضرور لگتی ہے اور وہ چڑچڑی ہو جاتی ہے۔ اس کو نئے کپڑے پہناؤ تو اکثر پہننے کے بعد ہی وہ خراب ہو جاتے ہیں یا پھٹ جاتے ہیں۔

جواب: بچی کو جب بھی تیار کریں تو تین مرتبہ سورۂ فلق پڑھ کر اس کی پیشانی پر اور اس کے دائیں گال اور بائیں گال پر دم کر دیں۔

ایک سفید کاغذ پر سیاہ روشنائی سے

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ () مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ()
يَا حَفِيْظُ يَا حَفِيْظُ يَا حَفِيْظُ

لکھ کر موم جامہ کر کے یا پلاسٹک میں پیک کر کے نیلے کپڑے میں سی لیں۔ یہ تعویذ بچی کے گلے میں پہنا دیں۔

ہر جمعرات کے دن کم از کم ایک روپے خیرات کریں۔

❖ نیند بہت کم ہو گئی ہے:

سوال: میری ایک سال کی بچی ماشاء اللہ بہت پیاری اور گھر میں سب کی آنکھوں کا تارا ہے۔ پر اس کی نیند اکثر ہمارے گھر آ کر اس سے کھیلتی تھیں لیکن اب وہ کسی کے پاس نہیں جاتی۔

پہلے رات کی بھرپور نیند کے علاوہ دن میں بھی سوتی تھی لیکن اب رات بھر جاگتی رہتی ہے اور دن میں بھی بمشکل دو تین گھنٹے ہی سوتی ہے۔

اکثر روتی رہتی ہے۔ اور دبلی بھی ہو گئی ہے۔ اس پر سورتیں پڑھ کر دم کروں تو کچھ بہتر لگتی ہے۔

جواب: صبح شام اور رات سوتے وقت گیارہ مرتبہ

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ
وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ

تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر اس بچی پر پھونک کر دم کریں اور دعا کریں۔

حسب استطاعت صدقہ کریں۔

❖ بچی سوتے ہوئے ڈر جاتی ہے:

سوال: میری بچی کی عمر دو سال ہے۔ کچھ عرصے سے وہ رات کو اچانک ڈر کر اٹھ جاتی ہے اور رونا شروع کر دیتی ہے اور بہت مشکل سے چپ کر سوتی

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

ہے۔ اب تو یہ اس کے روز کا معمول ہو گیا ہے۔

جواب: بچوں پر اکثر نظر کے اثرات بھی ان میں ڈر، خوف پیدا کرتے ہیں۔ اکثر بچے سوتے ہوئے اچانک ڈر کر اٹھ جاتے ہیں اور دوبارہ سونے سے ڈرتے ہیں۔ اس کے تدارک کے لیے بعض گھرانوں کے بڑے بوڑھوں کا ایک آزمودہ ٹوٹکا درج ذیل ہے۔

بچے کے بستر پر ایک طرف لوہے کی کوئی بھی شے رکھ دی جاتی ہے۔

صبح اور شام سات سات مرتبہ سورۂ کوثر تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر بچی پر دم کریں اور دعا کریں۔ رات کے وقت گیارہ مرتبہ

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ كُلِّ
شَيْطٰنٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ

تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر اس بچی پر پڑھ کر دم کر دیں۔

❖ جسمانی نشوونما رک گئی:

سوال: میرا بیٹا جس کی عمر تین سال ہے۔ اسے اکثر نظر لگنے کی شکایت رہتی تھی۔ نظر اتنی سخت ہوتی ہے کہ نظر اتارنے کے ساتھ علاج بھی کروانا پڑتا ہے۔

اب نظر یا بخار تو نہیں ہے لیکن اس کے ہاتھ پاؤں پتلے، کمزور اور جسم لاغر ہوتا جا رہا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اس کی جسمانی نشوونما رک گئی ہے۔ ڈاکٹری علاج ہو رہا ہے۔

جواب: ایک کلو خالص سرسوں کے تیل پر ایک ہزار مرتبہ اسم الٰہی یَا جَبَّارُ گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر دم کریں۔ صبح کے وقت اس دم کیے ہوئے تیل کی اس بچے کے جسم پر، ہاتھ پاؤں پر اچھی طرح سے ہاتھ سے مالش کریں۔

ایک عدد سفید کاغذ پر سیاہ روشنائی سے

یَا جَبَّارُ	یَا جَبَّارُ	یَا جَبَّارُ
یَا جَبَّارُ	یَا جَبَّارُ	یَا جَبَّارُ
یَا جَبَّارُ	یَا جَبَّارُ	یَا جَبَّارُ

لکھ کر موم جامہ یا پلاسٹک میں پیک کرکے نیلے کپڑے میں سی کر بیٹے کے گلے میں پہنا دیں۔

حسب استطاعت صدقہ کر دیں۔

❖ سریلی آواز بھدی ہو گئی:

سوال: میرا بیٹا جس کی عمر سات سال ہے۔ ماشاء اللہ اس کی آواز بہت اچھی تھی۔ ہم نے اسے حفظ قرآن کے لیے مدرسے میں داخل کر دیا۔ وہاں اس کی قرات سب سے اچھی رہی۔ عم پارہ حفظ ہی کیا تھا کہ اچانک اس کی آواز بیٹھ گئی۔ مولوی صاحب نے دم کر دیا تو کچھ بہتری آئی۔ ENT ڈاکٹر کو دکھایا مگر کوئی مرض سامنے نہیں آیا۔ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ مسلسل نظر بد کے اثرات کے سبب بچے کی آواز خراب ہو گئی ہے۔

جواب: مناسب طبی علاج کے ساتھ سفید چکنے کاغذ پر سیاہ روشنائی سے

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ
حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا

لکھ کر درج بالا طریقے سے تعویذ بنا کر بیٹے کے گلے میں پہنا دیں۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ڈاکٹر وقار یوسف عظیمی کی کتاب

نظرِ بد اور شر سے حفاظت

قرآنی آیات، احادیث نبوی ﷺ
اور اولیاء اللہ کی تعلیمات کی روشنی میں
نظر بد، حسد، سحر کی وضاحت اور
ان سے نجات و حفاظت کے لیے اوراد و ظائف....
اس کتاب میں جنات کی حقیقت اور انسانوں کے ساتھ جنات کے رابطوں اور تعلقات کا تذکرہ بھی شامل ہے۔

اپنے قریبی بک اسٹال سے طلب فرمائیں یا
بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک گھر بیٹھے منگوانے کے لیے رابطہ کریں

سرکولیشن ڈیپارٹمنٹ، مکتبہ روحانی ڈائجسٹ
1-D, 1/7 ناظم آباد، کراچی 74600۔ فون: 021-36606329
ای میل: manager_roohanidigest@yahoo.com

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

صوفی بزرگ **خواجہ شمس الدین عظیمی** کی زیر ادارت

ماہنامہ

قلندر شعور

کراچی

روحانی علوم سے دلچسپی اور اعلیٰ علمی ذوق رکھنے والے اساتذہ، دانشوروں

اور خواتین و حضرات کے لیے ہماری ایک اور علمی پیش کش

ایڈیٹر: حکیم سلام عارف عظیمی

ماہنامہ قلندر شعور میں آپ کے خواب، ان کی تعبیر، تجزیہ

اور مشورہ، سائنسی، علمی، ادبی، سماجی، آسمانی علوم

اور Ph.D کے مقالہ جات شائع ہو رہے ہیں۔

تازہ شمارہ منگوانے کے لیے بذریعہ فون یا خط رابطہ کریں۔

فون نمبر: 021-36912020

پتہ: B-54 سیکٹر 4-C سرجانی ٹاؤن، کراچی

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کیا ساری زندگی والدین کے گھر بیٹھی رہوں گی....؟

سوال: میری عمر انتیس سال ہو گئی ہے۔ ہمارے ہاں لڑکیوں کی شادی برادری میں کی جاتی ہے۔ میرے ساتھ کی سب کزنز کی شادی ہو چکی ہے۔ بچوں والی بھی ہو گئی ہیں۔ برادری میں جس لڑکے کے ساتھ میرا رشتہ طے کیا گیا تھا وہ پہلے کراچی اور پھر بیرون ملک چلا گیا اور اس رشتے سے صاف انکاری ہو گیا۔ امریکہ میں اس نے ایک پاکستانی فیملی میں شادی بھی کر لی۔

ہمارے محلے میں دوسری برادری کی ایک فیملی رہتی ہے۔ یہ پڑھے لکھے لوگ ہیں۔ محلے کی ایک شادی میں ان کے لڑکے نے مجھے دیکھا۔ ان کی والدہ صاحبہ رشتہ لے کر ہمارے گھر آئیں۔ والدہ صاحبہ نے انہیں یہ کہہ کر منع کر دیا کہ ہمارے ہاں برادری سے باہر شادی نہیں کرتے۔

اس لڑکے کی والدہ یہ کہہ گئی تھیں کہ خاندان میں ہی شادی کرنے والے کئی گھرانے اب غیروں میں بھی رشتے دے چکے ہیں۔ آپ لوگ بھی میری بات پر غور کریں۔ میں دوبارہ آؤں گی۔

رات کو والد صاحب آئے تو والدہ صاحبہ نے انہیں رشتے والی بات بتائی۔ یہ سن کر والد صاحب بہت ناراض ہوئے کہ وہ لوگ ہمارے گھر رشتہ لے کر کیوں آئے۔ کیا وہ لوگ نہیں جانتے کہ ہمارے ہاں برادری سے باہر شادی نہیں کرتے۔

محترم صاحب! میری ایک پھوپھی کی بھی شادی نہیں ہوئی ہے۔ ان کے لیے بھی برادری سے رشتہ نہیں آیا تھا۔ اب ان کی عمر پچاس سال ہے۔ ان کی ساری جوانی جیون ساتھی کے بغیر ہی گزر گئی۔ کیا میں بھی پھوپھی کی طرح ساری زندگی اپنے والدین کے گھر بیٹھی رہوں گی....؟

میں ڈرتی ہوں کہ میرے ساتھ بھی یہ کہانی نہ دہرائی جائے۔ لڑکے والے بہت اچھے لوگ ہیں۔ آپ مہربانی فرما کر ایسا عمل یا وظیفہ بتائیں کہ میرے والدین اور برادری والے باہر شادی کرنے کے لیے راضی ہو جائیں اور گھر آئے ہوئے اس رشتہ کو اللہ کی نعمت

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

سمجھ کر قبول کر لیں۔

جواب: بچوں کے رشتے خاندان یا برادری میں ہی کرنا ایک دیرینہ سماجی روایت ہے۔

اس روایت کی وجوہات میں بچی کے تحفظ کا احساس بھی پنہاں ہے۔ برادری سسٹم میں رہنے والے والدین اور خاندان کے بڑے غیر لوگوں میں بچی کو بیاہ دینے میں کئی طرح کے خدشات اور خوف میں بھی مبتلا ہوتے تھے۔ اپنے خاندان میں یا برادری میں بچی کا رشتہ کرتے وقت یہ اطمینان رہتا تھا کہ بچی بالکل اجنبی لوگوں میں اور اجنبی ماحول میں نہیں جائے گی۔ انہیں یہ بھی خیال ہوتا تھا کہ اگر کوئی اونچ نیچ یا ناخوشگوار صورت حال ہوئی تو خاندان کے بڑے معاملات کو سنبھال لیں گے۔

اس روایت کی ایک وجہ اپنی برادری یا خاندان کو دوسروں سے برتر خیال کرنا بھی ہے۔

بچی کے تحفظ کا خیال ہو یا اپنی برادری کی برتری کا احساس، خاندان یا برادری میں ہی شادی کرنا بہر حال ایک سماجی روایت ہے۔

اس سماجی روایت پر اصرار کرکے لڑکی یا لڑکے کو تیس چالیس سال کی عمر تک کنوارا رکھنا اسلام کے عطا کردہ حقوق اور فطرت کے اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔

اس معاملے میں ایک پہلو یہ بھی ہے کہ برادری میں کوئی لڑکا اگر اپنے طے شدہ رشتے سے انکار کر دے اور خاندان یا برادری سے باہر شادی کرلے تو اسے زیادہ کچھ نہیں کہا جاتا لیکن لڑکیوں پر پابندیاں بہت سخت ہیں۔

یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض مردوں نے ایک شادی برادری میں کی۔ اپنی اس منکوحہ کو گاؤں کے گھر میں رکھا اور ایک شادی شہر میں برادری سے باہر کرلی۔ ایسی صورت میں برادری والی بیوی کو عمر بھر کی طرف سے نظر اندازی اور کئی محرومیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ برادری میں شادی پر اصرار کرنے والے لوگ ان مردوں کو کچھ نہیں کہتے بلکہ مردوں کے ان فیصلے کو قبول کر لیتے ہیں۔

آج کل کی تعلیم یافتہ نوجوان خود بھی قریبی رشتہ داروں میں شادی کے حامی نہیں ہیں۔ اس کی وجہ موروثی طور پر خاندان کے بچوں میں سامنے آنے والی کئی بیماریاں تھیں۔

لڑکوں اور لڑکیوں میں تعلیم کی شرح بڑھنے، لوگوں کی دیہی علاقوں سے شہری علاقوں کی طرف نقل مکانی، برادری میں مناسب رشتے نہ ملنے یا کزنز میرج میں بچوں میں موروثی بیماریوں کی شرح بڑھنے کی وجہ سے کئی برادریوں میں والدین نے اس قدیم سماجی روایت سے ہٹنا شروع کر دیا ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بہت خوشیاں عطا فرمائیں۔ آپ کے والدین کو آپ کے لیے صحیح فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔ خاندان کے بزرگ بچی کی نسل کے بہتر مستقبل کو پیش نظر رکھیں۔ آمین

رات سونے سے پہلے 101 مرتبہ سورہ النساء (4) کی آیت نمبر 85 گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں۔

یہ عمل کم از کم چالیس روز تک جاری رکھیں۔ ناغہ کے دن بعد میں پورے کر لیں۔

اپنے گھر میں کسی جگہ پرندوں کو دانہ پانی ڈالا کریں۔

احساس کمتری

سوال: میری بچی کی عمر اکیس سال ہے۔ اس میں خود اعتمادی کی کمی اور احساس کمتری بہت ہے۔ مجھے سب

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

عظیمی ریکی سینٹر .... تاثرات

(صہیب احمد۔ کراچی)

کچھ عرصہ پہلے ہمارے دفتر میں غبن ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے ہمارے اکاؤنٹ ڈپارٹمنٹ کا سارا اسٹاف ٹینشن و ڈپریشن میں رہنے لگا ہے۔ جن لوگوں پر شک کیا گیا ان میں میں بھی تھا۔ میرا نام اس لسٹ میں آیا تو میری راتوں کی نیند اڑ گئی۔ ساری ساری رات جاگ کر گزار رہا ہوں۔ نیند کی دواؤں سے کچھ عرصہ تک تو نیند آئی پھر ان ادویات کا اثر بھی کم ہونے لگا۔ بھوک انتہائی کم ہو گئی۔

میں قطعاً بے گناہ تھا۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس کیس سے جان تو چھوٹ گئی لیکن میں ڈپریشن کا مریض بن گیا۔ بات بات پر غصہ کرنا، چڑچڑاپن، ہائی بلڈ پریشر رہنے لگا۔ ان تکلیف دہ حالات میں ایک دوست نے عظیمی ریکی سینٹر سے رابطہ کرنے کا کہا۔ یہاں میری کیفیت کو بغور سنا گیا اور ریکی کے سیشن شروع ہوئے۔ چند سیشن کے بعد مجھے نمایاں تبدیلیاں محسوس ہوئیں۔ میرا بلڈ پریشر نارمل رہنے لگا۔ بے خوابی میں کمی آئی اور چڑچڑاپن بھی کم ہو گیا ہے۔

باتوں پر میرے علاوہ کسی بڑے کے سامنے بات نہیں کر سکتی۔ پاکی ناپاکی کا بھی خیال نہیں رکھتی۔

میں اسے بہت سمجھاتی ہوں، ڈانٹتی ہوں لیکن اس پر میری باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ جوان ہو گئی ہے۔ اب اس کی شادی بیاہ کے معاملات بھی دیکھنے ہیں۔

آپ کوئی وظیفہ بتائیں کہ جس میں خود اعتمادی بحال ہو جائے اور احساس کمتری ختم ہو جائے۔

جواب: اپنی بیٹی سے کہیں کہ عشاء کی نماز کے بعد اکتالیس مرتبہ سورۂ حج (22) کی آیت نمبر 65 اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔ یہ عمل کم از کم چالیس روز تک جاری رکھیں۔

رات سونے سے پہلے 101 مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیں۔

چلتے پھرتے، وضو بے وضو کثرت سے یا حی یاقیوم کا ورد کرتی رہا کریں۔

نیلی شعاعوں میں تیار کردہ پانی صبح نہار منہ اور شام کے وقت پئیں۔

صبح اور شام ایک ایک ٹیبل اسپون شہد بھی پئیں۔

شرارتی بچے

☆☆☆☆

سوال: میری شادی کو چھ سال ہو گئے ہیں۔ میرے تین بیٹے ہیں۔ میرے تینوں بیٹے انتہائی شرارتی ہیں۔ ایک منٹ بھی گھر میں سکون سے نہیں بیٹھتے۔ ہر وقت ایک دوسرے سے لڑتے اور گھر کی چیزوں کو توڑتے رہتے ہیں۔ بچوں کی شرارتوں کی وجہ سے میں دن بھر ایک منٹ بھی آرام نہیں کر سکتی۔ ہر وقت دھڑکا لگا رہتا ہے کہ اب یہ نجانے کیا کر دیں گے۔

بچوں کو پیار محبت سے سمجھایا اور مار پیٹ کر بھی دیکھ لیا ہے لیکن ان کی شرارتیں کم نہیں ہو رہی ہیں۔ آپ مہربانی فرما کر ایسا عمل بتائیں کہ میرے بچے ہر وقت کی شرارتیں چھوڑ دیں۔

جواب: رات تینوں بیٹوں کے سونے کے بعد اکیس مرتبہ سورۂ نساء (4) آیت 113 کا آخری حصہ

وَأَنزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ
وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ
فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا O

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر تینوں بچوں پر دم کردیں اور دعا کریں۔ یہ عمل کم از کم ایک ماہ یا چالیس روز تک جاری رکھیں۔

حصولِ ملازمت

سوال: میری عمر پچیس سال ہے۔ میں نے تین سال قبل جنرل نرسنگ ڈپلومہ کا کورس مکمل کیا تھا۔ اس کے بعد ملازمت کے لیے کئی ایک جگہ اپلائی کیا لیکن کوئی کامیابی نہ ہوئی۔

ملازمت کی تلاش کے ساتھ ساتھ میں نے اپنے گاؤں کی ایک چھوٹی سی ڈسپنسری میں عارضی ملازمت اختیار کرلی کہ وقت ضائع ہونے سے بہتر ہے کہ کچھ نہ کچھ کرتی رہوں۔

پچھلے دنوں پبلک سروس کمیشن میں اسٹاف نرس کی آسامیاں نکلی ہیں۔ میں نے اس میں اپلائی کیا ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ کوئی وظیفہ بتائیں کہ مجھے پبلک سروس کمیشن میں اسٹاف نرس کی ملازمت مل جائے۔

جواب: عشاء کی نماز کے بعد ایک سو ایک مرتبہ سورۂ رعد (13) کی آیت نمبر 26 کا ابتدائی حصہ

اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ

گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر مقصد کے حصول کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں۔ یہ عمل کم از کم چالیس روز تک جاری رکھیں۔

چلتے پھرتے وضو بے وضو کثرت سے یا حی یا قیوم کا ورد کرتی رہا کریں۔

موبائل کا غلط استعمال

سوال: میرے دو بچے ہیں۔ ایک بیٹا اور ایک بیٹی۔ بیٹا یونیورسٹی اور بیٹی کالج میں ہے۔ میرے دونوں بچوں نے میٹرک A-1 گریڈ سے پاس کیا تھا۔ دونوں پڑھائی کا بہت شوق رکھتے تھے۔ کالج میں جانے کے بعد سے آہستہ آہستہ بیٹی کی توجہ پڑھائی پر کم ہوتی جارہی ہے۔ بیٹے کا حال بھی اس سے مختلف نہیں ہے۔

بیٹا یونیورسٹی کے سمسٹر میں فیل ہوگیا اور بیٹی فرسٹ ایئر کے تین پیپرز میں رہ گئی ہے۔

ہم نے دونوں بچوں کو موبائل فون لے کر دیے تھے کہ ان سے رابطہ کرنے میں آسانی ہو لیکن ہمیں معلوم نہ تھا کہ یہ موبائل ہمارے بچوں کو تعلیم سے دور کردے گا۔ دونوں دن ہو یا رات ہر وقت موبائل پر WhatsApp کے ذریعے تصاویر اور میسجز کرتے رہتے ہیں۔ میرے میاں نے غصے میں آکر دونوں بچوں سے موبائل چھین لیا ہے۔ دونوں بچے اب مجھ سے بات نہیں کرتے۔ کہتے ہیں کہ آپ نے ابو سے ہماری شکایت کیوں کی۔

آپ سے گزارش ہے کہ کوئی ایسا عمل بتائیں کہ میرے بچوں کا ذہن پڑھائی میں لگے اور وہ موبائل کے بے جا استعمال کے مضرات کو سمجھیں۔

جواب: اولاد کی تربیت ایک مسلسل عمل ہے۔ کسی غلطی پر اولاد کو ڈانٹ ڈپٹ کردینا صرف ایک ردعمل کہلائے گا۔ تربیت میں ضرورت اس بات کی ہے کہ والدین کی جانب سے اولاد کو یہ ذہن نشین کروایا جائے کہ کیا چیز اچھی ہے اور کیا بری ہے۔

بچے موبائل فون استعمال کرتے ہیں تو والد یا والدہ اپنے بچوں کے دوستوں اور ان کے تعلق والوں سے باخبر رہیں۔

اس طرح اگر تربیت کا معاملہ ہے۔ اگر تربیت

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اور سوشل میڈیا کا استعمال بھی والدین کی نگرانی اور رہنمائی میں ہونا چاہیے۔ واضح رہے کہ اس نگرانی یا رہنمائی کا مطلب بچوں پر مداخلت یا جبر کرنا نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد مختلف معاملات کو سمجھنے میں بچوں کو مدد فراہم کرنا ہے۔

اپنے بچوں پر آپ کی مناسب توجہ، آگہی اور ان کے ساتھ قریبی رابطہ رکھنے کی ضرورت ہے۔ سختی کرنا، ڈانٹنا ڈپٹنا اب اس مسئلہ کا حل نہیں۔

بطور روحانی علاج رات سونے سے پہلے اکتالیس مرتبہ سورۃ بنی اسرائیل (17) کی آیت نمبر 111 گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر اپنے دونوں بچوں کا تصور کرکے دم کردیں اور ان کی عادات کی اصلاح کے لیے دعا کریں۔

یہ عمل کم از کم چالیس روز تک جاری رکھیں۔

گود بھر جائے

☆☆☆☆

سوال: میری شادی میرے چچازاد سے ہوئی ہے۔ شادی کو تین سال ہوگئے ہیں۔ شادی کے دو ماہ بعد مجھے حمل ٹھہر گیا تھا لیکن وہ جلد ہی ختم ہوگیا۔ اس کے بعد ہم نے ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق چھ ماہ پرہیز کیا جب پرہیز ختم کرنے کے بعد بھی کچھ نہ ہوا تو ہم نے دوبارہ ڈاکٹر سے رجوع کیا۔

ڈاکٹر نے کہا کہ رحم کی صفائی کروالیں تو سب ٹھیک ہوجائے گا۔ D&C کروانے کے چار ماہ بعد تک امید نہ ہوئی تو ڈاکٹر نے مزید کچھ ٹیسٹ کروائے۔ ڈاکٹر نے کہا کہ آپ کو اندرونی ورم کی شکایت ہے۔ اس کا تین ماہ کا کورس ہے۔ وہ آپ کرالیں۔

میں نے تین ماہ کا کورس مکمل کرلیا ہے لیکن ابھی تک کوئی امید نہیں ہوئی ہے۔

میری ایک سہیلی کے گھر بھی اولاد نہیں ہورہی تھی۔ اس کے شوہر نے آپ سے علاج کروایا تو پندرہ دن کے بعد ہی اس کے ہاں خوش خبری ہوگئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اولاد نرینہ سے نوازا۔

مہربانی فرماکر ہمیں بھی کوئی ایسا علاج اور وظیفہ بتائیں کہ میری گود بھی جلد ہری ہوجائے۔ اس سلسلے ہم میاں بیوی آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔

جواب: اپنے شوہر کے ساتھ مطب کے اوقات میں تشریف لے آئیں۔

ملاقات کے لیے درج ذیل فون نمبر پر اپائنٹمنٹ لی جاسکتی ہے۔

021-36688931-021-36685469

دیورانی، جیٹھانی نے زندگی عذاب کی ہوئی ہے۔

☆☆☆☆

سوال: میری شادی کو دو سال ہوگئے ہیں۔ شادی کے بعد ایک دن بھی میں نے سکون سے نہیں گزارا۔ میرے شوہر کے دو بڑے بھائی ہیں۔ دونوں شادی شدہ ہیں۔

سب سے بڑے بھائی کوئی کام دل لگا کر نہیں کرتے اکثر ملازمت چھوڑ کر گھر بیٹھ جاتے ہیں۔ ان سے چھوٹے بھائی ایک فیکٹری میں ملازم ہیں۔ وہ بامشکل اپنا خرچ پورا کرپاتے ہیں۔

میرے شوہر کی اچھی ملازمت ہے۔ پورے گھر کا خرچ ان کی آمدنی سے چلتا ہے۔ دونوں بھائیوں کی بیویوں میں کینہ اور حسد بہت ہے۔ مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ ان دونوں کو ازلی دشمنی ہے۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

بات بے بات مجھ سے لڑتی ہیں اور کام گلوٹ کرتی رہتی ہیں۔ میرے کاموں میں کیڑے نکالتی ہیں۔

میں لڑائی جھگڑے سے ڈرتی ہوں اس لیے درگزر سے کام لیتی ہوں لیکن اب میرے اعصاب تھک گئے ہیں۔ میرے سر میں مستقل درد رہنے لگا ہے۔ میں نے اپنے شوہر سے کئی بار اس کا ذکر بھی کیا لیکن انہوں نے کوئی خاص توجہ نہیں دی تھی۔

تین روز پہلے ایک چھوٹی سی بات پر بڑے بھائی کی بیوی نے میرے منہ پر طمانچہ مارا جس سے میرا اوپر کا ہونٹ پھٹ گیا۔

رات کو شوہر آئے، میرا ہونٹ پھٹے ہونے کا سبب پوچھا تو میں نے بتا دیا کہ تمہاری بڑی بھابھی نے مارا ہے۔

میں نے پہلی مرتبہ اپنے شوہر کو غصہ میں دیکھا۔ وہ فوراً اپنے بڑے بھائی کے کمرے میں گئے اور ان سے ان کی بیوی کی شکایت کی۔ پھر کیا تھا دونوں بھابھیاں اور بھائی ایک طرف ہو کر میرے شوہر سے لڑنے لگے، بات ہاتھا پائی تک پہنچ گئی۔ ساس نے آکر معاملہ رفع دفع کروایا۔

میرے شوہر نے غصے میں کہہ دیا کہ اب میں اپنا مکان علیحدہ کر لوں گا۔ اب میرے شوہر مکان تلاش کر رہے ہیں لیکن ابھی تک کوئی مناسب مکان مل نہیں پا رہا۔ دوسری طرف میری ساس بھی ناراض ہو رہی ہیں کہ تم لوگ الگ کیوں ہو رہے ہو۔

ہم دونوں نے ان سے کہا ہے کہ آپ ہمارے ساتھ رہیے گا لیکن وہ اس پر بھی تیار نہیں ہیں۔

آپ مہربانی فرما کر ایسا عمل بتائیں کہ میری ساس ہمارے الگ گھر لینے پر راضی ہو جائے۔

جواب: رات سونے سے قبل اکتالیس مرتبہ سورۃ الانعام (6) کی آیت نمبر 165 گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے مسائل کے حل کے لیے دعا کریں۔

یہ عمل نماز تم ایک ماہ تک جاری رکھیں۔ ناغہ کے دن شمار کر کے بعد میں پورے کر لیں۔

اپنا زائچہ بنانے کے بعد۔۔۔

☆☆☆

سوال: میری شادی کو پانچ سال ہو گئے ہیں۔ میرے دو بچے ہیں۔ میرے شوہر کو کالج لائف سے ہی پامسٹری کا بہت شوق تھا۔ اس کے لیے وہ اکثر کتابیں اور مختلف قسم کی جنتری وغیرہ کا مطالعہ کرتے رہتے تھے اور ساتھ ساتھ زائچے بنانے کی کوشش بھی کرتے۔ جس میں وہ کبھی کبھار کامیاب بھی ہو جاتے۔

بقول ان کے کالج کے بعد عملی زندگی میں مصروفیت بڑھی تو پامسٹری کا شوق دب گیا۔

گزشتہ سال ہم ان کے ایک کزن کے گھر گئے۔ ان کے کزن کے ہاں ان کے ایک دوست آئے ہوئے تھے جو پامسٹ تھے۔

انہوں نے گھر کے مختلف لوگوں کی تاریخ پیدائش معلوم کر کے وقتی زائچے بنا کر کچھ باتیں کہیں۔ جن میں سے چند درست ثابت ہوئیں۔ میرے شوہر ان سے بہت متاثر ہوئے اور ان کا سویا ہوا شوق جاگ اٹھا۔

میرے شوہر نے ان صاحب سے اپنے شوق کے بارے میں بات کی تو انہوں نے چند تکنیک بتائیں جس سے میرے شوہر بہت خوش ہو گئے۔

پچھلے مہینے میرے شوہر نے کئی نئی جنتریاں اور کتابیں خریدیں۔ کئی دن کی کوشش کے بعد اپنا ایک زائچہ بنایا۔ اس دن سے وہ خاموش خاموش اور اداس

رہنے لگے ہیں۔ گھر سے باہر جانا بھی بہت کم کر دیا ہے۔

میں کہتی ہوں کہ باہر کیوں نہیں جاتے تو کہتے ہیں کہ میرا زیادہ باہر نکلنا مناسب نہیں ہے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ میرے شوہر کی باتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے زائچے میں کوئی خوفناک بات سامنے آئی ہے۔

میں ڈاکٹر کے پاس جانے کا کہتی ہوں تو کہتے ہیں کہ میری پریشانی کا حل کسی ڈاکٹر کے پاس نہیں ہے۔ تقدیر کا لکھا کون ٹال سکتا ہے۔

جواب: انسان کو ہمیشہ سے یہ جاننے کا اشتیاق رہا ہے کہ آنے والے وقت میں کیا ہونے والا ہے۔ مستقبل جان لینے کی جستجو میں کئی علوم بھی سامنے آئے۔ ان میں ستاروں کے مقامات سے متعلق علم، ہاتھ کی لکیروں کا علم اور دیگر کئی علوم بھی شامل ہیں۔ خواب کے ذریعے بھی مستقبل کے بارے میں رہنمائی مل سکتی ہے۔

یہ سب باتیں اپنی جگہ، حقیقت یہ ہے کہ خالق کائنات نے اس زمین کو انسان کے لیے دارالاسباب بنایا ہے۔ یہاں درد ہے تو اس کا درماں بھی ہے۔ مستقبل کے خدشات اور خطرات ہیں تو انسان کو توکل کی دولت اور طاقت سے بھی نوازا گیا ہے۔

ایک خاص بات یہ نوٹ کرلیں کہ آنے والے کل کے بارے میں کسی خطرے کی نشاندہی ہو رہی ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ ایسا لازماً ہوگا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا ہو سکتا ہے۔

انسان توکل علی اللہ کے ذریعے، اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں کا سہارا لے کر، صدقہ خیرات کرکے اور مناسب تدابیر کے ذریعے ان خطرات سے محفوظ رہ سکتا ہے یا ان خطرات سے بحفاظت باہر آ سکتا ہے۔

اپنے شوہر کو سمجھایئے کہ وہ اللہ پر بھروسہ رکھیں۔ خوف اور مایوسی کی فضا میں نہ رہیں۔ اللہ سے دعا کریں اور صدقہ کرتے رہیں۔ صدقہ رد بلا ہے۔ صدقہ پریشانیوں و مصیبتوں کے سامنے ڈھال بن جاتا ہے۔

یہاں ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ کم علمی یا ناقص علم خوبی کے بجائے بہت بڑی خامی بن جاتا ہے۔ میرا مشورہ تو ان کے لیے یہ بھی ہوگا کہ انہیں ایسے علوم پر دماغ سوزی سے گریز کرنا چاہیے۔ کم علمی کی بنیاد پر اپنے اخذ کردہ نتائج کی بنا پر خود اپنے اور اہل خانہ کو پریشانیوں میں مبتلا نہیں کرنا چاہیے۔

صبح اور رات سونے سے پہلے 101 مرتبہ سورہ توبہ (9) کی 129 آیت میں سے

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝

گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیں اور حفاظت کے لیے دعا کریں۔

وضو بے وضو کثرت سے اللہ تعالیٰ کے اسماء

یَا مُؤْمِنُ یَا حَفِیْظُ یَا سَلَامُ

کا ورد کرتے رہیں۔

شوہر کو قرض لینے کی عادت ہے

☆☆☆☆

سوال: میرا تعلق متوسط طبقے سے ہے۔ والدین پرانے زمانے کے سیدھے سادے لوگ ہیں۔ گاؤں میں ہماری کچھ زمینیں ہیں جس سے ہمارا گزارا اور آرام سے ہو جاتا ہے۔ ہم دو بہنیں ہیں بھائی کوئی نہیں ہے۔

میرے لیے کئی رشتے آئے لیکن بات نہیں بنی۔ چھبیس سال کی عمر میں والدہ کی ایک جاننے والی رشتہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

لے کر آئی۔ والد صاحب نے آنکھیں بند کر کے اس کی بات پر اعتبار کیا اور بغیر چھان بین کے جلدی دنوں میں میری شادی کر دی۔

میرے شوہر ویسے تو پڑھے لکھے ہیں لیکن ان کو کام کرنے کا شوق نہیں ہے۔ باتیں بہت بڑی بڑی کرتے ہیں۔ لوگ بہت جلد ان کے دوست بن جاتے ہیں پھر شوہر ان سے بطور قرض رقم لے کر خرچ کر دیتے ہیں۔

جب پہلا شخص رقم کا تقاضا کرتا ہے تو دوسرے سے ادھار لے کر اسے کچھ رقم دے دیتے ہیں باقی خود رکھ لیتے ہیں۔ جب قرضہ زیادہ ہو جاتا ہے تو دوسرے علاقے میں مکان کرائے پر لے لیتے ہیں۔ چند سالوں میں ہم نے کئی گھر تبدیل کیے ہیں۔

شوہر نے لوگوں سے لاکھوں روپے قرض لیے ہیں لیکن میری بات نہیں سنتے۔ پچھلے ہفتے ایک قرض خواہ گھر آیا شوہر گھر پر نہیں تھے۔ ان کو بہت برا بھلا کہا اور برے نتائج کی دھمکی دے کر چلا گیا۔

میں نے شوہر سے اس کا ذکر کیا تو کہتے ہیں تم اس کی فکر مت کرو، میں دیکھ لوں گا۔

کوئی وظیفہ بتائیں کہ میرے شوہر راہ راست پر آجائیں۔ قرض لینے کی عادت سے نجات ملے اور کام کرنے کی طرف ان کا دل مائل ہو جائے۔

جواب: رات سونے سے پہلے اکیس مرتبہ سورہ لہب تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر شوہر کا تصور کر کے دم کر دیں اور بری عادتوں سے نجات کی دعا کریں۔ یہ عمل کم از کم تین ماہ تک جاری رکھیں۔

رقم ڈوب گئی

☆☆☆☆☆

سوال: میری عمر ترپن سال ہے۔ تین سال پہلے میں ریٹائر ہوا تھا۔ ریٹائرمنٹ پر ادارے سے دس لاکھ روپے ملے تھے۔ میں نے وہ رقم بینک میں جمع کروا دی اور یہ سوچنے لگا کہ یہ رقم کسی اچھے کاروبار میں لگا دوں جس سے مجھے ہر ماہ ایک مخصوص رقم ملے۔

ہمارے محلے میں ایک صاحب رہتے تھے۔ انہوں نے بتایا تھا کہ ان کی سندھ اور پنجاب میں کافی زرعی زمینیں ہیں۔ میں نے ان سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا تم میرے ساتھ مل کر زرعی زمین لے لو۔ اس سے جو منافع ہو گا ہم آدھا آدھا تقسیم کر لیں گے۔

وہ صاحب اپنی زرعی زمین مقامی کاشتکار کو ایک فصل کے لیے ٹھیکے پر دیتے ہیں۔ ایک ماہ بعد انہوں نے بتایا کہ ایک زمین تیس لاکھ روپے میں مل رہی ہے اگر تم پندرہ لاکھ روپے دو تو میں تمہارے ساتھ مل کر اسے خرید لیتا ہوں۔

میرے پاس دس لاکھ تھے میں نے اپنی چھوٹی بہن سے ذکر کیا تو وہ بھی شراکت پر تیار ہو گئی۔ میں نے بہن سے بھی پانچ لاکھ روپے لے کر ان صاحب کو دے دیے۔ انہوں نے وہ زمین خرید کر اس کی فائل میرے پاس رکھوا دی۔

ایک سال تک تو ان صاحب نے ہر تین ماہ بعد ہمیں منافع کی رقم پابندی سے دی۔ ان کے کسی عزیز کا انتقال ہو گیا تو وہ اپنی فیملی کے ہمراہ تین دن کا کہہ کر دوسرے شہر چلے گئے۔

انہیں گئے ایک ماہ گزر گیا لیکن وہ واپس نہیں آئے تو مجھے فکر ہوئی۔ میں نے معلوم کروایا تو پتہ چلا کہ وہ صاحب گھر چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ میں نے فائل متعلقہ ادارے سے چیک کروائی تو پتہ چلا کہ وہ فائل جعلی ہے۔ یہ سن کر میرے پیروں تلے زمین نکل گئی۔ میری

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ساری زندگی کی کمائی لٹ گئی۔ ساتھ ساتھ میری بہن کی رقم بھی ڈوب گئی۔

ہم نے ان صاحب کو جگہ جگہ تلاش کیا لیکن ان کا کچھ معلوم نہ ہو سکا۔

جواب: کسی بھی کاروبار میں خاص طور پر پرائیویٹ کاروبار میں سرمایہ کاری کرتے وقت بہت زیادہ چھان بین کرنی چاہیے اور بہت زیادہ احتیاط سے اختیار کرنا چاہیے۔

بہرحال اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو صبر ملے۔ میری دعا ہے کہ آپ کی اس محرومی کا جلد از جلد ازالہ ہو۔ آمین

عشاء کی نماز کے بعد اکتالیس مرتبہ سورہ طلاق (65) آیت 3 گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں۔ یہ عمل کم از کم چالیس روز تک جاری رکھیں۔

حسب استطاعت خیرات کرتے رہا کریں۔

معاشی پریشانی

سوال: میرا تعلق ایک غریب گھرانے سے ہے۔ ساری زندگی غربت دیکھی ہے۔ سوچا تھا کہ شادی ہو کر دوسرے گھر جاؤں گی تو حالات اچھے ہو جائیں گے لیکن قسمت نے شوہر کے گھر بھی یاوری نہیں کی۔

میری شادی پانچ سال پہلے ہوئی تھی۔ میرا ایک بیٹا ہے۔ شوہر کارپینٹر کا کام کرتے ہیں۔ بہت ہی محنتی اور ایماندار ہیں لیکن انہیں مستقل کام نہیں ملتا۔ دو تین دن کام کرتے ہیں اس کے بعد پورا ہفتہ کام کی تلاش میں گزار دیتے ہیں۔ کئی جگہ ملازمت کے لیے درخواست دی لیکن کوئی اسباب نہیں بنے۔ آخر تنگ آکر بیرون ملک جانے کی کوششیں شروع کیں۔

میں نے اپنا زیور فروخت کرکے انہیں بیرون ملک جانے میں مدد کی۔ وہاں بھی تین ماہ کام کیا، کسی نے کمپنی میں جھوٹی شکایت لگادی اور کمپنی والوں نے انہیں پاکستان واپس بھیج دیا۔ واپس آنے کے بعد شوہر بہت دلبرداشتہ ہوگئے۔ ہر وقت پریشان رہتے ہیں۔

میری آپ سے التجا ہے کہ ہمیں ایسا عمل یا وظیفہ بتائیں کہ جس کی برکت سے ہمارے معاشی حالات اچھے ہو جائیں اور شوہر کو اچھی تنخواہ پر مستقل کام مل جائے۔

جواب: عشاء کی نماز کے بعد سورہ آل عمران کی آیت 37 گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور حالات میں بہتری، مستقل اور بابرکت روزگار کے لیے دعا کریں۔ یہ عمل کم از کم چالیس روز یا اس سے زیادہ روز تک جاری رکھیں۔

شوہر سے کہیں کہ وہ چلتے پھرتے کثرت سے اسمائے الٰہی **یَا فَتَّاحُ یَا رَزَّاقُ** کا ورد کرتے رہا کریں۔

شام کے وقت سات مرتبہ سورہ فلق، سات مرتبہ سورہ الناس پڑھ کر پانی پر دم کرکے دونوں میاں بیوی پی لیں اور تھوڑا سا پانی گھر کے چاروں کونوں میں چھڑک دیں۔ یہ عمل کم از کم اکیس یا اکیاون روز تک جاری رکھیں۔

بہن وہمی ہوگئی ہے

سوال: میری بہن جس کی عمر چھبیس سال ہے بہت پرکشش اور خوبصورت ہے۔ گزشتہ دو سالوں سے اسے وہم کی شکایت ہوگئی ہے۔ وہم اس قدر ہوگیا ہے کہ اگر کسی بھی چیز کو ہاتھ لگ جائے تو لاکھ منع کرنے پر بھی وہ باز نہیں آتی اور بار بار ہاتھ دھوتی رہتی

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ہے۔ نہانے میں بھی دیر لگاتی ہے۔ پانی بھی بہت بہاتی ہے۔ نہا کر آتی ہے تو کچھ دیر بعد دوبارہ نہانے چلے جاتی ہے۔ ڈاکٹری علاج سے کوئی خاص فرق نہیں پڑا۔

ان کے لیے رشتے بھی آنا شروع ہو گئے ہیں لیکن ہم کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہے ہیں۔ ہمارے والد کا انتقال ہو چکا ہے۔

جواب: صبح اور شام اکیس اکیس مرتبہ سورہ مومنون (23) کی آیت 97 گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر اپنی بہن کے اوپر دم کر دیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو وہم اور وسوسوں سے اپنی پناہ میں رکھے۔

یہ عمل کم از کم چالیس روز تک جاری رکھیں۔

رشتہ طے نہیں ہوتا

☆☆☆

سوال: میری تین بیٹیاں ہیں۔ دو بڑی شادی شدہ ہیں۔ سب سے چھوٹی بیٹی کی شادی نہیں ہوئی۔ چھوٹی بیٹی کو دیکھنے کئی لوگ آئے لیکن بعد میں خاموشی ہو جاتی ہے۔ میں نے تین چار جاننے والوں سے اس کے لیے بات کر رکھی ہے لیکن ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا۔

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کسی نے میری بیٹی کا رشتہ باندھ دیا ہے۔ بیٹی کی شادی میں رکاوٹیں ختم ہونے اور جلد از جلد اچھی جگہ رشتہ طے ہونے کے لیے کوئی دعا بتا دیجئے۔

جواب: عشاء کی نماز کے بعد 101 مرتبہ سورہ بقرہ کی آیت 163 گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر اچھا رشتہ آنے اور طے ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں۔

یہ عمل نوے روز تک جاری رکھیں۔ ناغہ کے دن بعد میں پورے کرلیں۔

آپ صبح اور شام کے وقت گیارہ مرتبہ سورہ بقرہ کی آخری دو آیات، پانچ پانچ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر بیٹی کے اوپر دم کردیں اور اس کے رشتے میں رکاوٹوں اور بندشوں سے نجات ملنے کی دعا کریں۔

یہ عمل کم از کم اکیس روز تک یا چالیس روز تک جاری رکھیں۔ ناغہ کے دن بعد میں پورے کرلیں۔

فلیٹ راس نہیں آیا

☆☆☆

سوال: دو سال پہلے ہم نے ایک فلیٹ خریدا۔ عزیزوں اور دوستوں میں جو بھی یہاں ہمیں ملنے آیا اس نے فلیٹ کی تعریف کی۔

فلیٹ خریدنے کے چھ ماہ کے بعد ہم میاں بیوی میں ایک دوسرے کے لیے بیزاری آنے لگی۔ ذہن پر بوجھ اور طبیعت پر اداسی طاری رہنے لگی۔

میرے دو بیٹے ہیں۔ ایک نے ماسٹرز کیا ہے لیکن اسے ملازمت نہیں مل رہی ہے۔ ایک بیٹی کی شادی طے تھی لیکن تاریخ آنے پر لڑکے والے بار بار آگے کی تاریخ مانگ لیتے ہیں۔ دونوں بیٹے اپنی بہن کا بہت خیال رکھتے تھے لیکن اب آپس میں لڑتے رہتے ہیں۔

خاندان کے بزرگ کہتے ہیں کہ یہ فلیٹ آپ لوگوں کو راس نہیں آیا اس لیے اسے بیچ کر یا کرایہ پر دے کر کسی دوسری جگہ شفٹ ہو جاؤ۔

میرے شوہر کی محنت کی کمائی کے پیسے سے ہم نے کئی برسوں کے بعد یہ فلیٹ خریدا تھا۔ سکون و خوشی کی چند گھڑیاں میسر آئیں پھر مسائل نے ہمیں گھیر لیا۔ شوہر کوشش کر رہے ہیں کہ یہ فلیٹ اچھے داموں بک جائے لیکن کوئی گاہک مناسب رقم دینے پر تیار

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

نہیں ہے۔ اپنا فلیٹ چھوڑ کر کرایہ پر رہنے کے اضافی اخراجات ہم برداشت نہیں کرسکتے۔

کچھ سمجھ نہیں آرہا۔ آپ سے گزارش ہے کہ ایسا عمل بتائیں کہ ہمارے فلیٹ سے ہر قسم کے برے اثرات ختم ہوجائیں۔ میں ساری عمر آپ کو دعائیں دوں گی۔

جواب: یہ بات درست ہے کہ کوئی زمین، مکان یا کوئی فلیٹ کسی کو راس آجاتا ہے، کسی کو راس نہیں آتا۔

آپ اپنے فلیٹ میں حفاظت و برکت کے لیے قرآن پاک کی سورۃ الزلزال ایک جنٹ سفید کاغذ پر سیاہ روشنائی سے لکھوا کر لکڑی کا فریم کروا کر پلاسٹک کوٹنگ کروا کر فلیٹ کے اندر دیوار پر آویزاں کردیں۔

مغرب کے بعد سورۃ رحمٰن اور سورۃ مزمل کی تلاوت کا اہتمام کیا جائے۔ اہل خانہ میں سے کوئی صاحب یا صاحبہ بلند آواز سے تلاوت کرلیں۔ کم از کم اکیس دن تک یہ عمل جاری رکھیں۔

صبح شام سات مرتبہ سورۃ فلق، سات مرتبہ سورۃ الناس اور تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر پانی پر دم سب گھر والوں کو پلائیں اور تھوڑا سا پانی گھر کے چاروں کونوں میں چھڑک دیں۔

شام کے وقت گھر میں لوبان یا کسی اور مناسب لکڑی کی دھونی دیں۔

احساس محرومی کہوں
یا عدم تحفظ

☆☆☆

سوال: میری شادی کو گیارہ سال ہوگئے ہیں ہم اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ ہم بہت علاج کرواچکے ہیں۔ میری بیوی مجھ سے پانچ سال بڑی ہے۔

میری بیوی شروع ہی سے چڑچڑی اور بد دماغ تھی لیکن اولاد نہ ہونے کی بنا پر اب مزید لڑنے لگی ہے۔ پہلے میری عزت کرتی تھی، میرا خیال رکھتی تھی لیکن اب میری بات کا الٹا جواب دیتی ہے۔

اسے یہ بھی خوف ہے کہ میں دوسری شادی نہ کرلوں اس لیے مجھے ہر وقت پریشر میں رکھنے کے لیے دوسری شادی پر مجھے مار کر خودکشی کرنے کی دھمکی بھی دیتی رہتی ہے جبکہ میں نے ایسا کبھی سوچا بھی نہیں۔

میں نے کبھی بھی کسی چیز کی کمی نہیں آنے دی۔ اس نے جو مانگا اسے دیا۔ ہر ہفتے اسے گھمانے یا کھلانے کے لیے باہر لے جاتا ہوں لیکن اس میں چڑچڑا پن، بدمزاجی درست ہی نہیں ہورہی۔

جواب: آپ رات سونے سے پہلے 101 مرتبہ سورۃ النساء (4) کی آیت نمبر 149-148 گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر اپنی اہلیہ کا تصور کرکے دم کردیں اور دعا کریں کہ انہیں مثبت طرز فکر عطا ہو اور انہیں آپ اور تمام اہل خانہ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کی توفیق عطا ہو۔ اس عمل کی مدت کم از کم چالیس روز ہے۔

جوڑوں کی تکلیف

☆☆☆

سوال: میری عمر پچاس سال ہے۔ میرا وزن ستر کلو گرام ہے۔ مجھے گزشتہ چار سال سے جوڑوں کے درد کی تکلیف ہے۔ تکلیف کی وجہ سے فرض بھی مشکل سے پڑھتی ہوں۔ گھر کے ضروری کام بھی متاثر ہورہے ہیں۔ ڈاکٹری علاج کروا رہی ہوں لیکن کوئی خاص فرق نہیں ہوا۔ برائے کرم کوئی نسخہ اور دعا بتائیں۔

جواب: جوڑوں کے درد کے لیے قدرتی اجزاء

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پر مشتمل ایک مفید نسخہ نوٹ کرلیں۔

اسگندھ، سورنجان، ہلیلہ، خولنجان، تمام 25،25 یا پچیس پچیس گرام لے کر باریک سفوف بنا کر رکھ لیں۔ چار چار گرام سفوف صبح شام پانی سے لیں۔

سرخ شعاعوں میں تیار کردہ تیل متاثرہ تلی پر ہلکے ہاتھ سے مالش کی جائے۔

بطور روحانی علاج صبح سورج نکلنے سے پہلے سات مرتبہ سورۃ علق (96) پانچ پانچ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر سات مرتبہ

حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ
نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ

پڑھ کر متاثرہ جگہ پر دم کریں اور دعا کریں۔

بے خوابی

رات سونے سے پہلے بسم اللہ شریف کے ساتھ تین مرتبہ یا حفیظ، تین مرتبہ یا شافی، تین مرتبہ یا کافی، تین مرتبہ یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع اور تین مرتبہ یا حفیظ پڑھیں۔

ہر ایک مرتبہ ہو اس طرح اکتالیس مرتبہ پڑھ کر آدھی پیالی نیم گرم پانی پر دم کر کے پئیں۔ اپنے اوپر دم کرلیں اور بات کیے بغیر سو جائیں۔ عمل کی مدت کم از کم اکتالیس روز ہے۔

مائگرین

سوال: کافی عرصے سے میری بیوی کے آدھے سر میں شدید درد اٹھتا ہے۔ یہ درد صبح گیارہ بجے شروع ہوتا ہے اور ایک دو بجے تک رہتا ہے۔ اس دوران وہ تڑپتی ہے اور الٹی نہیں آتی ہے۔ الٹی کرنے کے تھوڑی دیر بعد درد کم ہونے لگتا ہے۔ ڈاکٹروں نے بہت دوائیں لکھ کر دیں مگر جب دوائی نہیں لیتی ورنہ تو ساری دوائیں بے کار ہو جاتی ہیں۔

برائے مہربانی اس مسئلے کے حل کے لیے کوئی گھریلو نسخہ اور دعا بتا دیں۔

جواب: درج ذیل نسخہ درد شقیقہ یا آدھے سر کے درد میں مفید ہیں۔ نوٹ کر لیجیے۔

اسطوخودوس 12 گرام، سونف 12 گرام، ریوند چینی 12 گرام۔

تمام اجزا کا باریک سفوف بنا کر رکھ لیں۔

روزانہ صبح نہار منہ دو گرام سفوف پانی سے لیں۔

بطور روحانی علاج......

درد کے وقت اپنا دایاں ہاتھ درد کے مقام پر رکھیں اور گیارہ مرتبہ

بِسْمِ اللّٰهِ أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ
مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ مِنْ وَجَعِيْ هٰذَا

پڑھیں۔ اس کے بعد سات مرتبہ سورۃ فلق اور سورۃ الناس پڑھ کر دعا کی طرح ہاتھ اٹھا کر دونوں ہاتھوں پر دم کرلیں اور اپنے ہاتھوں کو سر کے اوپر سے پیچھے لے جاتے ہوئے اور چہرے پر پھیر لیں۔

سر اور چہرے پر ہاتھ پھیرنے کا عمل تین مرتبہ دہرائیں۔

☼

روحانی فون سروس
گھر بیٹھے فوری مشورے کے لیے
حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی
روحانی فون سروس
021-36688931، 021-36685469 کراچی
اوقات: پیر تا جمعرات شام 5 سے 8 بجے تک

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section